



ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری

**DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY**

JAMIA MILLIA ISLAMIA  
JAMIA NAGAR

NEW DELHI

CALL NO. ....

Accession No. ....

9  
24

$$\frac{9}{26}$$

۱۱۷۹

دیوان سودا

سودا

دلیلی

بسم الله الرحمن الرحيم

تیر و بنین او سکی تجلی کی نیل کا  
پر کو کو تعین کی و دل سی و تہا  
ہم کو کہہ سیم غا یہ عشق اکلی ای شیخ  
کہلای اچا کی تھی ہر کا بازار  
ہم کو کہہ سیم غا یہ عشق اکلی ای شیخ  
سودا کا کوشت و ت کئی تھی  
ہستہ ہی عدم کف ہر بد کی ہی

چون شمع سرا با ہون اگر صرف  
کہلای ہی ہی یمن طلسمات جانا  
چون شمع حرم نہ کہ حکمتا ہی تباہ  
لیکن نہیں خواہ ان کہ چاہا  
جب کہلای کھلی کل کی نو موسیقی  
مضمون ہی ہی حسین دلی  
و نیاسی کدنا سفایا ہی

نکون شرار ہی تری ہوا

موسیقی کسیر کرتی گویا

بسی در و حسن صبح و صبح و صبح  
تو توان بدانی که هم آغوش عکس ی  
بیکس کنی مری تو بلی اوس به دلیر  
بیکس کنی آگهی خاموش موری  
در کبھی غایب و اعطی گفتگو  
کسی که کسی شمع حلیه کر

جایزه هر سه بهی محمد کی  
هووی نه محکوبان جویری حضور کا  
کوبایه هی چراغ غریبا یکی کور کا  
ای هم سفیر فایده ناحق کی شر کا  
آواز نه دهل ی خوش آئنده دور کا  
دی بسید پوش موکی تو سنا غمور کا

و این سال چو سکی حسن و اکا  
سرمه کج هی آکو و ک کسی  
چو بکر نزار در شمع به شمع  
و پیا تا کیا جون فی کربان کور

پنجی کت اوسکو اتمه همار غمور  
دل کت موکی ی اکسی حقار کا  
ساز سر اگر نهین ابر به  
لبای اب حساب جو بهتار تار کا

سینه شرب متق نه کستی تھی هم نه پی  
پایه زانه تونی اب اسکو چخا

مکده سی کرد خراب کا  
در محفل و هی اوه نکر و کبر

بانی سی پریند و نزار هی کا  
نگین نهین هی غمور و جوار کا



ایسی ہی سہی کہ سچہ زینب کی قدر  
ہر کسی کی نگاہ شمع شمع کا دماغ  
زہر سہی میں نعمت جو حوی کی اور سہر  
عادل غنسی ہو کی گرم زبرد نظر  
قطا کرانہا چو کی میری تشنگی گرم  
حیران ہوں کس طرح سہی ای برقی گہنی  
سہ واکھا دودھ تحقیق کی خصوص

جنی کیا ہی سنگ کو مرنے کے  
یار بڑا ہو دودھ خانہ خراب  
لیکن عجیب ہی شراب ونگا کا  
پڑی شرار برقی مٹی سحر کہ  
دراہن ہی سنو پہ پہیہ لگا  
نقشہ ہی تھیک لکی مری انطرب  
جلوہ ہر ایک کی مین ہی فٹا کا

نخانی حال کس قی کو یاد آتا شمع کا  
سنان اور منجھ کی تپ پر جا کی پند  
منہ کہتے کی اندھنی تری ہی کل سار  
بیان بدستی شب برم میں ساجی جو  
ہیں وہ محبت پر سہی قی  
سہ پر چمکی اتنی لی نہ ذکر جا پند  
آئینہ ہی یاد کر قی کی لکی سہ

کولی لی بھکیان جیور انگر جان  
روپی کوی کی لی قیمت میں تپ  
کہ خون دل ہی مہانت مہانت  
میں مرتے یہ کہہ قوی کہہ  
کہہ کوئی آن تپ ہی حور زینب  
کہ تباہی کو نہ کو رو کا  
کہہ میں کر کو ہو کو نقار آہ شمع

بروی بری نیری تخت دل من شو کا  
بچہ نی ہی لو پختی کدڑی کی نکور و زو  
افق سب پہنچ عشر داغ پر دلی مری  
اگر ونگا لیلی دا غوطا بہہ جی خون منی

خون ہی سودا ریت مری منہ کا  
رخم ہی یارب میرا یا سو کشتی سے کا  
حکم رکتا ہی طیسو مریم کا فور کا  
ہون من ساغش کی لکھی رخم کا

اس قدر ریت العین دل ہی سودا کا بار

میرا بستر داغ دل مری کی ہی کرد آس کا  
بہیم ہی راتا کیا ہی سخا رو کھوئی  
پوچھا مری اشک کرم ہی سب کھوئی  
جمن من غراوس یہ کھنار کا آوی

رخم فی دلی نہ لکھا مون کدی نگہ کا  
فسون عشق فی زہر اکا ہی آس کا  
کہ چوب خشک ہی تہن من کھلے  
بہا خاشاک کی سائہ ملی سب کا  
تو ہر غیل ہو جون بر آتہ ہر کس کا

بدلتی ہی جگر من یا راتا سخوری سودا

ببین ہی جام کو یا نرم من اس کا

دہن ہی رات سن اسوز کس تھکا  
کے لکھی وہ توخ لکھی مہکوتا جنتی

پنبہ وداع مینی ہی روچا دیا  
گھنای ہی قندی مری چور کا

کے سر پر زینت نہ ہوں کہ کوئی  
بہر کہ شیخ فی سلطان سی آسمانی  
کہانی کہ تیہمین توسعاتی

۹۹۹

کلا لکھون میں اگر تری شنائی کا  
زبان ہی شکریں قاضی شکستہ الی کی  
مہم بنو کی دیر حرم سی کدو غریز  
و طاع جہر کیا آخر نیرانی غرود  
نہ پوچھی دہشتی ہر کران تاکہ کھنکھ  
کہاؤں کا بچہ راہ اسلقت و نکو

طلب حج سی کران رحمت الیودا

بہری سی آب سی ہا کا سہ لکھ لکھائی کا

سدرہ ہوسکی عمر علی جلیب کا  
اتشاست ہو تو سور سی جلالی کا  
ایک ہی خوف ٹھہری آپ کی بداد کا

لہو میں غرق ہو مفسد ہو شنائی کا  
کہ جی دل سی متایا خلش لکھائی کا  
رکون ہون در پرتی دعویٰ شکستہ لکھائی کا  
چیلانہ پشہ سی کچل بس تیری خدائی کا  
اگر میان کروں طالع کی بار سائی کا  
نخل داغ میں تیری ہی بار سائی کا

صیاد تیری کردن سی خون ہر جہنم کا  
تاکہ کی پناہ و پیر زہی سی دل زہر کا  
میں سبز موائی ممکنہ خدائی کا

کھینچا نہ میں جن میں رزم نفس کا  
کہ عشق کی حبیب ہو جانتی ہر خون کا  
خزانہ لب لبکین سوا ہون کا

بہ ماتوان کی احوال کو بنو جو  
بروانہ شمع رو بہ ہو کون غیر سودا

مخروم قریح سی ران مرود و ہون کا  
شعلہ کی گرد پیرنا کس کام کی

بس نہ کی گرفتار رفت و کامل کا  
ہو گذرنہ کیا خاک نہ مری ظالم  
نڈک شمع ہی تو جسکو غور کی مری

کی اس قدر ی ریشاں جال سنل کا  
مین بند استی کشتہ سول کا  
سوا ی غم کہ می مایہ مری تو کل کا

فرشتہ کی سودا کی جارہی بیاری

انہیں ہی وقت مری جان پہنل کا

ہو بہ دیوانا مرید او سلف چہ پ  
تیم بدل دی مری سودا سلف  
جو کی ظالم ہی وہ ہر کر ہوتا پہنل  
فل مری شہد پہنل ہی ہر  
طہی کرد کاروان ہو چاہی سلف  
تو کر خانہ کو مسجد بنا کی نہ  
سجود ز کی کی سودا پہنل ہی

سلسلہ بہتری سودا کی لہی زنجیر کا  
جاکل شمع ہی زبان شمع سی حکیر کا  
سبز ہونی کھیت دیہا می کشتہ  
طرح غنچہ کی کھلی جبت تک بکان کا  
ورنہ کبر "س جس فریادی ناظر کا  
ہرمن کی دلکی ہی کھنکری تیر کا  
آکا کی رسا ہلا تھا ملک کبر کا

لیکن غبار بار کی دل کا نہ دھوسکا  
خفته نہ نیری دورین ہر نہ دھوسکا  
بر صدف میں جا ہی تھا اُٹا نہ دھوسکا  
باری اگر چه بانسکا سر تو کھوسکا  
ای روسیاہ چھپی تو ہم ہی نہ دھوسکا

دوبہ خانان تو میرا ہی دھوسکا  
سین فی پانہ کہو مفسد کی کوس  
وہ شمع من ہوا شمع ہر اندھوس  
عود آقا عشق میں شیریں سی کوس  
سین ہون پہ ہر تو آپ کو کتا فشی قضا نہ

اسیہ تو ان ہی سہ نہ دی رخصت کر چکا  
ادھما یا سہ کر بالین سی تو ہر دھوسکا  
بہر دل ہی جس کی دھوپا محکم کا دھوسکا  
انوری کا چھٹان ہو کر یاد میں جو دھوسکا

دل لگا  
کونج ای شانہ ان رفو کر ہوا  
سین نین ریت لکھ کر سی بانہ لکھکا  
نہ لکھو نہیں تیرا بونہ ہر کر جو دھوس  
بیکارہ ریت نہ شہان میری کتا ہوا

نواہی میں نیری کوچی کی ہی ہر حال دھوسکا  
اگر چه چند شہان لکھ کر کی سنہی میں دھوسکا

خجہ شک ہر میں سی لوتہا ہا لکھکا  
جانی ہر میں سی لوتہا ہا لکھکا

دائم تیک نظر سی کر بانہ لکھکا  
خجہ دی بانہ لکھ کر لکھکا

کسی بن زیر زین دیده دیده کجا  
چسب و کرکی کمره آفت کو هم بجایا  
ایکون کهر بن دیکها تهنیز اوس کا  
بانهن حبسی کیا ہی تو خمار الوده  
زخم دل پر پی مری تیغ جھونکا مانع

جا جاسوت ہیں پنی کمره خاک ہنس  
باز آتی ہنس گردش سی ہند خاک  
گردہ پنی ہن کریبان کی مری جاک  
کل بن خمیازہ نین انکرا سی میں  
نو کریبان کا نادان سبی ہی چاک

وصف ایہی و سکی بنا کو ش کاست کرسودا

آک کو ہرشی کراپا نو ہن پاک

بال و پر ہونی پیا ہی تھی نمودار ہنوز  
ہونکی بال کر محکورا ای ستا و  
جی کو تو گیت رکھا انکھون بن جسر  
آک کھ کھ شکایت میری دلیں کی شرم  
بہ سہی بال ہی دل کا ورق صبر و قرار  
نہم نمشیر شکر نی کیا اپنا کام  
بہ شمع نرم کہ میں ہم جانا  
شیخ انسا ہی جتا و نہ ہم اپنا تقوی

تہ میں مگر کج قفس میں ہیں افسار  
مشق پر واز ہنیں نامہ دیوار ہنوز  
سند رہی صف ترکانہ تیری باہنوز  
جسکی دیتی ہنس رحمت و غما ہنوز  
سبق تازہ لبی ہی و رفا ہنوز  
یار و ہم دہوند فی ہو مریم زکار ہنوز  
سناہی ہی کی ولی الفت ہنوز  
عوض ہی ہی کرو جہ و دستار ہنوز

تری دوری کسی حال می رسد  
خودت عالی و کسی پیشای رگهی دین  
قبس فرادگی نام کسی تو حکم نیست

مین تو دیکه نهی اب کو تر با  
اسر قیامت سے نهی ہی تو خبر دین  
دشت میں خاک بہ رونی ہر کس

پہنودہ استہ رہیں آتا ہی کام نیاز  
وہ دن کی کہ جنسی پہی ہا تمہی غور  
ازک سے بی بی وہ تیری شبہ کا  
اسیہ تیری سا جینی کر جو بدل ناما  
پیارے ہر ایک وقت کا موقع ہی ایک  
سنتا ہی دل جلو کی کہی برنجایو  
خواب کی کہ حال جو تہہ تک پہنچ  
تک جا کی ابی ابر و شرکان دیکھا  
کل کو چمن میں شام براتہ نہیں غور

موند پر خط آچکا مگر و صبح و شام نہ  
بہ خلقی رہ کہی ہی تری اب پیام مان  
بہا کی ہی دیکھتی ہی لاکھ کام تاز  
تجھی نوید کہ اب ہی مجھ اور پر حرام نہ  
یہرم ہی اب ادا ہی تری اور پیام  
ظالم ادا کنیز ہی تری غلام تاز  
کرتا ہری ہی کر دتیری اتھام نہ  
مسجد میں ابنی صفت پہ کر ہی وہ نام  
کرتا ہی تری اہنہ پر جو کہہ کہ جام تاز

سودا خرام قدر کو تری دیکھ یون کہی

ہی رستی تو یہ کہ ہو بہان تمام تاز

ساق لکھی چہرہ رہی دلین دلین یہ  
کچھ کہہ آج نہیں آگی نہ کہا میں جو آسم

تو منو سے ہم دی او میں کہوں نہ  
آب روان کا سیرک سو بھی کہیں

رشیان کویت ابرو اگر کی ویا در خوش  
دیکھو اب انہیں کتک جواب برو کی

باغبان ظالم ہی سویا ہی ای میل خوش  
ای سلما تو می مسجد میں روکان خوش

بہری ہی کیا جہاں خط ای حریر پوش  
نک پہ نیز زیر سفت فلک کیوں کی سو کن

یہاں جسک دیکھی سوہ ای کفن خوش  
ایدر داس بھی ہی او در اندر خوش

کو اب نہ مجھ غریب کا لین پاشی شمع  
پروانہ پر ہون میں اثر عشق تحصیل  
آنا ہی جی میں یہ کہ قدم تری چہور کر  
مجھ پر نہ تری جسم سے نکلا ہاں شکرم

دل ملک کی چہرہ جلی ہی بجای شمع  
کیون منفعل اوسے نہیں کرنی مظہر  
کر رہی جو تینک ہم سو کی پاشی شمع  
جہنمی ہی اوسکی آب کو آگی جلا و شمع

تو ہی ہر دم میں کہہ لطف پیاں کنج شمع

خوبی نظر و نہیں جہان کہی وں کنج شمع



کسی تو بهایم سستی نمی گزاسی خفیف  
در آسایشی من یار و یار دهن من کی  
بستی یون هی که این طره لایق است  
مویانم ز غایت هی و لیکن سودا

چشم برداشته من ایستاده ای که هیچ  
کمال اسطرلاب یک گشت فشان در پی  
حسن تو اسامونه ای بی بهمان گزنی  
در غایت خود دلین ای ای سوکمان که هیچ

خرد مهری سستی تا کنی کی می سوزد  
و ای آسایشی بیل که چکی بود  
بیل خوش نغمه هون یکا و یکا  
خوش که بوس بزمین دود ای کی  
ملکت سارین باور کسلیمان کنه  
را اگر که بیا هی سودا که بول منت

کرد یا ان طالعون فی ملک و ملک چرخ  
خوارین کوچ کوچ تو بهر سوا باغ  
ناله مرغ چمن سی کم نهین فریاد زار  
دیده مینای رویا هی جوت نا ای  
کوشه خاطرین اسی می جو که محک  
شاید اسن یوانه کا طلع و نسی تو باو کی

ای لاله کو فلک فی دنی محک و جبر  
در ماهون جون سپند کهین جنگ  
سینه سی سوز عشق ز راهه کب

جهانی میری سراه که بیل هزار مرغ  
هی سوز دل میری سستی بهر مرغ  
نا بهوت کر حک که بهر صای بار مرغ

خون نه شرمه نه خونی نو پوشتی نو پوشتی  
د سوز عاشقان کوئی سودا است

هو جاوی و لیری کار او سستی  
بر وانه حل مری نووه هو شمع و قیغ

دیکه یون یون من بسیم هجاء  
غور و کیمی است یزیکه یونکان مت دیکه  
سودا نه هم قیاسی نه لحاظ دام  
خود و هم تعدی و اندوه و درد و غم  
سپاهان عالمه سبب هی نهایی برای اثر  
تابش هو کیونکی خون میرا رو بر آید

یون صید و وقت دج کی صیاد کیطرت  
لیکن کهی تو میری هی فریاد کیطرت  
دس کی قفس من دیکه صیاد  
مالی مونی هی اسدل نشه و کیطرت  
من دیکه یون تیری هی ادا کیطرت  
بولیکی اهل حشر نه و جلا و کیطرت

سودا نو اس غر کو غزل و غزل هی  
هو تاجی شکو میرسی او ستا کیطرت

زین تبا سبکه دل میرا بید او کیطرت  
بمشورت کند کی تیری طبع روزگار  
برگ ایستد نه سخن او سکا نه حرف  
د سوز عشق تو نه کیطرت

خون به چلایان سی سوجا و کیطرت  
آوی نه نازه خونگی ایسا و کیطرت  
بولی زبان تیش نه فراد و کیطرت  
تیری ستم رسیده کی فریاد و کیطرت

طره کی و سطلی نری بند چوشت نه داله  
بهیانی هم نه کلکو نه هم کلکی ریشناس

قمری کشتی بی کانی شمشه و خط  
مونه کرکی آکسین کولیان صیا و کیت

خون کر رابی جوشن که جان بن تری  
سود اندر کله شتر فساد کیت

خط آجکا به محمد سی و هی دهنک تنک  
سناهی حسن که وه میرا ذکر اکیار  
دکمه ری محمد کوپنی کلکی سن تو برنجی  
سی هو اهریط که جون سیم  
عالم سی کی بی سنج مکر ایک محمد سنی  
دیکه نه محمد کون تا کری تنع بر نگاه

و سبا هی میری نام سی هی تنک تنک  
بها کی هی و السی لاکمه هی و تنک  
ویسی هی کولیان وهی سنک تنک  
رهنای محمد آس هی و تنک تنک  
جهری وهی عبث یکا وهی تنک تنک  
بهان هی میری قتل کا اسک تنک

سودا کلچا کچی وه اکلان ناری ما  
محمد سی هی دادا کا وهی تنک تنک

چنک دی هی عشق کی شکاری نری  
نیک کلچا بطیم دکی هی ای ابر بار  
لانه خود روین هی خون نی فراد کچی

دکی هی جون شعله فاکوس براموین  
آشبان به اهر کچی ای کچی  
جوشن ناکر نادی کوه کی دهن کر

کر تو پانی دل و سکا خوشی اینی خوش  
بج عین ہی دہوم ہو رکی دلکن بخت  
نکست تو تو خوشی کر کہ گار زنج  
کو جا آئی کسی بخت بد لکت ایست

کک او تہی تری گاو کرم بی بر سر  
بہ کمال او دہا ہین ہر کی ہی است  
صورت لب سی تری لبس کی معین  
یون جن میں کل نظر آتی ہیں جون میں

کری ہی ہری دلین تری جلوہ دہری  
کس رنگین دیکھانہ تری رنگ کا صنوا  
ای شیشہ کران دل کوئی تو شاہو بنا  
ہر مرغ کو ہجان کی نامی کو تولین  
ہر اک سیر آج خداجانی جمن کا  
کس کلین بہ جلا سی کہ اس بخت

شیشہ ہین آت دیکھانی ہی تو  
رنگ میں ای تو بہ تراست  
بہا کری ہر اور ہی کھشت کری  
نالی کی کبوتر کا میری ہی جگر نک  
دیکھ آئی ہی کہ جا کی لست جو  
دکھلا فی محکوسری بی بالی بری

کر جا بہ بریانی کو خاک ستری سودا  
ہوں غم سفید از سی نوی بہی

آج شیشہ بودگی کمال  
نکست تو تو خوشی کر کہ گار زنج

آج در پر تری برا ہوں ندال  
اپنی ہوتہ ہونکو دیکھتا ہی لال

میرزا علی سی نعمت خان

سینچ من دار ہی بر تو ناجی ہی  
دار ہی ملا کی جون کہون کا کہیت  
اوسکی فاست کو معن گلشن میں  
دی ہی دولت فلک میں لیکن  
بی مری دلوں کی اپنا دل

اوس مشہور تر ہی اسکا حال

کیا ہی ایسی سحری بہ تیرا حال  
کیا کی کر کی ایک نایک ہال  
ہو گئی سر و مکنتی ہی نہاں  
ایسی ہم لین بہ کیا ہی سہاں  
سنگ کی مول یہ کی ہی لال

میوہ نخل امید سی سودا

جنا چاہی تو کہا یہ پور دال

سخن عشق نہ کوشش دل تیاں دال  
دل ہی بظلاں سپید چنیم کی خواب  
ابھی جب کی ہی تکیاں شور قیامت  
کر کا میوہ جمع دلوں میں حریف  
شمع سان رو سی کہو کہ نہ بہان نہی  
دسترس ہوئی تو کر مہر کا طرہ تھراں  
کوئی مینا فی سی بہ دلوں کو نہ سودا

مت تشکدہ اس قطرہ سیماں دال  
سخت معشوش نہ خیہ ہی تیرا حال  
صبح کا وقت ہی ظالم نہ خضر جوان  
بہ روی چشمت بہ اندر کہ نہ تیرا حال  
ہم ساسنی کا اپنی رو سیلاں دال  
ساف کی ساہنوی دجی شب تیرا حال  
شیشہ قدما ہی خاک روہ اجاں دال

اس کاروان کا باری کو پاک دل  
کرتی ہی قطع ترہا اسد ز بس

آواز ہر جرس ہی کہ جن آہ سر دل  
ای یوف ہی فلک تکی کجہ ہی

یکدشت اگر زمانہ جہانسی نہائی گل  
کہتا تھا اس لہی میں نہوا شکاری گل  
دیکھی اگر صفای بدن کو بڑی صبا  
میں اور عند لب لباسی بن نصیب  
ہی شہ طرد دیون کہ بجز حکم لحدیب  
ہتی خجستی بن جو ہنر ہو مرا

سر کواری ناکٹ یوی جب جای گل  
ای غنایب دیکھو نہ آخر وفا کی  
کبھی کہہو شہم سی بندہ جاو گل  
مہر پر شہم ہی او اس جی بجای گل  
کوئی کسی فرار ہرگز نہ لای گل  
ہسنا ہو اجمالستی ہرگز بجای گل

سودا گہی ہمارین وضع زمانہ دیکھو

ای وای وای میل و می ٹائی گل

قاتل کی دل سسی نہ نکلی پیر سلام  
یون ای زمانہ منفصل  
سستی آئی زوال سہی بدل

ذره پی ہم ترہنی نیابی کہ سلام  
آتش دیانی دام کہ تو پیستی سلام  
جہ قافلہ نہکی تو ہو پاک جہ سلام

آتش کو رک کل با صبا تو فی ہونکے

جلوای آتشیا کئی مری خار رس

سودا ہو سی پھی سین زلفوں میں اوسکے

اس درت نرسا کو ہی کیا سترن نام

یہ عرض کفر سے رکتی ہیں سلام کیا

ول مالا کون میری کسی بھی کر گم

بس جن میں کہ چشم نہی ہو کبھی کوئی

کہیں نہ افسی جلی ہر ایک جگہ ہو اگر

چشم خورشید کو غرقہ سی تری دن

کر اکیدا کہیں بجائی میں تو دل کا

ہوں اسیر اسکا جسی بعد گرفتاری

ہی میرا یہ زبان کہنی بسی اب ہم

جو میں آغاز تیری کام کا دیکھا سودا

وامی وہ دن کہ تجھ سے ہوا گم

اب سرف تری دگر می شغلہ جو ہم

میری دل میں تری استعدا کس نے

چناک غرضی جو ہو کی تم سے جدا

کہ جا نہیں رہا کہ نہ کو ہر نہ

من میری مری و فدا کری ہی یاد  
سہی کون کر دن کسک اگی جاؤں  
دھن ہی زلف کو تیری کہوڑ خوشک  
چہ باد تہ میری بنیں سہمی اصل کو حکم  
کشت ہی مہر کی نشتہ و تہ تلاش ز کو

سو غایا نہ کہو اسکی اور نہ ہو  
جو رو بکھی ہی جہاں میں سو بکھوڑو  
سیاہ کر چہی وہ ہی پر ہسی معلوم  
دو امیری وہ لکھتہ رہی ہی معلوم  
ہی و سئل و ریترا میری جستجو

سجھن تو یا یہی سو دا پر انہن کپتی  
دلی جو چاہن بہ انداز لکھو معلوم

کبھی ہی او فی میری دل کا شانی میں ہوں  
لو کہو لاؤ کہہ لکھی شورش کلام  
یہ وہ سوز دلکشی تہ آہی سار  
نور منہ ہمارے سے خوشی آہی  
و کہہ میں کہو ز تیری آہی میں خیل شک

شومای جسکی لکھی کعبہ میں تہی میں  
سخت دیوانی فی کی رنہ کھل جان  
ورنہ کیا کیا ہم ہی کرتی شہر و دیہات  
جون ملال عید ہی میری نظر آہی میں  
ہو لکھی بوجھ و ان اطفال و لو آہی میں

کبھی ہی اسید اشراک بنیں ہم میں  
تو ہی ہم ہر وقت کہ پہلی ہی شانی میں ہوں  
دلکشی کو اکی تہ رہی صبر کر کے ہم



گفت خاکل کوسى کړونکا کسوفل  
دیکهين نوکسکى اکهنسى کړنى چن  
پنهانوى نه چانونه پاکسى نه  
قاصدک نه جلدنى من به کسکى  
تاکهات مى سوز طلب دل تنگ  
بهان یک نه رشم خون که کتى من مى

اب نوشتنى نهين کونى بکر  
توسه طرسى روسکى اى ابراهيم  
بى برک نه نهين کونى اب شوک  
دیکى نه بهان اچى وان نامه که هم  
اکهتى نهين اچى جمع بهى اچى  
باریک و ناتوان بهى اب روسکى

سودا نه کتى نهى که کسکو نو دل نهى  
رسوا هو اهرى بهى نواب بهى

جان و عقل نه هرش نه در نه بهاسم  
نور شمع نه هم سوز دل نه بهاسم  
لى سمين جاجى نهين بيوان کړا نهى  
يقين سستى نه دیکى نهى که نهى  
فوت اکل و شرک نه بهان نهى  
که یک چکى مى سودا اهرى نهى

مى که کيفست بهى هم سوز مرد  
رونق آبادى که هم اور و  
نه بهى نهى نهى نهى نهى  
جاری نهى نهى نهى نهى  
کى عمره جولای نهى اب نهى  
زلف نهى نهى نهى نهى

دلہ پور وچین میں آنی ہوا  
خدا ہرگز نہ کرے فریاد و غم  
نہیں کہ وہ کو ہوا تو کہہ  
دے جو کرتا ہی کہ نہ تے کل لکھی گئی  
بے بسی میں جھونکے اپنی قوم کا نقص  
ہیں کل سکتی ہری سہری ہری ہری  
وہی ہونے میں تیرا مودا کا ہی رہے

لی دیر نہ رہے کہی ہم  
تجربہ میں روز خوش نہیں  
تیرا جو ستم ہی اوسکی بچان  
برقہ ملو رہی تھا سونہ کی  
جس سے دان بہ آ رہی  
وہی بھی بیکشتی قہ  
ہدایہ کی کو یہ خبر ہی

کے نصرت دی کہ ہوں کہ ستمی ہوں  
اس میں سہی جا کر گیا کہ ستمی ہوں  
وہیں بڑی کہی جو بخشش ہوں  
عید فریاد ہی جہی دی سہی گیا  
خدا نہ رہے کہی میں سہی ہوں  
عقوبت غریب کا طبع کہی میں ہوں  
قبضہ سہی تری نہیں ہونی کی ہوں

وہی جو تہی خشک کہی ہم  
نہ کہہ ہونی ہی ہونی کہی ہم  
ابھی سہی نور و زکریا ہم  
کو دیا جو بات کہی ہم  
تہی تھا کو کداز کہی ہم  
کرت ہم نہیں سہی کہی ہم  
اسیر ہم سہی کہی ہم

تو که یون چندی هی میل جن من دیکه در چشم  
نه که با کسی که با کجه لطف ای صبح جن تو  
تری آکی و سی خورشید که با من نه می آید  
بهد کل تو نه هستی نه ای بهاری نه مایی  
بگر که ری هی کرد الا که نو کجا میهن نه  
نه که یک یک بوشت نه سی نه که از آن کجی  
که میل سی نه که نه من که نه که سی نه  
چین من دوت خورشید که من که نه  
سپان آن تو سی به به روشن نه  
به بو با سکه کی ده دین نه هی هو با تو نه  
بجی وضع جهان اسس که نه نه نه نه

که و ده که باک کل حسی که نه هی  
کل ای هر یک که کل ای روید او نه نه  
چسبسی و نه که یون جهانی نه نه  
سارونی نه که سی هستی نه نه  
بهلا میل ای او روید نه نه نه  
نه و نه هی نه که کل که نه نه ای نه نه  
خبری سکی کون که نه هی نه نه نه  
و نه هر کل که جهانی نه نه نه  
که نه هی عشق که محبوب نه نه نه  
تو که نه نه کل که که نه نه  
به آخر نه ای که نه نه نه نه نه

تری هی دیکه نه که نه آوی جو که نه  
که نه نه نه نه خلفت انسان نه نه  
تو خیم نه نه نه نه نه نه  
دیکه نه نه نه نه نه نه نه نه

خوگین و دل بر زبانه که صد کجاست  
مهور آینه کرد اس غم سنی بر برون  
گروه لا بول ای غوغا کی صبا کجاست  
پیران لئون کاهون فسیه ای جیون  
ی اهورا که کبر کی ر بیل ای کشتن  
و ای کوکسانه سی تم ای جیون کی غدی  
سای السو وانی یا نه جو یه کاتهر وک

سیر کشتی کجاست بر جیون  
خود جانی که کجا به جیون  
نیش جیون جیون سی ای  
نهاد و جیون کجاست جیون  
نهاد و جیون کجاست جیون  
نهاد و جیون کجاست جیون  
نهاد و جیون کجاست جیون

نیش جیون کجاست جیون

نیش جیون کجاست جیون

کجاست جیون کجاست جیون

جیون کجاست جیون کجاست جیون

و اما سواد نو آخر خسته برده

نیش جیون کجاست جیون

چون من کسکی من پنداریان  
چون کسکی پندار کن مهر و ماه  
سود که تو کنی کس که کو دام من

تو من کسکی من غنچو کسکی  
چون کسکی دوزخی من دوزخو کسکی  
سکینه دیان یون دوزخی من

فرادوس و کسکی سود کا و به حال  
کیا کی کیان من عشق زخا نه خورایان

بمن کسکی کس و بری بولی بولین  
هرت سی لطیف و هر یک سخن نیا  
سیرت فی مثل این موندنی ندین که هو  
اندرام کل بهونه فبا اس فرشتگی  
سازد هیچ که خد بن اب بر بهاری  
کسی که خرام من که اب سبا  
کیون من منی کسکی کسکی  
کس که بهی نمی سر اکت بر خیا  
چون برف من کسکی من خفاک شان  
بود که دل صاف فرشته نهی فرشت

دل کسکی بولنی جو تو است بولنی  
هر آن کی کسکی او هر دم تهنه لسان  
آکهن کسکی دید کو تو جو کسکی  
چون خوش چشمتی من پیچستی خوش  
برقی من کسکی برستی من کسکی  
لا فی من بوی ناز سهره  
فرکان کسکی کسکی  
نس کسکی کا خونین چاه من  
سبت انو کسکی کرم بهن کا کسکی  
مش زین چ کسکی

نظر آتا ہیں من نہ فی جہنم ہوتا کی گشت  
پھر کیا شکر ہو کیا کتب ترا ہو سزا قمری  
بتائی دوستی سی مٹھن ہر دی کو مٹھو  
بوجھا منزل دعا دو گھنوں ہی سودا

روین آغا بن ماسم کل علی علی کی ہیں  
بجای ہر وہاں احاکم سی اکتی ہیں  
ہیہ ظالم مارو این بات کرنا میں ہی  
سمجھ کر جاو مرنی ہیں ملک شکر

نونا سودا کتین نکل کیا کتنی ہیں  
جس کی ہر جہا میں دل خوش کی گشت  
مٹھن کے گشت نہ جان میں جای زہر  
ہو نہ اس بات کو سن شاد ہوا ہو کیا

یہہ اگر سچ ہی ہو ظالم کسی گشت ہیں  
رد و باقی اور اتنا ہی کہا کتنی ہیں  
ایک شیشہ کو پیٹت رہا کتنی ہیں  
بوجھنی اہل دلونسی کہ وہ کیا کتنی ہیں

وزیر محمد سی ماسم جون سی گشت ہیں  
جس کی ہر جہا میں دل خوش کی گشت  
مٹھن کے گشت نہ جان میں جای زہر  
ہو نہ اس بات کو سن شاد ہوا ہو کیا

خود شاکل کیا جا ہیں تو آہ سرد ہوتی ہیں  
سیان ہم تو مسلمان ہیں خدا ہی گشت ہیں  
قدم پر نہیں کسی میں گشت ہیں  
کہ جس پر بات میں سیکر و جہا

سپیداکو کسی کجده سوج دریا کی دانی کا  
نہا میں کسی مخون فی دین کو دلا ہی ای  
کسیا کو کب ایدل کنجی چشم زہر کر  
طرح جوئی انسی بکری کی نظروں میں سودا

کوئی وارسکان بجر جلوس ہی تہری  
کہ اہکا مو تو سوجی مینا ہی جو بہری  
بہت سداوئی کو جو بس جسی سر  
بہر فلی خور جسنی ہن بکری جو بوری

کس طرح سی دیکھن پس مانگی فضا  
حیرت سی آئینہ کا دل کیونکی ہونہ بانی

کبید ہر کبی دہ سانی وہ ابروہ ہوا  
شہر حضور اسکی زلفونکی لی بدین

جھکوں نہیں ہی دین تیری آگیا کو  
سنگد ہر شکل میرا حال یوں کہا

برنی انری شوق میرا آہ کیا کروں  
تو تو کس طرح نہیں دخواہ کیا کروں

وہند ہو خوری تھیں کہ جسا تھیں  
ہنس روک خشک آسا جو تل جی جدا ہو  
جدید سچ کہ تھک دوتا ہوں لی حیا  
ما اختیار مودے کھلی ہی نام نوا

ہی زند کیا سہ اپنی دیکھو بھا  
ہرما ہوں ناکہ کرتا ہر سو خراست  
ہوں جسو جکدین دانہ کہ کھو کھانست  
کرتا ہوں جسو کبیا ہی نہ

مل جوجو جاستا ہی سودا کی زندگی کا  
کچھ بچہ سی سی او سکویہ انظر الخ

کسی آبادی کسی کمانو  
تو زمین اجوی بر من امانو

یادگار مخلص کجھو تو

دانشگاه تهران

ایسا ہو گا کہ اس میں تہور نہ ہو

حضرت سیدہ کیا نہ آدم کو شیخ کا بدستبانی ہو

نوہتیس ہو چکی آخر

ابن سیرک کا بچا ہی مانو

غفر کی میمنہ چوڑی دکنی ہری شیش بن

بہشت و جنت نہیں دل سہی خیال نہ

سید روحانویہ المصیری ولسی بی

در پائین بیانی براب

محب بھی کہ ساقی کو ہم لہو لری

وین بر این سری سکا ضال فلتا

شور قفل ہی آب آہ محو شستہ

از وی ہی اکبرہ شونسی بہرہ بخشی

طالع نشسته کوی بل و بیستین

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم  
موسى بن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن ابي طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نضر بن معد بن عدنان بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس بن مضر بن نضر بن معد بن عدنان

مفتی محمد اسلم دیوبند  
بزرگوار حضرت مولانا محمد حسین

بندہ ان کی ہوا کی سی ہو گیا



یاد و جسدن کی ساقی ازل یا قسمت

نظر اید هر جو بر یکا گس

دل من حسن زکسے سودا کی گذرتی ہی ہے

بوج ہی کرشکی جلوہ کری شیشین

کاشن من نجد بن ابی حمزہ شریعت

کوار ہی قضا بفل من سہی میں کمر کو

زاد کا دکی ساکت وہ جو سیاہخت

رفا رو بکھنی مو تم ان خوشقد و گلی ای

ان خونہ احشونکما بہ انداز کفکو

ناوکتی فی سید بخود ازمانہ میں

کھو کر نہ جاک جاک آریان دل گرون

انیت دلیل فلسفی ہی تگ کا گلو دیکھ

کھنچ دل سمجھ کی تو چشم طبع کو کہوں

چشمین کنج کنج کیا قد کو چون کجائ

بیابار ایک بات میں اپنی میں یون بھی

ماند لالہ ان ہی لبریز جام میں

لاوی ہی شاخ سے بر پروار اگم

نقش کنن کیا طبع سہی میں قید نام

تہو کر لگی ہی دیکنی تین جس خرام میں

سودا کا بوی خون ہو جسکی کلام میں

ثرسی ہی مرغ قبلہ نما شیشانہ میں

دیکھوں ہوں نیما در بعد کو میں

نقش دغا حیرت نہیں کچھ سہی

توئی سنا ہی دھم جسی ہی رہے

میر مراد پر نہ تہا یا نہ شیشا میں

معنی کو حیرت سسمن شاعر میں

دست بگردان تا کوته نویسن که بی سپر  
همه ساجی های ایکه به خورشید می کشی

لهندی نهی نهی نهی نهی نهی نهی نهی  
بهوشن تو دیکه یا آیه نه خانه من

سودا خدایک و در سطلی گرفته محقر

این تو نیده از زکی نری فساین

سجرا که ضخم نویسن دگر گشتن  
عول تا کینه تی بن نری سیکه هین  
گذاهی آتش هم بری مرسسی بار  
هرگز نمر تو مفر فیدون کی شکست

یوح اس خد الکوشج بو هونک خشتن  
زاهد بهلا عیش کمان هی هین  
لیکونه ده متا که جو نهامه نوشتن  
جاکر که اپنی دوست اندوشتن

سودا کوشج نیم جو کندی نوای بجا

هی انشک و آه سوختن اسکی نری

محمدا سرتش که گشتی هی در مقبول  
تا نپیر دکی چن من کسکی  
بو بهار آبی چن من تو چن کمان سودا  
سایه که نه شمع بیای هی تو

بر کئی آه بهدشته حکم مجنون من  
عفتش لب لایا و رقی گل خون  
اینی جی سبی به بعد اوست می دل کردو  
نکستنج مادی هی می کلون من

عاشق کی کج چشم روی بن ہون  
ہمارے نہ برآمد تو ایک کھون  
چپ کر جو کہیں نکلو دیکھ رہا  
بہ تو نہیں کہتا ہوں کہ سچ مجھ کو  
سہتا نہیں خط آنی سی کوئی ستم

میں چند کشتی ہوں روئے اب نہیں  
کس طرف کہانید پہ جو کہ دور  
ہر اک ٹہنی آگے سنا ہے کہ ہون میں  
جہوتی ہی تیرا ہوں تو ضائع ہو گیا  
سوداگر ایک سوں بالہ ہون

خوش سن ہی کیسکو اگر چہ جاب ہون  
جو کر دہون تو رہون خاک پا ہی ہون

جلنی مجھ سے دل خن جوشد دار ہون  
ہوئی بہ کہ دل مور کا غبار ہون

بہت کشتی ہیں سن مون کی نظر میں  
قدرت اور ونگو ہی سرگرم سخن ہون  
کام ہی چشم کا نظارہ نہ ہوتا  
ہر کس لائے کہو یا سودی چشم  
نہیں کام میں نہی ہر کس لائے  
کون سمجھی ہی مری کہ میں تم ہی ہوں

سو تیر ہوا تا ملک کو دہیں  
نہیں ہر لی کا دم سرور کی نقد میں  
آئندہ خالوں نہ رہو کوئی امید  
کوئی بہ جب نہ ملا کوئی و محو  
کوئی کہیں محفل خندا نہ ہو  
ہو کا نغ تو کہ خلق میں نہ ہو

نصف موی بود که جویم بالین  
دور و دور و دور و دور

شعر بهشتا نظر با سپه و ده  
سوی من به شکل ملاقات است و من

هی کی زمان کو ای ماه جانانی  
غنچه کهنی هر یک در چرخ  
روانه بر تو بونچ کتبش نیلین  
کجه شعر سوارتی ابی من هم ندی  
حجر که دل کیا بی محفل من تفتک کنی  
بهاجر لعل دل کا جسم هم سی کجه کنی  
تو این بات میو کا کردی تنگی  
میسازد انو هی کفر ای سکر  
نیت کو ایدار نکین و چشم سی  
کجه نکر و کجا شکایت ابی هی شکلی  
کار از درم خنبون فی لوی قضا عت  
و بی نکر و کجا کجه کهری موجود

وی آب کو کر من خوشنود جانانی  
واشد کی هم به تو مفقود جانانی  
هم راه نامه بر کی مسرود جانانی  
ایکون بین غم دل افروود جانانی  
بدروغ و لکی با بی هم عود جانانی  
هم کهر کو تهر و لکی برود جانانی  
ات تک اس سخن کو مسود جانانی  
جو مرد شکر هستی با بود جانانی  
صورت کو ابی او سین موجودی  
دو نوسی آب بی کو مقصود جانانی  
کجه بونچ و نین اگر و کجه جانانی  
و بیخ آب کو ابی مسود جانانی

عج و غرور و نو اینی این دانی  
جوان بیک کی آگی اس کی سر زانین  
سودا سی بہہ کہان تری مچھن  
سنگو برف مجھ سی بولا وہ آکر

ہم عید سی جدا کب معبود  
ابنی قدم کو پنا سجو  
کرنا دعا دوا سی ہم دودھانی  
نہر ہم پہر بہہ ہی کھسود دانی

لیکن بہہ وہ دعا ہی جسکو در اثر کا  
کو اندکان آئین مرد و جاننی ہیں

جستہ زور کی گنتی طلب شبن  
نحت دل کر ہی ہیں کس دن میری  
ہی مچھی امی اردیا بار آنا تھیں  
اکشتن ہی نام کو لیکن ہمارے حال

ایک دم انسی جدا ہوئی نہیں آستین  
نہ نہیں ہوئی ہو سی کونسی تہن  
نچھ لکھن کی گئی چار و یکا میں  
آسمان رونامی مونہ پر دہر کر تہن

نچھو ہی سودا کچھ اپنی بقوار سی شرم  
برق مستی ہی چھی رکھہ مونہ بہ جب آستین

عاشق کی بھی کشتی میں خوجے رہیں  
کل رکھن آگنوسی کوچی میں مہری  
کشمیر سے جا کہیں نا شکو نہ ناہر

دو چار کھری روناد و چار کر ہی  
کچھ زور ہی آستین دودھانی  
جنت میں تو ای کیدی ڈی ہی

دور چون چار نقش دیوار چمن  
بکلی کلاسیه سبک بوی این کدو می چتر  
نوک کس که نوسین تکی ی لوانی  
هم بر هر کجای بهر کی صبح و شام کند  
سخت دل که می خزانین جای کار ای

نفس کام کارگر در کار چمن  
اسبهر نام من تب نمی کوشا من  
کس آن ز دیگدامن کش می  
مستیکه بی کریم سی او ششم  
سم اگر هوشی نری کار که دال کار چمن

نفس کل جانی هی سودا بکلیه کس  
بمنه من همان ای کوشی دین بیا من

گرچه سبده اپا هی کمان می کشن  
رزد بین بگو هی نظر آتا هی  
من پس نمی عشق کی می ای غل  
نزد بکارن بقل مسج لئی بهر نامون  
بکلیه شمر بهاری کی هلا به کردن  
بد اسبی من نایک من که ای آواز  
بر تهنه نایون کنی

جلوه کار میرا و ز کمان می کشن  
تم بهی گد بهو تو صاحب نظران می کشن  
زرنه بهان کونسا انداز قفان می کشن  
بکلیه غل انکا بهی اسن شکران می کشن  
مرس به رکت ای خوشش کران می کشن  
نوی دهنی کامین بهی حکان می کشن  
بکلیه غل عقل سبی بهر ای بیان می کشن

کجاست بن قمر فروغی در او پرچش  
 حلقه زن بود یکبار اکو سیهان

چون که در محرابی بزمی از گوی  
 دو جهانکی انداخته بین خورشید گشتن  
 چمن زار کاین بیان کردن گیمش  
 بود کانی تران نشسته بوسی او ملک  
 ای کز زاده ده آبین کشی لایوی جوان  
 بر بیای ختم تلی سسنگی جانم بندهم  
 کردن قوبه دایه سی من اگر نه کرد  
 کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست

کجاست چش کی می بود کجاست  
 بر چش کی گیمش گیمش گیمش  
 کجاست کل تا تو چش تو به زری خونی  
 کجاست بسلامه بین دیکه لایوی  
 او چش چش چش چش چش  
 نیری سرور بهی تو زاهد بود  
 بخت بس کجاست کجاست کجاست  
 نجی خجست دیکه لایوی اکدم

موسم کل می کی کجاست دل شاد  
 آه اسد لایوی کجاست کجاست

تاب برور نهین طافه  
 کجاست کجاست کجاست کجاست

سپاری نه دار کجاست کجاست

کجاست کجاست کجاست کجاست

کوتنه که خبری کنی که بخت

دل چاهستان کنی که بی مری

ظاهر بد و کینه که سبای سن  
سجدا کردن نه کنی که تیری مغلی

آوی که خواب سن سوخت  
ایسی نماز عشق کو خواب بی سن

سبب بی جانی که سبب اس که سن  
کونسترد عا که امارا ہی ای سن  
بند و رسم اس چمن اگر شمار  
کوشی ہی مری تو بر افشده کون  
یار چاهین یار حال کو مری دین

بند فکر بی سن که به به و رو سن  
دست و سبب ساری بی سن  
هی کلمین آت رنگ و فکی تو سن  
مین در دل که ای نه که و سن  
بر و کجه ای بانی کنی اس سن

سوداگر آت کاشش تری صفی بار  
اب جکلو اس سر آکنده که ای کاش سن

کون بی تو به چاه که نکاو دین تو  
باز بی می می هو کفا عشق کی  
خوئی دوستی غیر و شنی مری

کما وی خم هی مری مو کجا سن  
باز جام زهری چاری کجه کین  
کجه کجه سی سطر و مری کجا



کجای دی نمی نشینم و بس  
دلتون که در ایست خوشی صبر  
کجا خانه که در ایست کی سودا

نمی آید این کجای است  
موترا و سکو ترانا  
اولنگاری که اینی و نشین و ب

جی ملک نو دکی لون که جو هوکار کهن  
هو نه من هم صبح نه آتی می بگویند  
سقا بود یک بیم کل فرمت بهار  
پیدا می شود تو چون کف دریا بهار  
جاد و پیری می چشم می آید که در  
والا به شاد بار یکا بر لب پیری کرد  
خواب یون که نه می جی چشم نه با  
مور و کوهان مگون بین نری نام نراج  
صحت بین نری آنگی چون نشیند  
بدل تو که بدید محمد سی که بین کبار  
کشمیری که که یک طبع غریب است

ای آقا که کرون نرس رکتا از کبار  
جسکو کبار نا دون سوکتا می جرایند  
ظالم سری می جام تو خلد می کسری  
داس اگر بخواری ای ابر تر کهن  
دیر که می دلیرا که نه بلندی نظر  
پروانه هو کی می سری شش کبد  
استکانه مسک آن یکا نیت  
استا بی واد و ای سیر هو  
خالی کرد و نین و ککی تمدن همه که  
آوین که بود حضرت بودا و پیر  
کهرین تو خاک می پس استا نظر

سو رہا رت میں کہ منہم کھوڑی تھی  
 ہنسی لکھا کہ یہ ہی برا کئی اگر مدھی  
 یو جا جو یہ سبب تو کہہ سنا سن  
 نہ لکھا تھا بار کو میں پہ سچید کہ ہی  
 کہن ہو ای خدیا و غنہ انکسار  
 توان لکھا کہ چھلون مارنا گردن کہ چین  
 ورنہ خدا ایک واسطی انصاف تو کر  
 اور تاہر ہی نامہ کلی میں کی طوف  
 وقتی کہ در ان جہانکا ہو پہر سلوک

انکھا ہی اندھ نوین یزداد کہ کھانا  
 رخ جانی نو نہ دیکھو نہ دیکھو  
 قاصد بری کی حال کی تمہی خبر کہیں  
 عالم میں رسم نامہ و بیغام بر کہیں  
 نکتہ ہو اس میں حرف تنہا کار کہیں  
 باقی کا قصہ یہ کہ نہیں ہو ہی آوینہ  
 آتا ہی ایچی بہ زوال اس قدر کہیں  
 دہر سی جدا برا ہی سر نامہ کہیں  
 ہر دیکھو دن کہنوں کی سبب کہیں

فی حوزہ کی کوچی میں آجاتا ہوں  
 لافست نہیں لیکن جانارون  
 کہن مجھ کہر سی لکھا لی ہی کہ مگر  
 ہر تر دہ جو خشی رہ خردہ کہ خشیتم  
 حلف نہ نسبت نہ مروت نہ دنی

صید خانہ کا طح رو بقفا جاتا ہوں  
 اتنی بخشش کا سبب ہی کیا جاتا ہوں  
 اس سے ہی میں نو میری جان چلا جاتا ہوں  
 پات کہر کہی نو مانند سہر اجا ہوں  
 سہاویہ دیکھ کہ اس پر بھی جاتا ہوں

نانون مرغ هون من ای ز قای روان  
نایر شکست کی غلط اسب ای صیاد  
کوسن غیر کی در پی نہیں میری پیتا  
نکرو دون نہیں کرنی کو کرفا میری  
چون هون اپنی من خون سخن روناد  
کرم و بشی مکرو دجیسی که با خد

از ناگی نه بر هونم که را با آید  
هون تو من مانده من تری پورا جان  
شکل دیوار خرابی کی که اجانا هون  
هون من منمون تری مانو تهن  
گاه و بیکاه اگر آب من آجانا هون  
اپنی ہی آک من من آب جدا هون

صفحه ہستی بہ یک حرف غلط ہون سودا  
جب بھی دیکھنی شہو نو او ہا جان

نہ غیل چین نہ گل نو و سیدہ چون  
کران نہ شکل شنبہ و خندان نہ طرام  
تو آپ سی زبان نہ د عالم ہی نہ من  
کوئی جو بوجہ ہو بہر کسی نہ ہی آد خواہ  
فیض زیادہ چشم کا تری نہیں جریف  
کسی کہ دن من دعویٰ کی کیا  
کرنا ہی جا کی کلکی نہ من ہون

من موسم بہار من شاخ پر دہان  
اسن سیکہ کی کراچ عبث آوندہ ہون  
یکجوت آرزو سود بدت نہ  
جو کس خوار جاسی کریبان د  
عالم میں قطوہ مزہ خون جگر ہون  
دل وادہ کفر رخ دام نہ  
خون جگر من من ہی آد من نہ

هیه یکون تیره پری دوست کون

ای خیرین مال خلق پند دهون

هیه یکون که کون شو سودا یقون

جو که که هون سوهون عرض آیت هون

سید کرناهی ضایل دوستی لوط کا جیه هر

کل کل و جوت ختم هون کیکی میر پر

ما تده ککاهی ری رلف کاشا ظالم

بیم تحری مهر و مروت سی دور

کک کل تک میرا مانع نهوا چلی و

کک کل تک کفون آب کون تولا

ن او یارین رط سیدوش

نظر آتی هین او در کنج شمشیر

ب خوش آتی هین جز کور و غریبان

رات آتی هین نظر خواب نشان

بی نهایت نظر آیا به کستان

خارنی بهی تر کها کپیج کی دایان

تو که کی کبر مجھی کبر سلمان

اونی خوشش کیا اونسی کران

دینشده ای دینا سیه ری ای سودا

جینی دیوی جو که کوه کا و شش باران

دی که کی ککوسل لاه خانه کجانه کو ککو

دی که کی هی باد صبحگاه خانه کجانه کو ککو

جیراج شام دهنوشی

سوزن و خون جگر منفعی جرم گریزی  
دل بپوشا کی دست بر سر پیشانی  
دیگهی می جیبی خلق فی محنت و غایت

جگر منی می جگر او خانه بزرگ  
پوچو کا اپنا جگر ه خانه بجایه کو  
ماکین این عشق سسینا به خاک کو

کسی که تغیر گوئی میری بد روزگار  
آنی می سکت نعم البدل فی جگر

دیگهی می نقش بر دیوار  
جبهی اسکی عین نوچه نری بر پیر

کجی سیر مین اگر ضبط کون  
به جانی لهر هو کی دل فافله سالار  
چرخ می غم داغ جگر تا سر ترکان  
پیر می آید هر زلف مین شاد و دل  
همی عشق در غم و کجا نهی سیر پرویز  
اسکه چنین نس نری کو کجی

دی اک ابی شعله آوار نفس کو  
تعلیم وی نالا میراجو با بک جرس کو  
شاداب مین رکتا هون سد اک  
همه درونه لاکه بهو خاطر  
بازارک بر بر کی بن ناکس  
آخون جگر ج غم غوطه وین نفس کو

تغیر کز سیر مین کجی کو  
پیشینه به خوب می دلن لک

ای غیب خط کی نہو دلو کو مخلصی  
چہن کی اس جن میں نہم دلو کی  
تبع چاہا رسی دل ہر نہ چسبو  
بہر کلی سہی تنو کی باز آئی کاہن  
تو کیا وہ جن میں راہی جہنک  
عیا کی کہ تہر کی پر ہونا کر شیخ  
ظالم نہ من کہا تھا کہ سرخ من کو  
راہن دین کو دھو یا تو کیا ہوا

بند ہوا ہی رلف کا نہ ہتا نہ جانی  
جون کل ہر جا کہ جیسا لایا جانی  
بہر مومن دے فاکو مسی دکیا بجانی  
تا مسکدی من لاکی جہا یا بجانی  
بانی کلو کی مومن من جو یا بجانی  
سجدی سہی در نہ سر کو اوہ یا بجانی  
سودا کا قتل ہی ہر جہا یا بجانی  
عالم کی دل سی نہ غم یا بجانی

تیری خط آئی سہی دلو میری آرام ہو  
تیرے حیا کی خوبان کی کو مجہ بہر

خدا جانی کہ اسل ناز کا انہم  
زیادہ چہ سہی کو سہی پس

کسی رو کا فر کو خیال اتنا نہیں آتا  
سحر کی لکھی سودا کی جی پر شام کتا

نابر اچھو سی کہ کہتا ہی کہ تلخ و ناک  
لطیف یا اندک کہ جو ان سمع کنگا

دہند سہی دل تیری اسے بکلی  
تو میری آواز سزا رہ کہ حل جاکا

جس دین کا نہیں زیر زمین ہی  
قطرہ اشک سون چار ہی ہری  
اس صیدت سی موت بھگوان کا  
میری صورت سی تو پراری ایسا ہی  
جہیزت یا بہاری کہ میں جو کچھ  
مائل بحر بہان پر ہونیں جو نہ سرم  
فلک بتای میرا آج بہہ رہا بلک سی

سو تو کئی میند میں کہ کوندا  
کیون خفا ہوتی پیمانی وہل جاو نکا  
تو کئی آج ہی جا میں کہوں کلا جاو نکا  
شکل اس نم سی کوئی دین میں جاو نکا  
بھاڑ کر کبری ابھی کھر سی نکلا جاو  
دو بابا بی من نہ تو آگ میں جاو نکا  
نکر ہونہد ابھی طوطی کی سی مل جاو نکا

کہتی ہیں وہ جوسی سودا کا قصیدہ سی  
اونکی خدمت میں لپی سن بہ غرا جاو نکا

ساہا جہنی صنم ناہ شکر کیا  
مشرین ہی نہ اتھون بسکہ اونچے  
قتل کر چھو کدی تا میری خاطر سی  
ایک عقدہ اندا کہلا رشتہ تقدیر سی

آہ بکروز تیری دین نہ تا شکر کیا  
زندگانی فی مٹھی دو عالم سی  
میں بہ عقدا کرو ناخن حسنہ شکر کیا  
میں وں سودہ بہت ناخن تدبیر کیا

کیا کیا وحشت زدہ مضمون کو لیکر سوا  
قونی ہر مضمون موزون سی زنجیر کیا

میر: تیری یو کوئی کھر کر گیا  
ہم غلط کاریوں کو خوش کر گیا  
جانبی بہرا اوس صفت کا کسی آ  
رات نہ تھا مجھی تنہا رقیب  
فیض تیری وصف نہا کو شر کا  
دیکھ لے ساقی کی بھی دریا دی  
یو کوئی کوئی کہانی نہرا اب سو  
نغمہ کو بجا یہ بھی دیکھی دل

اور غزل اب کوئی سو واد تو کہہ

یہ تو یوہن تھی مین نظر کر گیا

قتل کو بھی دل کا نکر کر گیا

قافلہ بار و ناکا سفر کر گیا

فی مین سی جون نالہ کذر کر گیا

درد میری پہلو مین کھر کر گیا

کوئی نہ آ خاک بہ کر گیا

قاصد کی خبر کر گیا

جو کہی واما نر کی ایک دکھای

سیر کی یون کو چستی کی ہم

نذر اگر ہوا نہ شب و روز مین

معا نہ ہمارے بچہ بن نقش با



کریم غل کرنے کہ نامحاسب  
سینہ پہ سودا سی کہا اکیدن  
سنگ لکھا جو کوئی آیا سو پهان  
کتاب جو مانند کل سبب نامی  
آن کی شبنم کی طرح دوسرا  
کی غرض اب فایده حسن ذری

پاک مہری دیدہ تر کر گیا  
غم تیری کی سبب میں کہ کر گیا  
سیر باز و کر کر گیا  
خود و خدان ہو گذر کر گیا  
شام سی رو رو کی سحر کر گیا  
ہر کوئی ایک طرح بسر کر گیا

بنا کچھ اپنی خیم کا دستور ہو گیا  
ہشنگی بھری ہی کبھی خدا یا مہری  
آتی ہی تھک کلی سہی نشان صدی  
کو شکر تین میرا کیا شکوہ عن غری  
شب اک حرم میں جا رہی تو  
خوش ہوں شکستہ حالی میں اپنی  
جاسی ہر تھا اوس صدف کا دل  
سود کہ کہتی ہیں کہ چاہی

دی تھی خدائی اکندہ پر ناسو میرا  
دروازہ کیا قبول کا معور ہو گیا  
شاہد کیا کاشیتہ دل جو ہو گیا  
یہ ہی کیسی ذکر میں ناگور ہو گیا  
بھری سی رنگ شمع کی کافور ہو گیا  
برواز کا نور دل سی خاش دو ہو گیا  
چرخہ سپید لوتھالی کہیں ہو گیا  
کھانڈا چرخہ ہو گیا

یرونگی نسبت به من کجاست

دوچار چهر کوین بدستور هوکی

به بین هون من تری کو اجاب تو هر

خنجر تنی کسوفی نکدم لیا تو هر کی

کروغ دهم بهی ترنگ کر فو که

ناصح جو بهد کریان تو بوان سنا تو هر

سوخت من جو بهد سی ملنی تو واه واه

کر قصد بعد میری توئی کیا تو هر کی

ملنی اگر بتانسی ہی لطف زندگی کا

ای خد آجیوان توئی بیا تو هر کی

سودا هو هی جب عاشق کیا بس تو هر کی

سنا هی ای دیوانی جب دل دیا تو هر کی

ملک آملین جب سی تنی تو تا

کفر و دین کر شیخ سی جهوتا

ج آتش هی سبل آخول کک

شامد اسس و لکا آبله هو تا

خجید تری چشم کا مارا

نه تری زلف کا بند اجهوتا

بن وانی من عشق بو یا تا

دلغ و شمله هو اکل و بو تا

کرو مستی فی دلو و دی ہی شکست

آئینه به اس غبار سی تو تا

سودا هو کیلر بکانتی ملج کارا

عالم کو ای دیوانی رشت سنا تو هر کی

سزا قدم کلا کر چستک کړی غلې  
بسیلچ چا دتا هو عالم مین زندگی

جون شمع دایع دل سی شکل دیک  
لیکن تو یو د کید عاشق که نه

تجه نید سی دل هو کر آزاد دیت  
تصور بری تجه بن مانی فی جو کندی  
نای فی تیری دیل حم چشم نکی کل کی  
هوان میری مشهد سی تشنه لبت  
جویت بری پستی مین حادیکه کشتان  
آینه جو پاتی مین می غرق یه جوشی

لذت کو اسیری کی کر یو دیت  
اندار سجده وسکا هزار دیت  
غریب و میری شکر ستا دیت  
اوس ست جو هو کدرا حلا دیت  
تجه قدسی خل هو کر شمشاد  
تجه سخت دلی کی فولاد دیت

سودا سی کپاسی زل مین سپی بون  
هو و کر کی بیان اپنی د واد دیت

سینه پهن سی آینه هر بار دیکهنا  
کرکس طرح خاک سی بری کی  
نقص جان دینیرا برسی سی پنه  
ای طافه پنه سی خلک شکر

کونی دم کو پوتا هی بهر کدرا  
کله آن کر به حسرت دیدار  
حی عا ویدر سو جلی کیدار دیت  
اکی فوغه زکدیر فوغه زکدیر

پیشی در سبب جو مری اشتیاق  
شیرین تر جوی ہی بار و دروکید

میری ز بانسی هو بی اظهار  
تک و سطر خدای بی رفقا رو گشت

کرماتو نهی توان کی سودا کی اختلاط

کوسنی گهر آگنی تو مری بار و یکنما

بجه بن بخت شری سودا کی ان دون  
نه حرف و نه حکایت نه شعر و نه سخن  
خاموشی بی کلمه اخراج من روز  
با کی اوسس کالی کو جهان تها ترا کار  
تسکین دل نه اسمین سی مانی شغل  
کدای تی سم نه بکبه سکین روز و کو

تو ہی تک و سکو جا کی تمکار یکنما  
نه باغ و نه گل و گلزار و یکنما  
تنها بزی هو سی در و و پور و یکنما  
لی صبح و شب ام کبی بار و یکنما  
پزهای شعر که کهر و شعرا و یکنما  
بر جو خدا و یکنما و سی سولا چار و یکنما

تمباری نه به بجه بی کیون  
میری جبه کدی رانی و فصل کل کو

منت نهی تو ظالم تر غیب با اشرار  
عصه کسان سی اتها وی جام من دو بار

جبه آسپا گریا و نه سی ریشه ظالم نیا

کجا محروم قطری سی ریشه زار جان

چون نیتی عشاقی هستی کو مری  
اگر سب جو خاکستر صبا کی آتش جو  
کیاں کی شمع جو دیکھی مری کی آتش کو  
سب میں سستیا ہر نو کو صواب چو

کہ میں یہاں بکراں سی ہی نہیں  
نہیں کو یا زبان شعلہ وون کسکوں  
کہ ہر بندہ ادا کار با ہی حبس را  
کیا شہری غزالہ کی تیار سدا را

دہم کا جسم کہ غامری مل بنا  
جستہ کو کہن فی لیا اہتہ ہشت  
بہن تر کی سی فورہ عشاق کا سیاہ  
سر کرم مالہ اند نوین سی ہون  
رہ نہ کی مین کہ ہالی ورس کی  
باجہر اکہا وینکی تم حکو شیشہ کر

کچھ کہ گنج رجی تی سو عاشق کا دل بنا  
بولاک اسی جہاتی بہ دینی کر سل بنا  
نابدا و سسی ہی جہری بہ جوانی بنا  
ست آشیان جہن کی میری متصل بنا  
ساغر بیماری خاک کوست کر کی گشت  
تو تھا ہوا کسکا اگر تم سسی دل بنا

سوزن کلمی عرض حال میرا بارنی کہا

سوزنا نہ باتیں موندہ کی بیا رنجسنا

کرون سو کیا آہ انیدی جو  
مکر ہوا باہر جب کی دکان جو جہر  
سودا آنا  
نود کتا

نہ تریب مٹا ہی کسانو انہ  
پہر دوسن اس پر کس کی

نو تار ی سخن کاظم نہیں تری  
 جہنم پر تہائی لہ مارا کہو تو ظالم و ان  
 جہنم و فرعون میں یوں کہ ایک دم میں  
 خود مومانی ہی تری خطی الیک عالم میں  
 رہا جہنم پہلوہ کرین میں ظلمت میں  
 کمال طبعیت مود کی یوں نہوئی وہ  
 کہ تالک اندناہری جی جان بوجھ اس  
 جہنم پہلوہ کی غم سوز چھاتی رہا کی

و کر پونک کسائی ہر کا جہنم  
 کوئی ہی صیاد جہنم مای کر کی  
 رسی دیکھ کہ پوری نشت آکھیں  
 جہنم پہلوہ دال سکنتی ہی  
 جو نہ ہو دی تو نہ کر سیر ہی  
 خدا او تہائی عین جو دالین کسی  
 میں کہ کہوں دانسی وہ پکڑی کہ  
 را کی ہی باتک از جہنم ہی چکا

زخم دیکامیری تو تانہ ہی انکور  
 جہنم ہی ہم تیغ نگہ کی موسیٰ کا  
 ہی نہیں سوئے کہ دیکھی ہو مینی کا  
 جہنم ہی شیشہ گردون جہنم ہی  
 جہنم ہی جہنم ہو تو موسیٰ کا  
 ایک تہہ گن و سوز زہد اس

جاری رہا ہی سیری چشم کا ناسور  
 چشم زخم کسی نہانی کار ہی  
 جہنم ہی جہنم ہو نہ ہی تری  
 خون دل سی تو میرا جام ہی  
 شمع گہ سیر ہی تری شمع  
 شمع گہ سیر ہی تری شمع

و سوختی ہو سورا کا خدا کا خاک

عشق کی درسی رہتا ہی ہم کہہ

سودا غزل چنیں اسی ہی گنگی

جکا کا پیر ہی سجا سی کم سن

ہیں جو رہا ہی انکس و اس و کنار

نما کی نمونہ اسی ہی کر یہ شکل شرت

غم سبھی خزانگی خون بکر جہاں استم

و کی ہی استعد تو بھی دیکھ کر قریب

کل سُنکی ہا ریں بکودین بلیک

فروزہ ہو ہی مردہ قودتا ہی

ہم طفل برہشت نہ کہو آسحق

جکین ہیں کمار کا مانی لری کلا

غنجہ کلہ کی کچہ بن کہانی

جونی کی بہانت جی ہی نظر نیو

اسلوب شعر گنگی کا تیری نہیں ہی

مومن و آبرو کا ہی سودا

عشق

اکہین درموش یکیشہ کہیں

کہ تیر ہی بشر پستان زہی

درون از تیر نہ بجاوی کس

جو آیت بگوکت ہو کہیں

نفل سن سے ہی ہر نہ

نہا ست فی ساقی کی عالم کو پہکا دلا

کر کی کیا دل صفت ترکانی

نکمرای کفری شوق اوس ہی

نک فہیت کہی دلی سودا

خبر دہی کچھ نہیں

مین دشمن جان دهنده گریانا چون کاللا  
چوبست چمن سی موجلا کمر کو و ه لالا  
کستای کیمهی به ترا گوشه ابرو  
آخ گومین دگو تو کما سر سیریکل  
ای غنچه سیکه ای که آئی هی چمن میں  
اما تو هی یوسف می مشاهد که عدم  
مستل مکه رانی سی به دال کنوکی راوی  
قشقی هی اوتها نی هو کنی بشتاکسم

سو حضرت دل سله اند آقالی  
غنچه فی صراحی لی اوتها کل فی بیلا  
ویکی جو کوسنی خون گرفته تو کاللا  
جشنی هی نوجا بهی میری کوچی سنی  
کل چهاری سی دامن تو فی لچو و سنی  
برویمین جیبا او سکی شین کسکو  
نه تنغ هی اسسین من نه خیر هی اهللا  
هر کر کسی کنی کونه طالع فی سنهلا

سودا کنی کتا جان نه خوابانی ملانیا

اپنی تو غریب عاجز و دل بختی والا

ترا دل مجرب سنین متا صراحی کو  
تری آکی میری آکنده سی سو کوسنی

تو غریب سستی سی که بین کر سنی  
جو تو دایمی کذری هی بانی سنی

بهره پیش چ به کتا که مین نه سنی

آلهی فی سب ری و اویا سنی



طیپش کی اندون دانی نی صوری کالی  
کسی هر خر چکوه لوه کی استانی  
هست بهای رنایه سی سی زمینی  
طلب ای کی بوسی کی کم بیان کسی  
علی کم طوف سی هر کر بقول برودا

لیکن هی برادر کنولون بکتا جوت  
چندین آه کلچن نی کسین کا دل  
که مثل شمع رشته عمر کا هر آن هی تهور  
بسر آگی توقع می جو تهر هی بوی  
کسی برداشت می حق او تها و کی

چو که ی چه پست سی کوه مانده  
مباد هو کوئی ظالم تر اریان کیر  
کوی سی سنگی سیری سر گذشت ده برجم  
خدا کی بر سلی آه که ز کینه سی سیری  
چو چار سر زخم دل تنگ و  
یسه کون مان می جوان دل به ای

بلاکشان محبت یو جو هو اسر هوا  
میری لوه کو تو دهن سی هو هوا  
به کون ذکر هی جانی هی دو هوا  
هوا کا هر کوه ای بند هو اسر هوا  
کوئی سیو کوئی مرید کرو هوا  
نه هوت هوت که تهر هوا

وای سی دیان دین است به حال هی

بهر آگی دیکشی جو هو سو هو و جو هو

استک اشک بر غلین نه زنده هوا

چو سیو کوئی مرید کرو هوا

خونِ حشمِ سی ہوتا تھا میری دانت کی  
نہ دیکھتا ترا کھنکھ کو کہا سچاں ہے  
خوابِ سناہ ہوئی زلفِ تیری چسبی  
خط کی خوبی تری غار میں پہنکتی تھی  
تجربہ عشق کا چھلکی ہی میری دلکشی  
زرِ کمان کی صدق سی تری اسودا

بوی زن تا بکریاں ہو تپا سہوا  
قدرتِ حق سی نمایاں ہوا نہ سو  
کہو جو دل کہ برستان ہوا نہ سو  
رواقِ ملکِ سلیمان ہوا نہ سو  
ہرزینِ من درخشاں ہوا نہ سو  
سیر و نورم ہوا نہ سو تپا

میں نے نہیں کہ کرین سیرِ بوستانِ تنہا  
دروِ چور کی جھلون بھراں تنہا  
فلکِ نیم کو کھور نیکی بد کھان تنہا  
اکلی آتی کراٹھوں بناؤں میں آواز  
ہوا میں دلِ سفید کا کی سا مینی ہوا  
خیرِ حال سی چھو کی صاحبِ حاصل  
نہ جو سی جو سی رات جو چھو کا  
آئینہ سی چھو کی چھو کی

بہشت ہو تو نمونہ کیو باغیاں تنہا  
بہر دں ہوں دشت میں ہوں دریاں تنہا  
کرو جو بچدہ نوازی تو بہر تنہا  
کہو کہ جاؤں ہوں میں بہر تنہا  
ہیں تر بہانہ او دہرائی بہر تنہا  
کریجی تہا بر سرِ نالہ و فغان تنہا  
تو بوجھ خلق سی میں کی کوئی تنہا  
کہو کہ کوئی چھو کی چھو کی تنہا

دیا جواب دلم سید باغ بیجا  
جو اعر ہو وی نوین ہی جلون کا

کہا میں ہوتی ہوں کہ میرا  
رکھی ہی لطف ہی کہ ہر ہوتا

سنا جو مجھ سے نہ کہنی لگی کہ بوجھ کو

کہتا ہم اجازت نہ اٹھان تھا

حال دل سی مری جیت کہ وہ خبر دینا  
جو عس جابی کہ گنجی مری دکھ دینا

خردم سر کو ہی محرم اسرار تھا  
وہ کہی کہ کئی کوئی سزا تو نہ دینا

پیارا تھا نہ ہر دو لطیف

دل کو بس و ریکہ نہ اقرار تھا

میں سو کہی کہی کہی کہی

کہا نہی شب تہی کہ وہاں میں رہتا تھا

شب تہی بزم میں سودا کو میں جیت دینا

کچھ خوشی کی سوا اسکو سہرا نہ تھا

جگہ سی دکھ تو ہی دل میں کرتا تھا

میری ہی شینہ کو سینگ میں ہکا

خوب عشق فی حسن را کی شمع حسن

جو تھک دل بریں فہم نہ تھا

جس بزم میں بنا کئی وہ نہ کہتا  
غیر فی حال میں کہ نہ کہتا

آج میں ہر پروردگار سے کہتا  
وہ بند پروردگار میں نہ کہتا

کافریت رکبا میں ریو  
وہ شوخ آج ہمسایہ طرب نہیں  
سودا بہر آن تیری آکھن ہر آن

دوست ہستی با بن تیری ہو سکتا  
نہایت سنا میں جو کچھ دوسرے کی  
عالم کی رو بنی میں کل کچھ ہی کہتا

نکری ہوئی جگر کی تندرہ پہلی کون  
خواب دل کسی ورنہ آفاق یہ کیا ہوتا

خاک کا تہہ ہر کوئی تکتا ہو چکا  
نیرنگ کو تیری کہتا میں نوشتن جان  
کیا نوشتن فہم کر ہی عالم کا الٹ کوئی  
رو منور نازا ان کی صباد کو نہ پڑی  
ای بخت خواب گہمی تھوڑی لای  
جون ٹخنہ ہر چمن پر تیری مفید و کا  
نکعبہ کیونکہ جارت شیخ زنی دلی

کامیاب ہدایت اپنا تلو ہر گشت  
موان زخم دل کا لیکر ہر گشت  
حاشا نوشتن کی کتا ہوتا کہ  
جو جوت کفر نفس کی کل توتی  
ایک شبہ جاری چشم بیدار تے  
راز خوشی دل اظہار تے  
جب بدای کسی میں ہنسنا کہ نہ ہو چکا

سودا کی شاعری کا مفکر ہر دن دیکھا

آخر کہ کام جیکا اور لکھ نہ ہو چکا

رہے نہ کسی کسب کے مال آہا  
ہی بی صدیوہ جیو جیو جیو

سید سحر بن دعا کو لایا جو نہ لکھت  
کو نین تک ملی تھی جسہ لکی جھکونٹ  
بخشش پر وہ جہا لکی اسی تھی ہر  
بہات اپنا گلشن بن بن نیکان  
منی کا ایک مہی دان صفت لکھی  
نہان ہو تو اس پر کر چھکونٹ  
اوتاب فہم آئی وہ صاحب سہی  
دینا ب میں کل ایک ست کی زبان  
احمال دیکھ تری می شرم ہی جی

کہنی لکی اجابت کہید ہر زبان  
قسمت کہ یک نگہ برا و سکو سن وال  
لیکن نہ وان زبان نکات فہم  
بویا تو نہا ہو سس ہی لیکن بلال  
اک کی اونہ کیا وہ تہہ کمال آبا  
کو ہر کالنی کا کب کمال آبا  
کینہ کی کی دل ہی جیکو نکال آبا  
یہ شہر اس جیکو کی کیا حال آبا  
ای محنت بھی ہی کہ یہ نفع آبا

اکسیر ہی تو کیا ہی وہ شت خاک سودا  
خاطر میں جب کی تہی ملال آبا

یہ کو نرا بخشن اب بدنی بہا آبا  
نویہ غیچکان موسہ بہا آبا  
قسم کھانی ملی کی شیر کھ ہر کر  
برکات آمینہ ہم اوستہ صاف ہو

کہ است کر ز کحل غلنی زیر بار آبا  
ہر ایک تار کچلشن میں کر و آبا  
کہا نہ تہ فی میدان ملکین اعتراف  
جو بینی دل نہ کسے شکر آبا

چاکر کو چشم نر گنبین کی  
ی ہیں بانگی کی کیا سر جو نہ جا  
نماغت نہ کیا تری مشہرہ آفاق  
ہوا کی واسطی انصاف تو کرو بارو  
ملک بوسی کی کیا عیب ملک

سمیت کر یہ کسان ابرو ارزا  
کو کل جب آتا مجموعہ ہمارا  
و کر نہ میں تری کوچی سی لاکہ بار  
پیشہ نجد پہ جو یون کچ کر گئے  
میں سادہ وضع ہو بن دل بھری

جس کی دای میں سودا کی یون نہا  
کہ ایک شوخ کسی سیکہ کو مار آیا

نہی جی جا کی حالت نہیں دیکھا  
نوشی وہ ہر ایک ستار میں لچا  
برسم کری جمعیت کو بن جو پھین  
واعظ تو سنی بولی جی جس وز کی  
ی ہر جسم ہر سودہ الہاس شوخ کو

ہمیں اوسنی ہر خاں بیا باغ میں دیکھا  
جس نور کو تو فی رکھنا ان میں  
لنگاوہ تری زلف پر کیا نہیں دیکھا  
اس وز کو سنی شب جوان میں  
اکتا وہ ہر تھا جو ملک میں کیا

سودا جو ہر حال ی اتنا نہیں  
کیا جانی نوئی اوس کی نہیں  
نہیں ہر سے نہ جو کا فہم  
نہیں ہر سے نہ جو کا فہم

کمال بند کی بندگی عشق جی او  
جمن من شاخ سی جون کل بالی  
سرسکے شمع نہا بن کہ انکشت  
رسان طایر زکات خفا قدم لیکر  
مخاشن ابل چمن جای رشک کی سودا

کہ ایک زن فی مہ مهر کون غدا  
مین تری ہاتھ سی ساقی سرفرا  
کدہ سی خلق کی کرتی نہ بھگتو نہا  
ہر ایک کیک فی باری ترا حریق  
کہ زندگی کا انہوں فی میرا نام لیا

ایدھر شروع کیا صبح نہی ٹکلی فی  
او دھر بہار سی ہر ایک کل فی عالم

والہ کونہی چ پشم کی آزاری را  
چو تاجور لعل سی تو پہا دل خطا  
جہان رہی تر چمن سس سی ہار  
جب دی ہوئی ہی قابل شمشیر وہ کر  
سو کھانہ ایک بیل میرا ہاں آو استن  
کھیا ہی در پہ تری کو جی کھی  
اکدرو زکات فی اکو شمع جی  
بود نہ میرا حق بطرف ہی نہیں

عسی وقت تھا نو وہ بجا رہی را  
یہ مرغ دل عیش کرتا رہی را  
بیل کی کل نظر میں ملی حاسی را  
چھاتی پیری مرہم زکات رہی را  
بہد عشق میں یہ دیدہ خوش رہی را  
ہر جہت تلک جیال بس دیوار رہی را  
نود ایک دیکھنی سی انھی غار رہی را  
بہم ہوا خلق پہ اظہار رہی را

سرتا تو دیر بر ای که چهر یکا جی کب

هر عمر اوس کا شکل سی بر ای را

نکت حاکم کی چور کی غافل بخت

بیدار سجد و نکی خوشا حال ز ادا

کمال کججه مکہ کی لکی کس طرح سستی

کیا کرا بیان نی سرک سنی پیم

ہوا و نکی سچ بر جو سوئی تو کیا ہوا

کرن بچن سن انکی اکہین لرایان

و جی شکست خواب ل بخت کو فلک

بجھائی سے سری جوشی کی وہ شمعور

عبدالرشک میں جو ہاشم و و کلا باز

آوارہ ہی تہا ہی کہ جانا ہوں جس

مزدی میں شب و روز نہ سن کل میں

آخر تو پرسی ہی کہ جانی ہنسک

ایک سم ہن روس کہ جرات

کچھ ہی سی ر بط عشق کا دان

جا کین کی بخت ہر ہی کہ ہو و بکا

ہمیش ہی کہ تو ہو بنی سچ تنک

رکس کا اور کیا ہی میری طرح

بای طلب کوئی غرض اسکا تو شک

یاد و کو تو کسی کہ کرا دان

تشرہ میں ہوں ہر اکہر ہو و کلا باز

بتا ہی ہی سوچ کہ کھر ہو و کلا باز

کیا جانی ہو وقت کدر ہو و کلا باز



آخر نو چری ہی وہ سد اخیانہ  
کبھی ہی کشتی ہی بھی جبر کی ہر شب  
ماہی ہری سہی بہ کئی کبھی

اب ہر ہی کہو اسکا نذر ہو ویکار  
اب ہر ہی کہو وقت ہر ہو ویکار  
اوسکی ہی کہو ملین اثر ہو ویکار

دکھو کرا سکی نو گرفتار کسکا  
اسمیت نری سودا کا ضر ہو ویکار

ایمان ہی جو مونہ بہ نری آویختا  
دیکھی ہی مونہ نیرا تو یہ کہنا ہی شرم

زیکھی تو بہر نگاہ تو حل جانی آفتاب  
یار بیتی رہن تو سما جاوی آفتاب

کجاسی سر سہی نری ناد ہو اسی چرا  
وتھانہ صہ لہسا پا روض سما کی پردہ کو

بزنک و دہنم خون خاک کی ہی شہزادہ  
مین کی آکی سہی سہی کو ہی سوا کی آ

کیونہ جری پری ہو یاد کو نہا نظر آ  
نصیل کی ہی لیک کلاشت تیرا کسکا

کیفشت آباد ہو ہی کو نہ کلاشت  
ست ناخانی من سانی من سانی

ہندوین بخت برست مسلمان خدا

بوجہ دین اوس کو کلاشت

سرخ و زین لای می مروت گاه که پیش  
و ده جوی نگینک زین لای  
جایی که عاقل دوت روی خلود  
آوارگی شوی چون موهن اساکه بعد  
خاک کو تا که پشش تو کر سکی  
سودا می شخص سلکی نشین آزرده

معه دم می چاه می چشم جبارت  
نش کو چو رکهر موی می چنار  
آینه وارد کور که به بنی صفات  
هر روز میری خاک سی هوا کما  
جون خضرست که با یو آفتاب  
ای خود پرست حیف نهین بود غبار

نظر آبی می بسی که بیند بین  
دینا کو کو کتب دینا خستق کو کوبی  
حسن من شوری به جامه بی که هرگی  
اول کیون میری خوشکایا هوا  
سمجها لک بر پتر کی نادان شرنکا  
با در مایه من به چشم می بهان کور  
نه کر فای میری خاک بر کما بعد کرای  
کوبه در او کو می شری چا

کبهو کاه می کو خلق المی کنای  
به از یوسف نظر آوی کی در فسان  
نظر آبی می پاک جوی کما در مان  
ملی می او سکی تری شری پکان  
بنا کی کیون یا فردا کو به من  
لای می معنی در و پنجه مر جان  
نمای آفتابی و عد کی می جانی  
کوبه غلام که کوبه می کوبه

سودا اگر چه و کون لاه سخن می  
 پانی بود کئی میری او ناسین کاره  
 می دیکهی خوشن شمع کی بهار  
 بعد از شباب یون تیری که بیان  
 و هزار سحر و دهنین الی خونگی  
 کل نیست بهار تری شمع صفت زور  
 آنکه دهن و دیکه که شعله هی توار  
 دنیا بهی شک بهی میری خونگی

چون غنچه سوزان هی کی  
 باغ هی چون صباقت سحر  
 اگر تری شمع دیکه دیکه  
 هونای روز کیف شراب که  
 با بوس کو میری جو به لوتجا به  
 و یا هر یک کل کلهی لک  
 آرام دل جلو نگو نهین هی  
 بهی شمیم زلف ک که ختن

سودا این ای بابی خا که کچه کون  
 ایسی هی کی که که دهی شکی شکی

شمع بهی بهی سحر کی  
 با بوسه با بوسه با بوسه  
 شور رها هی میرا کوچی تری  
 بهی بهی بهی بهی بهی

کب کبی لکون ماری دلمین  
 کچه تو ای خانه خواب با بوسه  
 بهی بهی بهی بهی بهی  
 سبیل بهی بهی بهی بهی

کهر گرانسانان فی دکن سر فکا  
سکبه لی زلفوسی نری انی کله

تور کر کعبه کو به و الدین من جانی

حای کل توری ہی کلین باغن باش کل  
کجه نظر آتی ہی ایسود ا بهار آنی کل

نهمین بهت هی کشی بین اوفات  
بوها جو نام بر سین من دیر کله  
منی زیکا جبهه ستی تنها نمین قریب  
مل کراس من سین سمجه کر نکاشان  
به ظاهر اکلام کا کتا ہی اکی طح  
کسی ہی موی توری اسپن شج

جون نون کی دن نوکله زتی ہی بر  
کمنی لکا خموش که ہی بابت  
سجی لکا بهری هی به بند و سطل  
سیا دلک رت هی تری که استنج  
اعمال عشق کی ہی مکافات  
دار هی لکی هی شانی کی

سودا نخل کر اپنی تو اب زندگی برحم  
هماس جو اکی طرز ملاقات

سرسر زخمی ہی قدایه کبیط  
طفا رک خشک کا دیکها هی کپور  
فی قدیر کا به ملک سم سی کو

نالہ کرتی ہی تو میری دل فکا کبیط  
سی پیری ہی او شوق فکا  
بنج اگر جو بدن اپنی ہو کتا

بانه رینی من ہی کب دلف کسمی خان  
بہ فروتن کی ہی جون نقش کسمی خان  
دیکھتا ہوں من تیری بزم من ہر گاہ

سرمہ رہ خلق کی ہو کر کل و کلا کر طمع  
کو نظام نہیں سب دی ہر گاہ کار کا طمع  
طلب رحم کی نظروں کی کہ کار کا طمع

سودا بازار میں بھی ہا متاع و لکو

ات کئی دیکھی ہی جس خیر کرم طمع

بہ زندگی میری وحشت کا تکی صیاد  
ملک کسی پس نہ اگر اوپر سچھ لیا

قبض بھی تری ماہوئی تنگی صیاد  
جمنیں ابکی نبت آب و زکائی صیاد

لی آئی در پہ تری جو ستم کشان نواد  
لی نہ وہ نہ یو مار یا میری

کیا ہی قدر کو میری نکل رہو انجانک  
ہر زرب کوئی بڑھ من جو ستم

نہیں دیکھتا ہوں جسی ہی وہ آج  
ہو وہی او سکونہ حال عبت کسمی خان

انچوہا کسمی خان ستم کشان نواد

ہوئی کسمی خان او نہیں علی ایجان نواد  
کئی زمین سی لی تا با سمان نواد

نہاری ہا سسہ سی ای جہم خود نشا نواد  
جمن جمن بری کرتی ہین بیدان نواد

تھادی کسمی خان کسمی خان ای بیدان نواد  
کہ دیکھ کر بھی کہتا ہی شوق مان نواد

بہ دوستی کسمی خان ہی دوستی کسمی خان

د بهرې د کونځو شني هي موجب له ام

ليانه کونځو تېرې شهره گېڼې پير احوال

نستم هي ځايي ځايي غنډ لېب سوداځي

برکت افضر نه پامه د کړي

که بهو کړي کي هرگز وه نا توان

کهو هوايې کړي مرغ نيم جان فرمايد

که بهرې پکېس نه لايه هوايې خان فرمايد

جو توکيا کړي ملکي هرزان فرمايد

جون بهرې بل طرف نه نستم د ځي

رکې نستم غم کو خندا سهر د ځي

رڼم کلکون جوړ که پيښه د ځي

يارب اس سوز کو کهو تو کړي

خنده کل زهې کړې شتم هي ځي

ملک نه پيړي د وخت کا بهر د ځي

نستم يارب نه پيښه د ځي

خونده نزدېک ماري ره جو اهر د ځي

خونده ځي هي يون بدل نستم د ځي

کړي ځي بس غم من ځي د ځي

کې نري د کو پوځي هي ځايي پيل

پيښه د ځي من سينه کي ميري هي جو سوز

ځي د ځي نستم هي سدا ناستي د ځي

هو ځي د ځي حرم هو ځي نه د ځي

نکته د ځي هو ځي هو جو چمکو سري

کيدن عقل يي اگر پيه کها سوداځي

ليکن انما هي که و د ځي د ځي

حکا مثر د ځي د ځي د ځي

دیکند تنها امید هر خدای در  
رخشش کامیری بنوهد باعث  
غیر و نسی مگر که گرم خوشی  
پانی کو جگه نو دلمین او سکی  
بسترهای رقیب و دان تو ای بار

دل خالی کیا بین آه هر که  
آجانی دی یار و باز کرد  
میری دم سردی دوزخ  
سودانه تماشش استوار کرد  
کچله خویشین نه کهر بن کهر کرد

جوشش می میری خونگی کیا خوش آید  
شبه باندی کس امید برای سینه  
سکو گذشت چمن کاهی و مانع اثری بمان  
دل غمزه و بگه گمان خون گرم که گشای  
خوشن هوای منده سیوایی گلشن  
شور نه گرم نوازی که اولیت همی بمان

برین بین ملک به بی شین سمانی تنی  
آتش کل سی کوی و غمین بمانی  
کینج کرمیرا کربان سمانی آتی تنی  
کیون نموی جز آنات ستی تنی  
خاند کبر تما خالی بلانی تنی  
خفت یکنای صباد جانی تنی

بسته حافظی سود کا نیمی آتای جم

اکتوف ناهوی و اولیات تو آتی تنی

بم تل سیری سیاب کیم تنی تنی  
مکون زن کیم سیری ذوق تنی

خدا گل کی گاہی بیباکو کو قتل عام  
آہ ایک عشق کی موزیک کی مستی

بیبا

مید بس بکھو نو سکھو وطن سس  
نن بگا کرن ہی تو تن ہی کرن ہی  
وہ مات کیوں کہیں جو پوچھی دیش

دل لہ لہا تر ہتی من و بکھ جن سہی دور  
عجب شہ کا کی نندہ فائوس کی طعن  
پوچھی سہی وہ تو ہم کس آندوی دل

نہا نہ اسیا دور

کعبہ سی کم نہیں چاروں دیو  
پوچھا میں کیا ہو گی لا کا خیر

شیخ تک چشمہ شفق سی کر سیر  
بیوی بہا خیر کو زکوۃ حسن

نہا نہ اسیا دور

رو راسی کونسا کہن بن طور کا چار  
مڑکان مری فی دین بن صفوی کعبین  
جہانی کی جہ کی ساہی کب جہاں  
حاضر ہی پوشت کعب میرا بہنم تو کہا  
بہر بھو بلیان نہیں جہاں نکاح  
کہہ شہ سی دھڑا رہی کہ اچھا

ہی دیکھہ کل روی زمین ہو یا چار  
برنگا بھری فی ولو گوا اولت و با  
کھا شکستہ روی کہ مانتہ اسی  
خواہی تجھ سی بہ شاہی کو بیفک  
منعم ہر سہی عمارت کی فکر میں  
چہرہ ہم کی پتی سہرہ شہر کاں کی



سودا کی سو دا کی خاک بر  
کمل ہی تو لو تہتی ہن کر بیان کو ہار چار

میلہ نہیں ہوا ہی عمار کفن	کجا قتل ہی تو کر ہی سخن ہنوز
ابا ہو بسا کہ ہی رکین در ہنوز	کلیونانی دیکھ شوخی کلپین کو اسفند
دینی ہی بوی دور نسیم چمن ہنوز	ترا جلائی آتش کل سی دل ہزار
کتک دیکھ تو پر آب ہی چشم نکل	ایک شمع کہہ نہ غم بر وادہ بھگو
آلی ہن بار سال کی سب رنم تر ہنوز	آسی ہمار دیکھو طفلان سنگدل

صدی نری کیجھو کشن میں کدز  
اوسدن سی جاگ کرنی ہن کل

بلبل کی خونخا کلیا رنگ و بو ہنوز	خشبہ کرناہ سن کل شست و ہنوز
جانی نہیں ہی جھسی نری جھوٹو	ہمہ صبا کی خاک ہی میری ہی دہر
ترہی ہی خونین دلی میری آرزو	غیر سنی رنگ و بو کہ سا کل چکی
خاک تر ہی نسیم ہماری ہی نہیں ہنوز	جہان تک اپنی ہی گرم ہو جای تو

سودا کا حالہ تونی نہ دیکھا کہ گیا ہوا

آئینہ دیکھ آپ کو دیکھی ہی ہنوز

سودانی بر سر کوه  
بند کوهی بر سر کوه  
بستان هم سبزی بر سر کوه  
سودانی بر سر کوه

مردان کوهی بر سر کوه  
شکر کوهی بر سر کوه  
بستان هم سبزی بر سر کوه  
جرا کوهی بر سر کوه

ب زرد سبزی بر سر کوه  
ب کشتار سبزی بر سر کوه

بستان هم سبزی بر سر کوه  
ای الفست حین بر سر کوه

ب کوهی بر سر کوه  
ب کوهی بر سر کوه  
ب کوهی بر سر کوه  
ب کوهی بر سر کوه

ب کوهی بر سر کوه  
ب کوهی بر سر کوه  
ب کوهی بر سر کوه  
ب کوهی بر سر کوه

ب کوهی بر سر کوه  
ب کوهی بر سر کوه

و م م ز بهتای دسی نشی من نری  
ن چور کاگزون نری کو چسکی  
نکشتل عشاق پ انداز تبسم  
نصاف ہی بد وضع ای نری عالم  
ست دیو و جرم کا تو سمجھ سچیدیں کو  
سو دیکھ خالالت بن چمکی ہی چمکا

نکستل عشاق پ انداز تبسم  
نصاف ہی بد وضع ای نری عالم  
ست دیو و جرم کا تو سمجھ سچیدیں کو  
سو دیکھ خالالت بن چمکی ہی چمکا

نصاف کو خست بنی سی فرو تیکھو  
اسد لگو دیکھ لون دو جھان گھنٹو  
آئینہ وجود و عدم بن اگر تیرا  
بہر کر حسن و عشق کا جلتا ہی ناکج  
طرہ کا گھل گئی ہی کرہ ورنہ اسیم  
کدڑی سو کدڑی اہل زمین ار سرفاک  
دل لکی تھپی برق کی شعلہ کو بجلی  
اکلی نہ تخم مرغ جن کر سکی کلاش

دل ایر سے ہتی نو کسی سی رو ہنو  
سودا تو ہو وی نہ کہ جب گھنٹو  
ہرود زبان ہو وی تو کھن گھنٹو  
کر کھنکھن سین جانی کی نو رو برو نہ  
شور و طع مرغ جن کھلی ہو ہنو  
آئینہ یہاں تلک نہ کوئی ہو برو  
پروری یہ کہ اوہ کہ نہ ایسی ہی خوں  
ہم خام فطر تو سوسو

سو داندل کی قافہ تو س غزل کہ

ای بی اور تو در دہ سیر و بند تو

ہر بن تو دوجہان سی پہا پی تان ہو

رزدہ خط و ملی جو تم جسم سی جہن

ہو دین نہ ہم کہیں کی اگر تو کہیں ہو

بیاری تمہاری ماتہ کی وہ سنین ہو

بیرا تو سی کو دل ازار کہہ کو

غرا داد کا ہنسہ ہی دل کاہول

شیرین تو کہ کن سی نکالنی ہی ہو

بڑی صا کمان کیج غنچ صبح کو صبا

نہ لوا موافقت کا رستہ ہی بار

عالم کی لکھو سی تو آتی ہی ہو

سنت نہیں کو کی میرا کہ کہہ کو

تم ہی اگر ہو سکی خریدار کہہ کو

کہ انجان کی اس سی ہی ہو کہہ کو

کہتی ہی جاو کی سوی گلزار کہہ کو

سب جو مخالف ہو کہہ انکار کہہ کو

ہند ہی کی کتے کا کتہ کار کہہ کو

دو ہوا پانچ ہوا ہو جام صہیا ہو

روا ہی کہ تو پہلا ای سبہ الفشا

نہ راہی بار دل ہمارا ہی

ہوا ہی پر ہوا تی ہوا و رو دیا ہو

دیا ہی زہر چھپی رنہ عشق بوا ہو

کہ ایک طرحین دھوی رنگ دیا ہو

جو تیریاں ہیں وہ لودا کو مفتخ حبسے  
سیاہی زار دوشی منای دیکھی ہو

بوی عین تخم کل کو جهان دین قوم ہو  
نہی جگہ فایہ کی بجائے سیب

بالون جو غدر قفس میں توبہ ہو  
بہ جا ہی دہ جهان دم عسی سوم

ی نالہ مس یک ہو نکل کر جگر سی تو  
دین مکان شک سی ہی دیکم راہ

دستی کر چکا ہی اثر کی نظیر تو  
ای تخت دل جرانہ دل انتی سوری تو

سختی کا جام کی کو کسی بام جم نہ  
کتنا ہوانہ قافلہ دنیا میں اس سوا  
کیا ربط خوری سی کیا نند لعل شک  
ہی مرد وہ کوئی کہ جو اس نرم سی  
یو چاہی او نہیں ہو صہ میں غر حلفت  
پر واز نہ بجلی وحدت ہو اور دیکھ  
ما ہی جلی ہو د کو تو خاطر میں پھی

دستہ ہی طاسم حمان ابی کیم  
جو بہانہ اوتہ کی سوک دیکھ  
پانی ہی پرورش مری دل ام کیم  
نند شمع سر ہی لکا کر قدم کیم  
یادیر پیر ہو یا سر علم کیم  
نور جواہر در ہی شمع کیم  
ایک وقت میں بلاتہا بہ

دوست کہہ ان کہ ربط کرین کھلایے نسیم  
ہن آشنا چہرین ہم اکتری دگر کہ

نود اعلام لطف و محبت ہی رہا ہن

کتنی اوس سی خرید ہی دام و درم

ہنسہ ساقی کہ ہر ایام کب آتے ہی یہ	فصل گل کا کچھ کسی دن چھٹی جا ہن
انقدر بکلی ہیں اظالم نری مگر کیج	ولیر انکا ہی زلفون سج برکات ہن
یہ بکار زونستی سمون آہ بونگہ کیج	موند کاتی تم نہیں اور ون بہ خنجا ہن
دل تو ہی آفت طلب سے کور ہو جاوین چشم	جو بدامنتی ہی نہی اکو دکھا ہن

عیت عشق آکی ای سودا بر ناسی بیکہ

شمع سی اپا ہی لٹا دیکھ جہا تی ہن

پیار نہ ذرا ہی چھکتا ہی فقط کر دلی	جلوہ کر نور ہی اوس مگر ہر مرد
زخم کا طبع زمانی میں تو کات اپنی عمر	رویا یا بس پراشانی گنگ در کت
تبع جو پر کرین قبضہ فولاد و نصیب	زہین صاعنہ ہر کہو نامرد کت

دلو جا ہن سی کہ خاکرین نند جتا

ہو کبی جان چو ایکضی ہر کت

نور کچھ غائب بل ہر بہت مخفہ	اس غفر غبار ہر بہت مخفہ
-----------------------------	-------------------------

جست خوش هو تو دي کمالی یکا پست و خفته  
چپت تو بدی دین بولی توان پز  
صبر و دل و طاقت دین دیکه او کسی  
اسد و سبب دیکو صحت جو کو کما سی  
سن نظم کو کودا یکا موند بهر کما سی

رخش کاکون کما سین هی پارسو  
خاموشی هن ده خوبی کما زو  
بین حکم نوبت اینی ده چار سو پز  
آزار کو دم چار و سهار سو پز  
آفاق هن و شهادت انوار سو پز

غریبه هی منت کرم هم پز  
هر گری با جفا حسین هو کسی  
سبب گشت کو بر سر کما عالم کی تو  
سبز خط کما نری و منت مجید خلق کو  
دیکه کما نازی بنا خانه مشرب کما

دیکه لباس تنه دین منی صنم واه  
او کسی رضا بن سدا کندی جو دم  
مکت تو ابد برهی کما و ابر کرم واه  
سنگی کما طوطی باغ ارم واه  
کمتی هن سبب کن دیر و حرم واه

جو کما نینی سی غزل کما کما

اوسن به پزین کما هو نالوج و طلم

در با جان چهاری هی ارباب

جست کما کما دینی خیر تنه

علی بن ربیع، تری سبب کا وہیں  
رفیق یہ صاف لوگوں میں راست  
کسی سے ہی تھک سہی بخیر مثال  
ظہر قوی ہی آگے تری او سکی  
عکس تری کی تری تنگ مکہ کا دوسری  
خود دانی پسدا اہل عالمی سودا

حسن کی بیغ سی پام ہی خیر تہیہ  
رہی ہند سنگ میں پہلوی شہر تہیہ  
ہم بھی ہی آب کو ہم چشم تہیہ  
دیکھی ہی ٹھکوا بندہ زوگر تہیہ  
مونہ بہ فولاد کی رو کی ہی سہر تہیہ  
ویدہ پر آب کو ہوتا ہی نظر تہیہ

میکری ہی میں نہ ہی شیشہ کران شیشہ  
می پا کر جو ترقی ہو تری بخشش میں  
دیکھ کر ہم میں یارو کی زور طاقت  
عیش یارو کوئی بچید کی نازک دل  
ساقی متا کی سہا ہو تو او دم ہی  
جسم نہا کر و دل پرین رکون ہوں مجھ

چین سنگ میں دیکھا تو بہان شیشہ  
نیغ منت کا لہو رنگ ان شیشہ  
شور قلقل نہیں ابر ز فغان شیشہ  
اتہہ سے انکی سدا کر یہ گمان شیشہ  
ساقی بیش ہی جدیر کو جهان شیشہ  
جام کیدہ ہی میری پس گمان شیشہ

بادہ پتہ نہیں محبوب کو ایم سودا

عاشقان کا کر و حسن جان شیشہ



ای زلف من در میرامت کیخسرو  
مین بکشدی که گشته تو کهر نه نکلا کر  
رضایک این مونه پنا بدی حیات  
ای تاش که توبی که خس کو سری اپنا  
کدیمار یارت کو شیخ مین بچو کا  
دنه همارا ای مضمی که ای نوای زهر  
هر چند که سب عارف مضبوط من جلین

زخیر نه کهل جاوی نهی که نه دیو  
اب ترقیا مت کی کهر ای در خانه  
تایم ای کلهو او کا هر که در کا نه  
هر چند من کشته من هوای مونه  
پهوی مومی مستی من حیدر نه میانه  
کیدی تری دارای برستای شیده  
حس که دهوان از نهی کلهای می دانم

لستی یاوننه که سانی میرای میونه  
بنای او تده کئی یار و غزل کا خوبی

آلای اطح دیکوین کن اکلهو میانه  
کیا مضمون دنیا سیه را لودا او دیار

هون سره کورسی ده جبهه تر آوده  
آب شه خون بی دل و سخم کی و کا  
میس میری دوتی بر آمانی بر کشتن  
جاءش به لهرای خون قتل ناکا

فرکان نهی جیکی بکر آوده  
خوشه نهوا جبهه س دمان و آوده  
تیکه بی ای کوی قتل اثر آوده  
هووی لب حشم دل نکو آوده

زایش منی چون کیو که خون کجا  
 است از منی کیو که خون کجا  
 و ایس که منی کیو که خون کجا  
 بهر که تو حال اینجا که هم که منی کیو  
 آنکه من تری که منی کیو که خون کجا  
 است منی کیو که خون کجا  
 جب من منی کیو که خون کجا  
 لیکن بهر که منی کیو که خون کجا  
 است منی کیو که خون کجا  
 منی کیو که خون کجا  
 است منی کیو که خون کجا  
 منی کیو که خون کجا

نیم جان به تری چشم که منی کیو  
 است منی کیو که خون کجا  
 منی کیو که خون کجا

منی کیو که خون کجا  
 منی کیو که خون کجا  
 منی کیو که خون کجا  
 منی کیو که خون کجا  
 منی کیو که خون کجا  
 منی کیو که خون کجا  
 منی کیو که خون کجا  
 منی کیو که خون کجا  
 منی کیو که خون کجا  
 منی کیو که خون کجا  
 منی کیو که خون کجا

منی کیو که خون کجا  
 منی کیو که خون کجا  
 منی کیو که خون کجا

بسیار بگویند که عقیق گردانیده است  
بسیار بگویند که در دهنی بری بگویند  
خوب است که در دهن جهان جهان بگویند  
نمزی باشد در دهن آب بگویند که بگویند

خوب است که در دهن بگویند که بگویند  
بسیار بگویند که در دهن بگویند  
ایک نشان بگویند که بگویند  
ایک نشان بگویند که بگویند

چرا که در دهن بگویند که بگویند  
بسیار بگویند که در دهن بگویند  
بسیار بگویند که در دهن بگویند  
بسیار بگویند که در دهن بگویند  
بسیار بگویند که در دهن بگویند  
بسیار بگویند که در دهن بگویند  
بسیار بگویند که در دهن بگویند  
بسیار بگویند که در دهن بگویند

کالی که بگویند که در دهن بگویند  
بسیار بگویند که در دهن بگویند  
بسیار بگویند که در دهن بگویند  
بسیار بگویند که در دهن بگویند  
بسیار بگویند که در دهن بگویند  
بسیار بگویند که در دهن بگویند  
بسیار بگویند که در دهن بگویند  
بسیار بگویند که در دهن بگویند

بود که گویند که در دهن بگویند

بسیار بگویند که در دهن بگویند

دلی کچھ اپنی سر نہ پھان خاک گرتی  
باد کون کل ہی تر اچسکوا باغین  
بیان قبول کہ چند کت عاری آہ  
خانہ خراب دل قوسی ایکین میں کیا کون  
دندانہ باز بزم بتا نکا ہوں جیسی  
رستہ بوجہ یہ کہ رات کتنی کینو کی مجھ پر  
نہ ہرین کہہ تاکہ بی اسکی خوش سرا  
سودا کھا فنا کلو یہ خطا اسکی بارین  
سن ری معان جہانین عاشق جیو  
شیرین فی جوک نہ کیا کو کین کی سر  
عہد ہی پر اسکا سکتی نہیں بس چرخ  
مرانی رات شمع سے اپنی جلی کی صبح  
میں نازہ کچھ کیا ہی کہ ہر لمحہ کہ میری  
ترنہ نہ ہی نہ وعدہ کی فریاد فی تری

شبیم ہی اس چمن سی ہر چشم کین  
زنجیر کئی موج نسیم سحر کین  
سینی سی ارمغان ہی بخت حکمتی  
جیسی ملا بی جانہ ہی یہ کہہ کہ کین  
تو ہی نظر پر امیری جید ہر تہ کین  
اسر گفتگو سہلا نہ پیاری کد کین  
نہ ای کد ہی نہیں انہوں جیو  
جس وقت اسکی جا ایک اسکو خبر کین  
مشتوق سی اسی روشن اسکی کین  
مخون بہ کیا جفا تھی کہ لیلی نہ گری  
وزانہ اسکی حال بہ کل کہ نظر کین  
نکستراو کئی یکلی صبا دوستی کین  
آواز آہ و نالہ تری کہہ کہ کین  
دونوں سے تری آبرو سی ابر تر کین

لو هو سبسی تیری مری کی دیوار کھر کر  
دکھو تیری نہیں ہی اگر تار و در و جر  
القصہ خط کوڑ و کھید و فی کہا کہ خبر  
شیرین کا اکبر نہ ہو ورنہ پارا  
یہاں کتے کتے میں بکسی کی مچھونک  
باری ہو ای خون رکھنے دینی و قصہ  
خاتم کروڑ مس کا کر بیان ہو اچانک  
بروانہ کو لے آئے خدا شام نشہ  
یہ کہتے کہ قطع نظر اس سے ہی  
میری اہو سے ہی سیر دیوار کھر کر  
ننگوا تو کیوں کر ہی میری نہ کہ

انکھوں میں خون تیری بر  
تو کا عشق سبسی تو میری دیوار کی  
تیری ہی دلی مہر سخا فی کہہ کر  
لیلی جہ بر ہی وادی مچھونک  
او کی اس رخا سے باہم بکھر  
یہ کی پورے لاکھو شتر کی  
یکے لے لیب کر اجل اپنی سب سے مرگ  
و فی ہونہ برہم سے وقت سحر کی  
جہ سے جہاں جہ کا طاقت اگر  
میری مویخ خون میری برون دہی  
تیری کتے تھن میری لہو سے ہی

تیری ان الفتو کنی زانی کید ہر  
چین مد نویسین خانہ رنجیر فی جہاں  
کیا جانی ہی کہاں ہی زبانی کہہ کر  
مواہم ہی نہیں کہ دیوانی کہہ کر

[illegible]

وہی نہیں ہیں پر نہیں کہ جھگڑی ہو  
لخت جگر کا نقش کو گدگدہ ہو  
افواجِ فاجر کیا زیرِ رسمِ بری ہو  
وہ کیا تھا پہلو کا نہشتِ نگرِ ہو  
سفلیت جو بولاتی ہیں کو تو کہ ہو  
اوہن تو ہر خدائی کیا مسمو ہو  
بہی ہیں ایک شیشہ دل سے ہر ہو  
گوریاں ہیں پتھر و لسی دامن ہو

اکابر ہیں دن بہا کر کہ یوں یوں چلی جا  
 یوں ہی ہول ہل کا خیر اب کی خیر  
 دیکھا کہ گت سوز مانی کیا کچھ دیا  
 دی شمع بکھڑا کر کیا ہنوکہ

سر رکھل آھکی یہ سپہ سجن تم بھی کی  
 دلی چہری خوان ہوئی ہوئی اسلامی  
 جگو دیا کھڑے سین دے چہ نہ کی  
 پروا نہ مراغ تجھ سی ہوئی یہ جلی

لاکھوں ہی دل قدم نالی چسکی مانی کیسی  
 ہو دانتوں پہی دیوی ہی بسا دل آگنی تہ

ہر گیسو پر زلف یک لاکھوں جتن کی  
سکھانہ وان تری بالی لکھوں  
اور جی بس جتن سی کہ موج نسیم  
آوے اور او کی زر گل مفت میں

لیکن وہاں ہواں ماحک  
ہمیں تو ایسی قافلہ لاکھوں  
خاشاک تشیا کئی ہماری  
ای غنچہ فکر معین خون دل

نود اجہا نہیں آگ کوئی گھنہ نہ  
جاتا ہو ایک میں دل پر زوئی

جس بانی بند قہار نے جان کہوں دی  
جس میں کئی مدارات نہ کچھ  
ہمیں ہمہ دربار دارمزدانی  
سنبھل گیا باندہ صیاد بان و میری  
نہیں کوہوند یک سنا تھا قصہ عالم  
تہم عقد یا شہی کی دہلیز طرف کی  
نوادنی تری وار کی کہو سدا

صبا کی باغ میں جا کھلکی کان کہوں  
کہ صبح غنچہ کی تین عطر دان کہوں  
دونوں پہ ہو کی صف آرا نشان کہوں  
کہ ناگہی نہ پہ کوئی ندان کہوں  
لکھی جو کہنی میری دستان کہوں  
نسیم صبح نی آوے میں کہوں  
کو ارجہا تھی کی ای میرا کہوں

ہست کمان کہ بست دو بان نہ بھی

ایہ وہ جسکی نیت اور ہر وہ

نوزن من دوستی یک چنین برشته فنا  
کیمی که طرف چنین باز عشق من

همس بازه مایه دلکوی که بود که نهی  
بود از شرع و کلمه تپان آب و صبی

بوی جدا جلوه کفاسی و سوزده کوی  
تیری صفای روی که چو نه یک کب

با بدین سپهر شمع رات کو میری ایستی  
مشتبم که کرد عارض گل نشسته دوستی

و عده لطف که کونه وفا کجایی  
هر من تری من اننی نهی خجایی من  
کج قفس من من رکنی کسای فایدا  
بسته بهان کجایی تو را که حصول

لطف من نوشته که به تو بهدا کجایی  
بشده که بی کجایی چکلی رو به کجایی  
فج کمالیق نهی تو نور کجایی  
کرنا جو کجده هو بهین روز جزا کجایی

با و کرد هو جهان نم بد عاشر کو  
نصف ریزی که کرد بولی ای ایست  
نصرت ع رازی به لطف خداوند  
پس اگر زهر کو کی منان کریم  
چیلون بودا نهی کیونکی که کو شوخکی

کایا هی ایک ده وان حلود کجایی  
بهرت کی که نو تو دورا کجایی  
که تو حق نیک کیونکی اوا کجایی  
حال بن انبی سه امت را کجایی  
که تیره ترا استم و رسم جو کجایی



هرستون فل به پاشيم کاکي نشتون هي  
ي فلکي نه در غدا کوزين بن کارا  
درم به پاشي نه در غلط بهي هي افلاطون  
روز است کلدون غنچه کاخا موشکا  
برو به کل هي حقيقت مين ترقي بهي  
جو کجي مو بهي عيت شرح اي خا بهر آه  
کل ناستينم سي لي الهم کتر به پاشي  
اکبر غا زما او سن بر کسي پير سي کيا  
سنگي بولا به کهد مير ي طوسي او کوا

بدر زلف بهر شام هي او شرفون هي  
سرد و جو کجي بهي سزا کسي  
عقل بهر هو کاشي کيو جو نر به عيون  
جيد کيو سوسه کي بهي دل رخون هي  
قطره به پاشي رهي بار نو جسيو بهي  
ورنه سب ام کاستان کا چمن بهر غول هي  
کانه به مين غنچه لالا کيا بهي افون هي  
هي جو سودا کوي شاد و ده تر افون هي  
بدر نه خون بهر کرا بهي نه به

سرد کشتن هي نه کجه نشتون هي  
بدر به ملا فان نه بر به پونا  
مصر نه آه مير اسنگي کيا  
جوه کي نظر ون کوي شاه بورد

بدر هي قد کاني ري مجنون کا  
کس کاشنه لبي در غن هي  
کيت به پونا و ده موزون هي  
قطره بهر شک بهر کلکون هي

مجلس جوہی شیخ تو بہر  
ہرم عشرت میں تری حزن کو  
پتہ ہسکی تو جلدی یادان  
جو کت دیوانہ سی مت ای غافل  
ہست کر دیسی ہی کب سودا کو

پہر زارہ گرک افیون ہی  
نالہ فی پرتی مغتوں ہی  
ہسکی پر دھین کوئی غور ہی  
ہوین جانا ہی ہماں مجنون ہی  
ترک کو چہ ہی اوسسی امون ہی

گر تجھ میں ہی وفا تو جفا کا رکون  
نالان ہوں مد تو لسی پری یہ کی کمی  
ہر شب غم حور و ہر ایک دن سیامت  
ہر آن دیکھا ہوں میں اپنی صورت  
سودا کو ہرم عشق سے کرنی میں قتل

دلدار تو ہوا تو دل آزار کون  
یاد بمانہ یہ کہو بس دیوار کون  
ترشہ زلف و استہر و ستار کون  
تیری خدا کا طالب دیدار کون  
بھانسا ہی تو یہ کہنکار کون

سورج مال کی جہنی کا کچھ سونہ ہی  
ہرگز میں نہیں ہوں کہ یوسف کو نہ کون  
کو سبیل خرابی کی کہ کو پیری ہست

یہ کج روشی ہم سی فلک حسن ہی  
حسن ہم کو چھٹی عفتون نہیں ہی  
کھنکرات لب نہعت ہمار نہیں ہی

انفت من عاری ہی اتر چاہی کچھ ہو

ار چند و خا سیدہ محبوب ہیں ہی

میری کراشت یک نور نام دشتیں ہی  
چار اور دل پیریں اسب استی ہی  
قلک کو بی من نہائی کھی را انہیں ہی

سدا رنجور کا کبر و سطلی مجنوں کی شوق ہی  
کہ زخم سینہ کو بار خنہ دیوار کشتی ہی  
بہ ہم بر شمع کیا فانوس میں جلکی ہی

دل کی ہمارا جو نوس طالبان ہی  
ہر ایک کے دکھ بند و کاف کے ہنسا ہی  
اس شمع کا نور ہی سزاوار کہ ایک  
جو بندہ ہر چیز ہی یا بندہ جہان ہی  
بہری جو نوجاوی تو جوانی سستی ہی  
بہی نہ کوئی مرغ کہہو اپنی سخن تک  
چمکتی تو کی طرح میرا کہ نہیں جلت  
ساقی تو نظر کہ چو تک صبح چمن کو  
سور کا تری وخت میں غدا نسو ہی

میں ہی بہ سچھتی ہیں کہ جی ہی تو ہی  
مجھ کو ہی جو خست میری ہی ہو نہ ہی  
دل کی تری نام کو جو بای نشان ہی  
بزرگ کہ خستہ کہ وہ دیوند ہو سر کمان ہی  
خوش رہو سیری جان تو جید ہر جوان ہی  
جز طایر حسرت کہ وہ بیان افشا ہی  
جو خون کہ انہوں ہی رشت و زار ہی  
اس پر کا جاوہر کا بہلا کو ہی جوان ہی  
جید ہر کچھ اہو نو کو یا سنک شری ہی

دو تنه با ستم ناکر تو شمع نادان هی  
خوشتی دود از زبانی سیر رانی سیر

او نهاده دگر بنیسی عجب نایاب هی  
چمن بین گل اگر خندان هی نویل سیر

عجب بداد مجید او بر میرا صبا دگر ای  
سیری ز سیری ناحق نه پدید او گزای  
جوده پوچی نهی سودا فدا ناخوش تو رستا  
عجب احوال کو سودا ستم تو کی سنجاش  
باز نازبری بهنسی من نالان تو کی

و کینه نهی او سی محکو حبسی او گزای  
ففسس من هنرا بان چمن کو سیر  
تو به کیور و رودن اباش او گزای  
که بی معشوق بهی و سنی به بهید او گزای  
اگر سی تک سون که ناهی تو و مفر او

سیری انکو منین تو سبای محکو کیون  
عیان سی خوف منی کای سیری نای کاند  
بیسر و اگر حجاب ترید تغیا حرم کا  
رشیه تباب من و منین سودا کی

سجده کرد که تو کونی بهی اباش او گزای  
که جب کو تو کو سبای تو و لبای جانای  
طرف کعبه سجده بهر تو کس فر کو سبای  
تجهری که جان فی من سیر و یا کاشنای

بهری سادو و پرکار کهن ویکهای  
خواه کعبه من بهی خواه من تخی من  
که به و همداد پای من لیکت کوی  
نظر آتی من شکل رمانی عهد

بی نمود آتا نمودار کهن ویکهای  
آتا سمجھون من سیرای کهن  
در سایه و پر زار کهن ویکهای  
ساعت بدکار رفت کهن ویکهای

بهری هی کوی دیار من لوک سودا

جنس دلکای خریدار کهن ویکهای

کیا جانی که کسی دلکای بوسای  
محسین به پیر نایاری صایک  
خست فامتونی منانت او کعبه من  
مجه حال دلکای شاه به پاکسی  
شمار پای آتا کیون بهی تری  
ش به من شمع جو سید بهی شمع  
آیات گر که چو گوشت آب اکونین  
آاهی باد کونی ترنس کوفت چو  
روزی کر نمی هی تو و غزل من

کرنکی نای آری آتون کیا زشت هی  
بی حیرت نهی هی کعبه تم نه دم دیای  
جوشی ملکی آتا مرمر کیه و جیا هی  
تونی ویکهای ویکهای کسکا  
بکری کونری جینی آکا هی ویرای  
اکو حیرتال هی بهلن و کاتر بهی  
لیکن کهنی لکیو مجه بهی تونای  
اکو نو دیکی بهی ویکهای  
عالم کوی جینی غزل کوی

مرض و سہاشق فی محو مین ہر دیا  
سینہ اریہ پند و لہ پارنی لکائی نہ  
بہو بند کل ہی مجھ یہ احسان کی ساتھی لکا  
کسی کی کہوں بنا کئی مین و نکاد ہی  
یار و غدا جو مجھ کو حسان کش کر ہی  
سکری غایت بہ کمال کہ جسکون  
سودہ سی بہ کہد مین کہہ کر کر کسیکا  
بہو بیان سنک کہ کا خوشی ہو مجھ کو  
ہر حال تو ہی ذکر نوحہ است  
لیکن اگر کہی تو نو و ہرل بہو مین

بہاں جہت سرہ سا کا مارا کوئی دیا  
انہو ان کلکلو اش و بکر مری زبان  
مختہ کہہ کر نہ ہار و نہ ہار کہ دیکا

بادل کب فی خالی جا کر مین کیا ہی  
اسک کہ زخم اسکا بہتا ہی اور ہی  
میری اوس سی مجھ کو کیک جام بہو دیا  
ان کلارون سیرادل لکائی جہا ہی  
اسن سفد فی کہو تو اس و ملیا دیا  
جون غنچہ سوچہ سی موند مین کیا ہی  
تری خوشی تو عالم کا جی لیا ہی  
اس غم کہ مین ار دل کہی خوش کیا ہی  
نہ کور زنگا لکا کھی تو مرنا ہی  
جز لفظ یا الف بہ جیکا کہ قافیا ہی

ہر سرور جہن کا ایک آہ پند آہ  
جون غنچہ تقانی حانوت کس دیا  
مختہ و راحت نہت زخم کس دیا

فرد و یکباری نیست و یکبار چشم کم  
بست و بختان جام تسلیم هم من  
بسر و غم کا بشر کو کوس می کند و  
همچو اگر و تا به زند کی مرضی  
در با - و نسیم طلب جان لعل بیان  
لبخند او - دلکو - چکانه و ارسودا

قاصد کو اینی ظلم جو کجده که دو بجای  
تا رسد سیمجه که میرا جواب لکسید  
نوی سیمجه که آکی ناقص نہیں عبارت  
آنگو می کرد میری مرکبان کی می شود  
الغرض کیا کہو نہیں گلشن میں زیند کیا

چون کسی که از چهار دروازه می  
آید کسی می مد تو و او خواه ابرو

نشیند که طرح سی به دل بچها هوای  
یا باد به یا طلال جو جو شود و اوای  
یکه خود خودی - باد را خاک می رانی  
هزاره جیس طرح کا پروده کی فانی  
آتش نا اینی هم کو شیار یک کوی  
نوی کر اب آنا فل فانی و می شتانی

جیسا ہری تو اجرت ورنہ پہن پہا  
انشای ظاہری کا باطن میں درجی  
کو موسی حرف طلب لکھ میں رکھا  
جسی کنار دریا جس نہ کہ آرا سی  
تجہ میں نہال سودا بانوں ہی کا

کسی نفس می مورب رو آتا ہے  
کہ شہر شہر ملی نواز ہے کہ دلت ہے

جلون است شک سی پرومان کی کون  
جدا مال ہمارا کہ لہسی با تو کی  
بہی کی دھنسی و دوستی سودا

جو نہک کا نظر مجھ پر داتا ہی  
کوئی سنی سی تری و گورو آٹا ہی  
تری کھیستی جو رہ نور و آٹا ہی

نہیم جو کھیستی سی او صبا ہی  
نورا غور و چہرہ نا کج طالم  
جلی سسٹخ پر وانی اور بن کھیستی  
حیال ہی میں کو مون ترانہ سخاں  
ربان شکوہ سودا اب زمانہ میں مہیا  
سہم واری ہر بن پر ہندو صیاد  
سجھہ کار کیو قدم خار دشت پر مخون

ہماری خاک سی کھیستی تو بہی  
ہر ایک بات کو آواز کھیستی نہ ہی  
کہیں ہی ہر ہی جگہ کہیں وفا تو  
کر آہنی کو دلو کی کہیں سدا ہی  
کوئی کسی سستی نہ بدست سدا ہی  
جن جن کہیں دلیل کا اب نو اسی ہی  
کہ اس فواج میں سودا پر ہنسا ہی

سودا جو سنا ہی کیسا نام ہی  
گنیا کو شت نواز لفظ کی ایک  
نہیں ہر ایک و جنت فیہ سودا

آوارہ صد زلف سیہ قام ہی  
میں صبح قیامت ہون میری شاہی  
کیک الفت کل لہسی ہی کہ سودا ہی



کهنای تو دیکه که ای مردم فهمم

بس کسی که همین را به بود نام می ای

بخت خوشیست دل به طور می تو بهی

ثابت جو می تو بهی اور

استم خرم خود چنانکه احوال که بگویند

که خشم می تو بهی تا سوری تو بهی

چنان بنشین می خشمی جز در کجاست

قدرت جو می تو بهی قدری تو بهی

که روش نیست آنگاه که نزدیک سببی که

سبب نمی مانا ایک دور می تو بهی

عاف بر آنه تها بدانه کا دل و جان

ایمان شمع کا پی کرور می تو بهی

ای دل قبول کر ما با تو که مروتانگی

افسوس عاقبتی که دور می تو بهی

دیکه ندای دور از سودا کا حال تو بهی

مهر وفا کا انکی دستوری تو بهی

عالم کتاب زبان کا دیکه کی گویان

کریش می تو بهی میور می تو بهی

حبیبی اس کل می بین دیکه می جگوست

یکه ذکر می تو بهی مذکور می تو بهی

بر آن دو کسی که کنا سودستی تو بهی

بر وضعی بین جدا کی مشهور می تو بهی

نمونه اند میری رات اوله غایب است

جو دین تو کی که بهی ننگار است

جو کل می بهان تو اس دستار است

کیا کل می که که حبه که کلا است

گرفت تو جو میری مرض دکنی تم دوا  
نشدش و ندیدم من چو کینه کی گشت  
میان او سر که در بزمین بودی  
نودا که کینه کی دکنی و نه شایان

در جدولی ہی نودا که از سر  
ایستاد تو من که در رسد  
کینه کی کی آخری و در رسد  
نی کینه کی که در سبی نه از سر

میران سو که شمع کی لبی نوران  
دری جان می بخش بود بختین

بدان که شمع غلامی که  
نیکان جو پر خشک و بی بهره کین

در میری استخوانی که ترا دماهی  
قد کویری جیس چکه شش خرام نازی  
نور کستی ہی نیت چش و کینه  
تواری دکنی او جوی جو خوش کی  
نور آینه جلی که غلامی شکی  
و چینی پابل و بر تو کی کیا ای آسمان  
شیران اندکانو که چو بغیر نین

اسفندی نی نری غزل کینه نازی  
اس جکه شور قیامت و شش نازی  
نور کستی ہی نیت چش و کینه  
طایر یک کشتش پر پرواز می  
بند و پرورد کینه ای که غلامی نازی  
و نوری پر و از میرا چکل شهاب  
چرخ کینی من اسودا غمی نازی

چون بالان در عشق کجبه مقول چي  
کون چشم برين چاري خون ياد يويکاوه  
خاک کا و اما کي بي خرمين کور کايخ  
شبح کلباز يکونم سیه زور لکھا تانچي  
نه شهي پر دولت دنيا کجوفتدلي  
ضارب و مغروب بر گنا هين دوعلاوه  
محتب کوهني جو مار اتوسود اند تون  
سربيش افکنده اگر سیکه کي راه

محمود شاه

شس با سکتی هين چسکی ره کي  
جب قیو یو کا که عمه آهين هفت  
حسن کندم کون بام زنگنه چسکي  
زرد چرا آب کسندی چي کا ساپو  
هی وه پروانه که رسواي چرخ غول  
هم کور به سچھان هين ايك فتنه  
عشق مين احسم سکون کانت  
لوان جلاتاي خدمت کي کون

محمود شاه

چان تو خون خورشيد بهر چي  
مژده باد امير غريب آيت هي  
بر کوشی کهدی که خاطر کا کي

عاضف مان حرم کجمن و کاکي  
چو دل باینا تادل اولکا کسندی  
که چه دوا لب کا نظر و نين سبک طراي

نه سمجھ بقدر لوگو کو نہاں اگر اور کسی سے  
نکدہ در ہر کسی ہمارا دیدہ زبانی  
نہاں ہی خلق کا جا ہی فودا نہ کج بخل  
رحمن میں ہم صبر و رسی ہاں کی نشان  
نہر خویستی تری انیس ہری نہی  
ری زمین آگہر نکاتری ہی غلام  
ہو نہ میں نہ خود سید پری نہی نہی خطا  
نہ اس حال میں ہمیں سوکتا نہ تھا  
موند سدا ری کہ ہری ہی افلاک کی  
رات کو نہ دوسری کہتا نہ ہر جلا نیک

نوتا ہی چشم نفش ہمارا نہاں کی  
جوں صباب سکہ میں جوں ہونہاں کی  
شیخ ہوناسی عصا عروم خوب ہی  
آتش باک او کی اوازہ جس فضا کی  
جس جگہ دیکھوں ہواں شد کو زبان  
حارہ مغزی کیا او کی کر فضا کی  
جس نہاں کے یارب ہر کسی کو ہی  
حالتی ہی جو بہ دن است  
ایک دن تیرا من اور ہی نہاں کی  
برین ہری نہاں کی نہاں کی

کے ہی تری دیوانگی ہی تیر ہی  
نیز عشق سے مائل ہی نہاں کی  
حکم کہ نہی ہی آوی نہاں کی

ہر کہو لاطوق و ہر ہوج ہوا ر کج ہی  
نہاں کی جان کی کہ نہاں کی  
آوی نہی کو نہاں کی نہاں کی

مست چو اوس بر و کبر زانی چو کوه  
اوند کس بانی صف مرگان بند و بند  
بشد اندوختن ز طاره کجی می  
بشت آینه کز ابر عکس و اقصو  
کسر شکا ز انداز کا یارب هو کوشی  
موج ملک تسلط نما بود یکا  
شیخ کما بکثرت صلوات او توانی  
خانه قصاب من می و روشنگری

جو کوهی بچی کس سرم بود اکوئل  
که کسیکو که کوی جایی به کم تفسیر می

بهری سپهر جام بار گذری می  
نسیم نری سی جانی یکا بار گذر  
شراب حلق می هونی هنس زو کوه  
کلوی خشک سی تیغ آبدار گذری  
بهر حرف شکایت کا و یکس می  
زبان به شکر هونی اختیار گذری  
گذر برتری کوچی من کوهن تنو  
میر می خیال من من لاکه بار گذری  
همچو که قطع کراب بر من میرانیا  
فطر سی چاک که بهان تار گذری  
بعبادت شکم شحا کو دوزخ یکا  
بیت فکر من بیز و نه ر گذری  
کای می آج نری در به اضطراب  
کوهی کوهی کوهی کوهی کوهی کوه  
نری می کوهی کوهی کوهی کوهی کوه  
من و نه من جو کوهی کوهی کوهی کوهی

بن تو دیکه یا جوش و خروش نهاد  
 ای بی سحر من فصل بهار نه چنی  
 ای به آدمی بی جوهر و تاهری بی شکست  
 که دهنده سوپ کو سار گذری بی

بجز در پیش لب تیری زردی سوزی  
 عیسی کنی دوازدهی در دوی سوزی  
 احوال بوجیه میری دلخواهی کنایه  
 که بی کایتیه سسی فایده جبر دای  
 گذراهی کسی و کسی ظالم تو خیر  
 داشکین به ساه تیری کردی خیر  
 شوقی بی تمسیر یا هر که روی هر  
 افکار که بر دین بی پردی سوزی  
 فرو و سار من سسی دفر کناهی  
 اینا که بی جبهه و ایکه فر دوی  
 تیغ سپید باکی سپاه رفیق کو  
 کتا بی تم بنا و ده نامردی سوزی

سودا کلی من یار کا گو بولای بی کرم  
 بر هر سخن پاک تبه دم سوزی

و در ز غشق بازمانی بکی بی  
 زاهد جوهر انانی بی کتا اسکی سکی  
 و سر افخ می صحبت بی سار کپی  
 بر من خوشش کپی بولکس کپی  
 چندی هو حال سیران جمن کا  
 بگشت پاسبان کفش من همای بی  
 سودا کجا بالین کتا شوقیات  
 خدام لوب بولی بی آکنه کپی

بهری ای ترسی کر بار کو کجی  
کجی تو کجی سه وند رکی بی

بهری کجی کجی موند و کجی کجی  
چیزی تند و تند و کجی کجی

کجی کر ترسی سه وند رکی بی  
نور و کجی کجی کجی کجی  
بهری کجی کجی کجی کجی  
کجی کجی کجی کجی کجی  
کجی کجی کجی کجی کجی  
کجی کجی کجی کجی کجی

کجی کر ترسی سه وند رکی بی  
نور و کجی کجی کجی کجی  
بهری کجی کجی کجی کجی  
کجی کجی کجی کجی کجی  
کجی کجی کجی کجی کجی  
کجی کجی کجی کجی کجی

نهن کلن هی کجی کجی کجی کجی

کجی کجی کجی کجی کجی

کجی کجی کجی کجی کجی  
کجی کجی کجی کجی کجی  
کجی کجی کجی کجی کجی  
کجی کجی کجی کجی کجی

کجی کجی کجی کجی کجی  
کجی کجی کجی کجی کجی  
کجی کجی کجی کجی کجی  
کجی کجی کجی کجی کجی

زباں چون جابج و کھون بہ کاش  
کہ دامن تو اور ہی عالم کی سیر

رکھتی ہیں ایک طرح کا اسم وصف ذات

وہ کشتی کے در اہی جو سود بغیر

مجھ سے کہہ کہ میں ہیں ہمارے شیخ  
یہ مرغ کشتی کب فہم دانی ہے

بجز یہ شہر کمان تو دست فضل ترک  
اہی کر ہی زمین پر توحانی کا ہے

اثر کبریٰ دل نہ مجھ تک نہ تو کیا  
رو با کی غلاف کو کشتی میری تری

غور و نقوی ہم ہی کشتی شمع جی شری  
ہر آب عامہ فی گردن تنک نہ ہے

کسی ہی آفتاب و سیر ماہ کہ کل  
جہان پہلی ہی تو وہاں بوی کر ہے

کربن ہونی در بہ تری شیخ ہر سجد  
بنان کی خس و اونی جہان صد ہے

نہ کہ زمین دل کیونکی نہیں کہی سودا

بہ اک بافی میں کس عوسی چہا ہے

برو جو ہم سی ہی جو یہ خدایان کا ہے  
جہم دوتا یہ سچ سچ ہم کہ ہے

تو جہم ہو تو نہ تو ہم تو یہاں  
تو جہم تو نہ تو ہی جو نہ تو نہاں

تو جہم تو نہ تو ہی جو نہ تو نہاں  
تو جہم تو نہ تو ہی جو نہ تو نہاں



جسدی تری مکی کا طرف تری ہی  
باز نہ ہو کہو کہ تری حال کا خبر  
مہر ہی نہ ہو کہو کہ تری اندو کی ہی نہ ہو  
کیونکہ وہی تری کسی کا فوٹو نہ ہو  
سودا جو تری کوئی دہ کر ہی نہ ہو

مین آپ کو جلدی کروں را کہ تری  
قلم کی توانی ہی اپنی ہی نہ ہو  
جو کہ تری تری تری تری تری تری  
جا مانری تری تری تری تری تری  
شکلات ہی اکا تری تری تری تری

کیسا درد دل تری تری تری تری  
اگر تری تری تری تری تری تری  
نہر ہی داد کو تری تری تری تری  
نہر ہی تری تری تری تری تری  
نہر ہی تری تری تری تری تری  
نہر ہی تری تری تری تری تری  
نہر ہی تری تری تری تری تری  
نہر ہی تری تری تری تری تری

جو کہ تری تری تری تری تری  
نہر ہی تری تری تری تری تری  
نہر ہی تری تری تری تری تری  
نہر ہی تری تری تری تری تری  
نہر ہی تری تری تری تری تری  
نہر ہی تری تری تری تری تری  
نہر ہی تری تری تری تری تری  
نہر ہی تری تری تری تری تری

کلی سبکی ہی عالم کا طرف تری تری

کلی سبکی ہی عالم کا طرف تری تری

بیا نذا جانی مجھ سے نہ و کر نہ  
ای ابرسم ہی بھی روئی کی جاری  
مہا نری غم پر از این تمام شد  
آئین مالہ مدافوسر جان مرید تری  
پہر واری فریاد کسی گونگون کی آ

کافی ہی کسی کو میری ایک نظر ہی  
تیکتا ہی مجھ آنکھوں سی کہو و حکمتی  
رہتا ہی سدا چاک کر بان سچو  
پایہ نہ سنگ د کہن نور وی انوی  
آسی ہی فرج ہوئی گونا گون گین وی

آہوں میں کسی کی صلابت روا کی  
بھی کافی ہی ایک دم نہاں ہستی کا  
جنہ و مہر برابر ہی عاشقان کتار  
کئی تہا شمع سی روانہ زات جلیبی نو

ہو ہی ترک نطق کو وہ عا کیجے  
کہ خاک والکی سر پر سدا رو کی  
غوشی ہو جمن تہا ری سہی کی  
کہ حق کا نہ کا اسطرح سی وا کیجے

کہا طیبہ احوال دیکھ کر مسیحا  
کہ سخت جان سی سو دیا آ گیا کی

آہو ممکن سیر دل کی کوئی فریاد کوئی  
بے لالہ سی اس گنہ میں سہی  
سہر کر رہی ہی دھڑلے سے

صبا بہت پر سدا ام سی دگنی  
ہنن بہ بہان کوئی کی کی دگنی  
بہ چکی کو بھی سہی اس حلالا کو کی

بشبه زنگ که نهین کجه سونج  
نخلهون رنگ برافروده بان  
یک گل سی بود فاکر آتا هوا سیم  
مون که وی کون چکوکری بچهی  
تجه غم دور بسی چون در آب گلین  
جوتری زلفی که ز اول که سکنین  
نهانی ای عجبی هی ککاش نی سیم  
جکوی زنجیر نی سی نهین نه سونج  
سوخور چون شمع جلنی بر بهی سیم  
کی ای من چوک که ده رسی خوشی  
کسی ای سودا گاه که کاشش کون  
جوانی ای یون زبان حال بسی چون

بود چون شمع نهین کرمی باران

تجه بن نهی بش ز لاله مار نفس نهی  
هر اس جبین سیمهای سیم  
رسم و اس چمن کا هو تا نفس نهی  
ککاش هی دینا نهین اب سیم  
بوتاری آن هر و فی وی یک سیم  
جون صدای کاسه پستی ای سیم  
نست لپی هر نهی دوشن در رنگ  
ایکلی مستی رنگ ناک یک سیم  
تاب و شبی عشق کا چون کوهی  
سخت رسوا هوکی که ناسزا بر کوهی  
حانایون وی اگر سکو تو بتا تو  
چرا که تو پرید و این حباب غمی

هو نهین چرخش کشتی ای غمی

سمم نمک و فلک دی تو جهان بکلی  
بدون تری از عالم فانوس خالی  
بام بریدم را چون جگر گستاخ  
نمک و ملامت می بار و چنین قدرتین  
چنین ترین زن که چون صایه بر آفتاب  
نشد ز دودان و آلم در دجله میری  
شحم نمک بر لب چمن عشق بین تنها  
سنت بر جهت بند تری مانند کجده تابید  
بهر ملک عدم سسی کونسی مایه اسودا

بخت سستی و جهان بکلی بد دل آتند و  
بخت سستی و جهان بکلی بد دل آتند و

جلوه حسن ایچ سر سوادیدار مجبی  
کو تیر زانکی صورت دیوار چمن  
نظار آینه ای و از خور تری و شوار مجبی  
نمک زانکی که می کردش سسی بر کار مجبی  
نمک ای بکدم پیر زانچه مختار مجبی  
بهر تری فی کیا غافل از لای مجبی  
عوض قلب دی پیش کیا کلزار مجبی  
مفت رسواتو هوا اگر گرا گرفت مجبی  
حالا اب او کی خبر لیگی کو چار مجبی

تری قدم کو چور کی به بندگی  
و جهان کجده سس جکده به بندگی

بهدادری هم که بهت باد کرو  
کونال جاکه حسن آزاد کرو

بافز کسی اور پیدار کرو  
کونال جاکه حسن آزاد کرو

سفدرت و ابلی ہی ویرانی کیا  
میں ہو اس سعاد کو جو میری تھی  
شک و مشک نہیں میں کی خاطر کاغذ  
منہ پر وہ شہد ہی زنا و عمار میں

کس لیا کو نہیں سنا  
برکاتی سنی عین دانی ہوں پر  
خاک کعبہ کا ہوں یا کرد صحنی  
چرو ملا ہی تیری سہ گیارہ

دہاب لاسکی خورن عشق کیا  
کسی حال کا سیری کہی تجھ سنی  
نشان کفر سی میری بنی علامت بن  
ہیں ہی اس سچ صورت دار

ظہاقت اکبہ مشعل کو ہی سنی  
بہار خطا گیری ہو کئی قرآن کیا  
پرس سخی کا علی الرغم برائی ہی کیا  
قسم کا شیخ نجی ابنی دین و سب

جو بادہ تونہ پی جام لالہ ہو سکی  
جو کوئی شہر محبت میں جی خار دل  
تیری کلی میں لکھا اکبر میں غلہ  
ہم اپنی جان تک و چکیں ہو گئے

سجور غلہ کل ہی بالہ ہون کی  
لوای وانی کہ ہو شب ام ہو شکی  
ہم ہی اگر ضبط نالہ ہو  
چو ایک آہ زہری دلی حلال ہو

که دادی محبوس من بقدر سودا

که کردی مرده چشمم و دل من

آن می تو روزی که به دل من  
کجا کاشی فرستی تری و لکای  
بخت بدست خود و گشتی من  
تا روزی که با کون فرادنی و یا  
نور و رسم و لکای جانم  
ایستاد صاحب کی اگر پیش آفتاب  
بازن پیچیدی یک شاخ نه بانی  
سود و ضعیفین خدای دیکه پی عقل و ضم  
نور و نورند یکا نه من اسفد ریحان

نار انری که کجا کسب می  
بسته هم جگر صفت کانه بخشگی  
بانی من برون نه غرق تیش من  
آنی کو کجا کردی که ده سرشتی  
بل صبا من هو می او سرست کجا  
مور سبی و تهی نقاب تو برون  
بی آفتابان که میری جل من  
او یکا حاجی بخش می دل کونک  
افسوس من کسکی کوی دانه من

و در کجای آنکه و اگر برون  
و بر بانی نیست کم روزی  
و بر بانی نیست کم روزی

و در کجای آنکه و اگر برون  
و بر بانی نیست کم روزی  
و بر بانی نیست کم روزی

اینها تری کلی سبی جانا ہی مصلحتی

دیکھ میں کیا پھر اگر جیتی اگر رہی

مباری رلف کچھ ایشی ہی پتہ پتہ  
عجب دشت ہی چھو کی صبا سی دکھ

نہیں یہ کج اداسی اور سی کو ہوا  
نہ کہلائی کہہ تو اسطرح بندوبست

نہ ضرر کو نہ دین کا نقصان مجھ ہی  
آہ وزار ہی سہی سہی سہی سو ناگو  
خار ہون خشک و آتش سوزان دشت  
دھسکی خوشی نہیں محرم انہیں روک  
نہ بزور و نہ بہت نہ بصورت لاشیں

باعث دشمنی ہی کبر و مسلمان مجھ ہی  
نچھ سہی نالان ہون میں کا خلق نالان  
بوجہ کر سہ قدم کہتھی می دمان مجھ ہی  
کیا کیا چاہتی ہیں دیدہ کران مجھ ہی  
لی کیا کیوں کی میں حیران ہوں دلو جان

جہن میں آشیان مت اگر کو چھو  
سہائی کر سہو ہی نہیں طالع کا دھو

جلالت نہ را بہا عبت تو آتش کل  
بہت فی موح و موح پیری کی کل

تعمیر میں تری کہو صبا اور سہی

کلی ملک کینہی زواریات

ن اس قدر دیکھه و سکی انکھو کو کجا  
رہی مخ لکھو ای کوئی را دہ کشا ہوں  
راہوں نہ دل نہ ہوا خند نہ ہسی  
را کہ تہی کیا عیاں ہوا اتنی بدست کا  
نہ لبتی دوا نہ ہیست شکل مردان  
ہوان عیاں رہا کی کو کا مو شکاف تپا  
کی تویت میں تو رخت ابرو کی سودا

سرمج نیم ہوا ہوا ہوا ہوا  
نکھی کہ غسل دین غلام شرابے کجا  
کای ہی نہک لکھی کو ہوا ہی رکا  
اجن میں جب نہک لکھی کو ہوا  
نکھی میں کہ وہ نہک لکھی کو ہوا  
دل میں نہک لکھی کو ہوا  
دشمن نہک لکھی کو ہوا

نکھ کل میں چن اس شورہ زار سی  
نکھ کل میں شوق سی تاک نہ دست آواز  
نکھ کل میں عذاب کہ تو بہا اکبالت  
نکھ کل میں شوق سی تاک نہ دست آواز  
نکھ کل میں عذاب کہ تو بہا اکبالت  
نکھ کل میں شوق سی تاک نہ دست آواز  
نکھ کل میں عذاب کہ تو بہا اکبالت  
نکھ کل میں شوق سی تاک نہ دست آواز

نکھ کل میں عذاب کہ تو بہا اکبالت  
نکھ کل میں شوق سی تاک نہ دست آواز  
نکھ کل میں عذاب کہ تو بہا اکبالت  
نکھ کل میں شوق سی تاک نہ دست آواز  
نکھ کل میں عذاب کہ تو بہا اکبالت  
نکھ کل میں شوق سی تاک نہ دست آواز  
نکھ کل میں عذاب کہ تو بہا اکبالت  
نکھ کل میں شوق سی تاک نہ دست آواز



دوستی بکالی نکلون کی شجری  
سودا جو چہ کہ کسی کو دیکھو

ہو نہ کر کی کشتی کو موی زار  
ہو وین جو ایک دو تو تباہ و زار

مر جا کہ کجی نہ پہلون کو کسب  
خیر طلبی مرکب ہر اہو جی  
مجھ سے بیان کر طبعش کس کا کہ  
ساقی ہر شتاب کہ چند نہ نہیں  
کہو وی نہ مرکب صافی طبع نہ کو  
جس سے کہ من بیان کروں درویش  
سودا جو بی پرست جہان کی من انہ  
دوسکو یہ مثل دانہ انکوردین کرہ

تیکھی ہی رنگ خون میری سنا ساری  
دل بہر کہ کسی کی مرزا کا سنا ساری  
قلبم بر ہی کسی کی دل بہوار سی  
سجھی دو تہشہ کم ذوالفقار سی  
کرنا ہی پاک آئینہ میری عبا ساری  
اسبب کب ہو نیشہ کو دمان کو ساری  
مست کر لایب شراب کا مر جا خا ساری  
فطرا اگر انہو کو کجی زہر ارساری

شکو اہی دور ظالم کرنا مرو تو نہ سی  
پرزی بغیر دلی ممکن نہیں کہ ہو  
ہو نہ دلا شک پران بشت نہ کہ

لریز ورنہ دل بہری شکاریوں سی  
سہرہ حال ہر اچھو کو نہ کہ سی  
کافد کا جہانی بہی میری چکا نہ سی

دوزخ هم غیر و بنی تمهین که تم بر  
 سر جملو آسمان فی کنج قفس کو سونا  
 است چسب عجبکو آید عا دهنی بی  
 که کبر از تو تا طوطا لکھی ملک بهاری  
 فزونی چندی کسب و مکھی سی کلین  
 سودا وطن کوخ کر کر و ش می آسمانی  
 سوختن زمان تک ای مشهور نو کی سولا  
 کس از کس کس و کرز کجوف سی میها

ف موضوعه تا تناسلی بی بی کس و  
 اسب جودی عجب ای کبھی فو اسبوی  
 نه دن پر و بیو کی راحت و استوی  
 بهجای دل سی لکھی کسب و شوی  
 به شمع نه کور بی کلکی خالینوی  
 اوزار و نریسی بی اتی نه نویسی  
 نه جو کس کو چالان خبر و نوی  
 فاسد سی بوجی معنی او و شوی

اس کجی ف آه سی کسب و بر و  
 کس و سی بهاتی کی سر کجی جوی  
 وی شکری کج و ف سی بهی شوی  
 بهان کس و دل آزار خلایق و جوی  
 سب و کس و لونی و خایار و  
 بهی کس و لونی و شوی و بی

کجی کس و سی جکی حذر و  
 آتش کین قدرت خالق و شوی  
 غنچه کا طرح نکری و موند کجی  
 لکس و موند سی صف و شوی  
 و شوی کجی کس و لونی و  
 کجی کس و لونی و شوی

ظالم کو اس انصاف کہ سبھی کے لئے  
نسبتی کی سونا ہون پہلین کے لئے

ہر دم کہ اہو پی کو تازا جگر آتے  
بالین پیری شور قیامت اگر آتے

پنجابی سسی مرزا شیب حسین  
اب کہنی کو افسانہ کو سی فخر آتے

انہی کہ طاقت ہی کہ اوس سبھی  
شبنم مگر رزمیری داکا تو اچھا  
کہ اہو خوف سونک مری اب صحن چینی  
سب کام بکھنی ہن فلک بکھینی  
جب ہو گئی نافوس صحن نہ دیش  
مین ہی ہون صوف اسفند  
نامی کا جواب تو معلوم ہی کا  
دینا ہی کوئی مرغ دل بکھر نہ سونا  
اب بی تو کیا ہی پر سسی بکھینی

وہ زلف سیدنی اگر ہر پائیے  
مگر کوشی سسی و سکی نہ نیری اکہ ہر  
دو برک لہی کلکی نسیم حوا تو  
میری دل ناشاد کی اسید بھو  
اکہ کتری و جہرین دیوار عہد رات  
کدڑی مری سسی جوتیری خاکر آوی  
قاہد اکہ بدونیک کے مجھ تک خبر آوی  
کیا تو کیا توئی غضب تیری پراوی  
بلہن نہ اور تادہ اگر بال و پراوی

سب اگر قدم دھستی کجا لوی

یہ نہت پر ہر قفس میں چھو لوی

نهر یو خاطر من اب تری آوی  
رفت حشمتون اسرین من خداگر

وہی ہی خوب میری صفتیں  
کہ باغبان میری احوال خبر پاوی

دانی بزم تہا نسو و شمع تل جاوی  
مخاطبت سے بجا کشش ہی جو بکرم  
نعان میں کیا کہوں زارم سگرفت  
بزم نوش و سستی کون اسکی دہشت  
کہہ ان دھون تری نظروں کی چلا ہی  
ریاح خلوت آئینہ ہو تو بہ چلیے  
کرہ تو عشق کا شعلہ ہی صبر سے سودا  
ایک

درون ہون من کہ کسیک نہ دال کنگار  
عجب من کہ مسیحا کا ہی نکل جاوی  
کہ جسکون ہر زریہ کر او مل جاوی  
یہاں کہا ہی کسیکی زبان جو جاوی  
جو کسکری ترکان ہو تو سمنہ  
کہا بنا کس ہی اس پرین سہی کل جاوی  
کہ یہ بزلت کیا دہی جو شکر کل جاوی

کو بچہ سان کرہ من دنی جنت کی  
رزا میری خوش خرم من شہر  
زادہ ہوا ہی کعبہ کو اور بھر  
میا خرم چہ بھی میں اگر ہو میں شہر

آخر بزم محل ہو پرین بفر کی  
کہہ دین سی سجدہ کا تکرار ہر کدہ کی  
بندی من اور کسی ہم جو کسی دین کر  
خدا کو ہر دین سہی دہا کی

کحل بر بنیر خیمت بدیل چمن کدو  
دینا هی نخبه ملاز که دهن کوی سی

ای اهل درد کوی هی کر نوت  
نایت به خون کیونگی کو نیت

نکین شراب خوار یکا تشهیر کای

سودا جی منسوب هو تو را بهر کو خوری

به لاری ستم کا کوی نخبه کی کای  
قاتل عاری نفسش کو تشهیر ضرور

بهیله هی نو فریفته هوزی نه کای  
آئیده تا کوی کیسی سی وفا کای

آنا لکها میوه ری لوج هزار پر  
بدیل کو جو بنین کلکی تا یا کرون

بهان مک نه دیکیات کو کوی خا کای  
نالی کی کر چمن بین تو خیمت دیار کای

مکر معاش عشق بیان یا در فغان  
عالم کسچ بهر زوی رسم عاشقی

اس زند کی بین اب کوی کای کای  
کر نیم لب کوی تری شکو بی کای

کرهوش شراب خلوت معشوق  
تعلیم کر به دون اگر ارباب کو

زاد نخبی قسم هی جو تو هونو کای  
جز نیت دل صد فین نه هر بند کای

تنهانه نفع روز سحر هی سودا بهی

پروانه سالن وصال کای کای

ساق بهین کوی دیکه کی کوی

نرم شیمی هی جانی کای

بیا این ترحم لب کیا نهاد تو  
میانست من چون در صابر علی نه

اب نکلن مکی پری گشتی ی پوری دی  
در نه جابانو کو لاگایا چوری پوری

از چایا ای سیه است بچای

دی نو هر هر کی تو ای پادشاهان کو

میں بسجی ی تری بکوبت شد  
میں کل نام مری اتمہ میں ہیں اللان  
وہ عشق میں تم سب ہی من کردن  
وکی مسرت ہے ہر تر اموندہ دیکھ غم  
وہ پرتو کی سوخی ہی نفس کون باند  
چل جان میں سودا ہی کا جھک  
نارست میں جا کر میں کہا سودا  
ایسا کس کس پر بستی کا ریح  
وہ بیا و نوا کی مہر اعلیٰ اند

جسم بدور سلامت ہی بہت  
کوں بیل ہی جس میں کہ نہیں فرما  
نہ دیو ی جان حج شہی جلد  
ای غدا پر کشش مدد  
تجہ سی رخت ہی پری ای بوس  
تیر و کان نہ کر عین بہ کرین فساد  
چو رستی کو بچہ کی خوشی آتی آد  
غم گشتی دل کا میری ہو میری جی ساد  
بچہ میں ال جہان جسکی نہیں آباد

وہ جو تجہ ساد ویرانی میں جاد

ایسا تو بہت امن میں ہو

دراون من نری کعبه کو بن ویدم  
ای مهر خود و خشکی کپ طوطه سوزی  
بدار کون تری هو نشاط من سستی  
رووی ای صودا و کربانه دل

توسیع ملی که در تنم کو که سر بر  
هرون تو بچی ای کوی رنگی ای  
مستور کسالت هی خنداک غایت شکو  
کسب سمع میبارس کای تو من چندی  
دکته من لیکر عالم کنای خدایا که  
بانه ای ناکا ای سوس جوه و دینک  
نیم داد و ستد و لکی و لکی بیهوشی  
نودوسی کای مانی کل کسیر ستی  
سستی بی عرض و شک و شکر  
ایلمی تو کای دل چون غنچه دار

تغیر من کردون ایلمی تو کای  
بسیار که نه بولین نه کوی  
عسسی من هه قدرت ای  
حسن کوی کای کای

بباری به من سی هو هر کار  
هوان مون بهلا اب لا دلیک ایلم  
کس کل خدایا ای بلیک کتین  
جو حسن هو نازاری مانی  
ای شش استی نای کوی بیهوشی  
بیا کتین کل کسیر تنم نه کیهو  
خاتم ایلمانی جنوبی کتین  
به وقت خوشی ای غلام غلام  
حسن هر کار صلی کای دل  
لیکن نه صبا کتین سی کای بیهوشی

بسته کو ترمو کنی که تیری نور دی  
مهری یک دام بین زلف و کمری

لنگه کن هر یک صف عشره کو موری  
سرا قدم سی واریا صدی تنی

خط نفس صفای رخ و دندار نهوی  
نایک خن بطرف مستی سی زنیان  
آهنگ سوز کوی سبزی سرخی  
چنگ سیج به انگبان نه کبدین نیکو  
هست خدای من تو کجی پیمانوی  
هم زنده کسین چمن موسی کجی  
کرنج ششابی محی صبا که به صید  
سجودا چمن و پر سی هر ششم ز کبوتر  
تو زلف دل اپنی نو ندیکها کل نماز

گرد آینه کو ابروت رخسار نهوی  
بهانه کس کلمی گام از نهوی  
تا بخت جگر تا غلبه سار نهوی  
صفت خوابیده که بیدار نهوی  
طالع هو تو کو سی کو طرحدار نهوی  
تا کنج نفس مسج گرفتار نهوی  
تا خون ای من تری لپین غار نهوی  
و ده کل نظر آوی که بسی خانو  
کو پی کجی ترکان به نوار نهوی

بجدم و ده صدم نوار نهوی

تا سیزدهم شکار نهوی



جوانه تنگي نري کي سي	رهني دي که انبار هو دي
نکلم تور اوق برنگي يي	کو بر که پايدار هو دي
وده قهر تو جابا انهن يي	جسمين کل و کلغدار هو دي
نوزن کي نه جب لحيوت	يون پنهو که تار تار هو دي
ششم سحر ابي توکل	کردون تو خراب حو او دي
باني نهين او سکود تي ظلم	جوز خمي سپنمار هو دي
ناصح تو قسم بايم نيل	اينا کهو حست يا هو دي
کهنچي هي کوني بهي نه پکار	جد هر که جب آيدار هو دي
کن زخونن زخم کي	هنگامه وار بار هو دي
کسجي چا پوان ني نه	نوز ايت کهو ننا هو دي

دليسه هي کام هي بهه کلد  
عاشق هي نه کو نزار هو دي

هر نظر نکونند که کسي ذرتي دني	حس نهين جي کارهين جي يمين شرفي
کيدوران هو بيان نفع مستحي ايت	دوست سيم به جوشا گي هي هرني هرني
برکدشت عدم سسي جو کوني ساي	سخت اوسن باغي طي نزارن کن کني

مردمانی دنیا که چون نظر شک

نک کیا خاک من جهان بگو کی در دهر

نیا مین فایده آگهون سی قبول سودا

بهر نظر نمک ندر یکا کبھی در تی در تی

کیا کبھی سیم کی کجیات من است

اب سبک بود کبھی کبھی سهری در جها

دیو کانی ماری کیا کیا بجائی دهنین

رو بخیر بر کما با نو کرا پنی کبر نه لاتی

باد نری قدر از فی تو بجای نه

کو به سیم فی لقب نمک و دهنین

بخت من که نظر دهنین سبک هو کی لیکن

کریا چون من اتیک کی خاطر کرا

کند و به نکته تی سی تو دیکه ز لیا

هر جا به من آتای نظر یوست شانی

مردان همی در سی مهوره دنیا

هر نفس کسان کما فی کبی است

بیدری شکستی نه نهی کجیه باغین نمکین

شبنم کد کبی سونه من جوانی در جها

هی کوشش خلق سیراقه جهان کاه

جسبت که نه سمجھی تا تو چرا کبی کما

جهان شمع محمی شدم هی زار کاش

مالا نه جیون رات کون بی اشک

یا که طی لیلی نشان خاک من سودا

کو اپنی نهی غیوب کی دیکی نه جوانی

جسبت نظر موج سراز تی تو جان

هو وی سا کس کی زلف جلد کما

بزم بیکه کی کاشخ بست ادا کده  
خداوین حبس حکم قدر اپنی ناتوانی  
نری کیفیت بدانی اگر دیکو مجاہد  
عجیب شعل میں نہی رات تم شمع حشر  
ہیں پورہ گوی سہی تری او تہنا  
کہو وہ شب ہی ای پروانہ حق نیم کھا کا

کوین ہیں جب کو سوز اسود  
اگر کس روڈان ہو وی توجا ہیں  
اگر سہی دوسری دوسری ہیں آہ  
ہیں اس شیں مریز اور دامن کو کھا کا  
ہماری خاک پڑ جانی ہی تری کہ  
قبول بل شمع پردادی ہیں مون

دکھاتی ہیں تھی کس طرح نظر وین بودا  
جو ہوا انصاف توجا وی تو اس کی جاہ

ای لالچی تو کبیر اغرو کجا شتولی  
کھنسن سے تجہ نہیں کو تشہہ کنو نیکی  
ہی استخوانین میری مرکہ رازو  
شب دیک کا کہ جو سانا ہی اس کو  
انصاف کہہ ہی یو غیث کا کزین  
رہقان سر وہ ہم سے بوسل کزین

جاہی جو کہہ تو کیش بہرہ سہو گاری  
وہ توجا کر ہی انکی سدا مویا  
کہہ فسیح کہہ شمشیر کو تو یا  
کہہ کو جارا ہی کشمیر یو نیکی تو  
دل غم سے آہ وی اور شمع  
یو تو نیکی کہتے اور بر جیکت جاک

نہشت داس غزل سی روح آبرو کی کو

کوسن میں میں نادان طور کی کو

سجوں غمچہ تو جہنم میں بند کیا کو  
وہاں وہ جہنم میں ترکا ہی پہنچنے کو  
وہ جہان میں اگر کچھ ہم بنا بھیجے  
تو ایسا جان جاؤں کرتی تو سدا کو

بہر کل یہی ہے ایسا ہی جیل کہ ہوتا  
سشیم سنی کہدی میں مانی کھونٹی  
ایک دن کا کہ جس میں ہیں سیکر وں  
اس دن پہ کھد جو ہوتی تو ہی ہوتی

لم یوینا ادا ہی بر حیدر نہ است  
جشیم بر آہوں جون آئینہ جانی  
کوار اب اب کی ہم کو داکھی میں

موندھا ہی چشم عاتق ہو ہی نہ کیا  
رک رک برکتی ہیں جہاں سے ہوتا  
انکھو اچھلن ہم دل ہول کر کیا

کوسن میں نہی تا نفوس میں رہ  
تجلی سے جہان اپنی پھورن ایک دم  
مظرا آیا ہی سوال جہاں اس میں

بستان ہو کی شہر و سیار و کھد  
کہ اب تک ایک ہے جون بدست  
جو دلیں غش ہی ہمیں روک سکی

کہ ورستی لایا نہ کہ شہنشاہ  
نہید سستی ہاری چشم کم میں

اتنی جدر در کوئی تو کچھ دل ہم خالی  
کہ ہی ہوتا نہ الفل طر کر

برگه نغفای او نهی سی حکمت معنی

ز صو آو نغمه برکای نوجوان غافل

فکرت شعلی که ترا جلی بن کر کما حدی

که ترا نی گمان که نه کما بر نهی کم غافل

که این جانهای تو هستی سی حال و دور که اسودا

خلل سی راه پا و کجا نه جز راه عدم حلا

تمت

چهارده گران امور و کجا نهی من سجدا

به شفق لبی و شیرین سی هوشن آودا

که بشکون دشت من با کوه پیرودن

صبا بلطف بگو آن غزال رونما را

که سر کوه و بیابان تو داده مارا

اثریه نالی آبی سی اعتقاد استیگان

و لی نصیب جو نونی کجا نه باد ای گل

جو نویسی تو بر آوی میری مراد ای گل

غرض حسن اجازت مکرند ادای گل

که پریش کنی من ذلیب بشیدا را

مجبور تو زور سی سینه را بده نوا بدهی

چون در جهان من تو کجا سن بهر کجای

که هلی جام کای خاکست چهر کوی

چو واجب نشینی و داده چو حلا

بیا و آر حریفان دیو و دیوارا

فروغ بگشاید اینی خال و خطا  
بودای تو که گرفتار به نین تیری بر

که گوید که کرم زانیکو و به لب  
محس و خلق توان کرد صید اهل نظر

بدام و دانه گیرند مرغ و اندازد

ز اسب بدین جاکین بهر تو ای لایب  
جو کوشش این آب هر کولانی سوجیب

و ای محبی نهین معلوم سر عالم غیب  
خراشیدر نوان یافت در حال غیب

که خال هر دو فاخت روی زیبا

بسی که در جاکین سرفروانی خطا  
هر کاش مرغ فی هوا غیب دی بهر

چمن چمن هوی فریاد و هر طوطی  
شکر فروشش که غرضش فریاد و هر

نقد می کند طوطی شکر خارا

نفس گریه سعادتی کاتیری برین  
که در شکرانی طوطی نرگه بود کوشش

هر دو به به جام جم و در کعبه که کوشش  
بشکر صحبت احیاء و شکران کوشش

بیار آرحرمان و شکر صواب

ای ربه محبت کری خدا نیست  
دیده ای که گوی تو به وفا نیست

بنا کنوتا نگرانی خلق تکبیرا نیست  
نما تم از چه سبب زکات شایسته

سببی ندان که به چشم و با سمارا

طبعی ہی سودا بہ راز نہ فقہ حافظ  
 کہ سنگی لونی ہی شورش کف تجاؤ  
 عوف کہ کفہ بین و رانی سفتہ حافظ  
 بر آسمان چه عجب کر ز کفہ حافظ  
 سماع زہرہ بر قفس آذر در سحار آ

جانی و بیاسی سید دل اور گرفتاری  
 ایک قسم ہوئی تو ہو سکئی بر غجاری  
 غمرہ چشم ہی ہناباغت بیماری  
 خم زلفیت دگر دام گرفتاری  
 کہ در و موی کنجد تباری دل  
 واد وادہ آسی ہی ہوتی فدا داری  
 جو رشتہ من ہی مجہد او برید و کاری آید  
 خندہ بخت زخم یا یوف و درانی بخت  
 کیا کردن کہد تو ہو ہو یون روشنی  
 کر یہ رخ زش کنم با گرفتاری دل  
 نہ تخی نیم وفا گانہ محبت کا دہم  
 نہ دم سرد میری حال بہ شکرم  
 اپنی اسس سنگدلی پر پختی نہیں آئی  
 دید چون بیکس ہی دل آہن شد نرم  
 ماند بجان نور سینہ بجزاری دل  
 کو یہ وقت ہی منی گائیری  
 کہتہ کنی غریبی میں گونہ  
 بکونی دم ہی میں ہو میرا کام  
 بکف نفسیت و صدف کرد و کام

وای کر که به نیامد مدد کار نی

چشم ناکر آرام بن ایسی ہی کہ بس  
بسر کی جنس سی چوین نہ بندہ مکان  
دکنو سچی زری کوچی بن سی نالی کہوں  
راہنوں را بنود باک نہ لودا و جرس  
ترک بجا کند عمرش زار نیل

ایہوں کہ کشتن سیر کل بھی ہوا  
میں اہوان طائوسل شمار کی گئی ہوا

نہ طوطی ہی کہ دل پر انصاف کی راہ کیا  
نہ باصحا سیری دارم نہ بظرا سودا

ہر جا بیروم ز خوشی ناید تماشیا

تہا اس مجموعی سی محبوبی ہوئی نہ کہوں  
دل ای تہہ سہ سی شاہ جو سلی عین

کرا فی اسفند را بنو میں تیری اسفند سکین  
بہ کل صند نہ مانع آرزو ارشہ سکین

من و صد نرم مخموری دل ایک شمعہ بینا

ہی لا کہوں طبع کا ہر یکا دل سلسلہ  
مہ من جو بہا بہ ہی صلیبہ انور کی

کتنی ہن دلہی رو کتنی عمر اس حکیمہ ساری  
غنا لیکر غبار میں افسون چود واری

دو کتہ ساحل تیر دہرہ بخت ہر

ان کوئی ہی کوچی کا جانی کا ہوا نیل

آفتاب چون غبار دہا ہر ہنوی



موضع خود یک چهره ی کسوت

درم از دانه میمنت بهر وقت

از امید بسازد هر که بر زلفت

چو به شمع کاشی و بر وایه کاشی

کریبان جاک کل می سدا بیل کری

بوی زای کوی دن عزم کو

بوسه روی دیو خال چه لازم

کداز کر به شور جنونی

نمک و خمر شمع آتشی همتی

سوس امید باطل که می منی کل

کناه بنده ریگای هی خداوند

ندامت یام ای یس تشنه

که امر و دربان کاران نمی

فکرت به سخن چه کسی

بین فقر و سلطنت بخون

که بان بین جهان سی

رسان دو عالم از روی

مشقان خطا جام و حضور

همدم آرای سستی

نخلف وضع یک یکی

چو آنگه بن هو و بر و

درین گلشن

که فزاید هر که

کیس فرضین

لکاه دیده

پایه بر دگر تری نووی ایگدم  
من و بدل عربی پیچیده  
نو و قطع سازها من و بکشتن

ز کونسی کبری تی چن بکن لکای  
من و زنی من هی کیم نیشای  
من و لکای هی جی جیسی و کای

سوزم کرت نه بیغم میرم جویج  
رونی هی روی کترین رانن کال  
نور و یک اینجیم دو آینه کفتم  
نویاب فصل دارم فی طاقت جدا

سنگ کی شیخ من نه حلقه کوش  
تیک بجهیب را شاه غنی و بوش  
آفرام و دیک جبهی کرایا کوش  
سرخوش از کوی خوابات کز کردوش

طلب کای ترساج باده فروش

روید دلویر آباهی سفک ماری  
بیک گیری ایانی نه یکی ساری  
بیشم آتد سبه کوبه بری خدای  
بیک گیری آباکشش دل باری

کاهي سنوھ کري لڻ جو ٻار به ٻوڏ

ڪنھن ڪا شوقين عروت ڪنھن ۾  
نجهي وڃي ڪوئي سڃي ڪنھن ۾  
صد اڳي اڪي اڳي اڳي اڳي اڳي  
تري ٻيڙي ڪي عورت ڪنھن ۾  
نجهي ٻيڙي عروت ڪنھن ۾

نجهي ٻيڙي عروت ڪنھن ۾  
نجهي ٻيڙي عروت ڪنھن ۾  
ڪنھن ٻيڙي عروت ڪنھن ۾  
ڪنھن ٻيڙي عروت ڪنھن ۾  
نجهي ٻيڙي عروت ڪنھن ۾

نجهي ٻيڙي عروت ڪنھن ۾  
نجهي ٻيڙي عروت ڪنھن ۾  
نجهي ٻيڙي عروت ڪنھن ۾  
نجهي ٻيڙي عروت ڪنھن ۾  
نجهي ٻيڙي عروت ڪنھن ۾

نجهي ٻيڙي عروت ڪنھن ۾  
نجهي ٻيڙي عروت ڪنھن ۾  
نجهي ٻيڙي عروت ڪنھن ۾  
نجهي ٻيڙي عروت ڪنھن ۾  
نجهي ٻيڙي عروت ڪنھن ۾

نجهي ٻيڙي عروت ڪنھن ۾  
نجهي ٻيڙي عروت ڪنھن ۾  
نجهي ٻيڙي عروت ڪنھن ۾  
نجهي ٻيڙي عروت ڪنھن ۾  
نجهي ٻيڙي عروت ڪنھن ۾

هېڅو څو ځای نه هو وین و نه مالان  
چون سکی کمرینې څو ځای هې ټاټابان  
رک کل بن و پسی و زاکت کمان

سرخ کړه سکه لیکلې څو ځای  
مخکې یې پسی کړه پانګو کړه ځای  
دې جهان ملک بهیا څو ځای  
د ن مکت مین اسر چنی د یو ځای  
کې کام کېدلی د یو ځای

سرخ کړه سکه لیکلې څو ځای  
کېون او سس لیکلې څو ځای  
دې جهان ملک بهیا څو ځای  
د ن مکت مین اسر چنی د یو ځای  
کې کام کېدلی د یو ځای

نور کړه سس و چې نه نور کړه ځای  
نور کړه سس و چې نه نور کړه ځای  
کې کام کېدلی د یو ځای  
کې کام کېدلی د یو ځای

رک کل بن و پسی و زاکت کمان  
رک کل بن و پسی و زاکت کمان  
کې کام کېدلی د یو ځای  
کې کام کېدلی د یو ځای

کند من را و گویا یون عمر کنی تبار  
آزاد گامی تو نهی سر و او برادر

هر اندک طغیان برتا گشتا هوای بیکار  
انصاف کرد و یار وین و در گرفتار

کیا کام کی دانی دیوانگو کیا بهی

ست و چه بری و کا سر جی می  
بیش نام که هوشی مشی غمنا

مونه ز کاسیه هر سی بر صبح کل  
بر روز کاوه مرنا هر رشتا

کیا کام کی دانی دیوانگو کیا بهی

غذیرا ککی کو مکان نهی دونا  
هر بند سلم ای اب جی کنی دونا

تقصیر من دیک قسمت بدو دونا  
نکین محی آتای هر هر یکا بهی دونا

کیا کام کی دانی دیوانگو کیا بهی

اس تنی سه نهی ایوت بدو دونا  
کسیطی کشین رانین کسطم دونا

جل بهی کین جاگر باد کین سر  
کجه ن نهی آتای جی دونا

کیا کام کی دانی دیوانگو کیا بهی

جو عهد بگذر نهی مقدور نهی سها  
جودت گوی بودی مونه دیکه دونا

خون جگر انگو سین و امان  
دینا نه جوات سکا دونا

کیا کام کی دانی دیوانگو کیا بهی

میرہ کہ بچن تیری سودا فی سناہاں

روتا ہی وہ پورے کاسی ہی

وہ نظر لان بھی کا طبع بے گل

رہتا ہی ہی ہر پراتوں کتبیں

کیا کام کی دل نا دیوانہ کی گویا

کہ سناخ خود بھی تو پران کی کچھ

کہ کہوں میں مونی فی کہہ کیا کچھ

وہ تو وہ در فلکات ہو چکا کیا کچھ

ہم سے کچھ گانا ہی ہوتا ہو کیا کچھ

تو ہی ہم غافلن فی آگیا کہ کچھ

کہا کہوں کچھ سی من نقصان آئی تیں

ہاں سجا سکین جا انہوں کچھ

راہ چار روخ پانی نہ کہ وہاں میں کچھ

دل بھر جان ہر سمت ہو کچھ

کہہ کون آتش دی نیت فی جلا کیا کچھ

یہ کہوں میں کہ تیری عشق میں کیا چھہ ہوا

جیسی کہتا ہی کوئی ہو ترا عطا عطا

رنگا غرض اسباب سی ایسہ کہ نہ

دل کی صبر کیا ہوش کیا ہی کیا

شعل اسس غم میں تیری غم سی کیا کیا کچھ

خجاست ای بدقتار

زہی عشقا مجھ پس شاع بار بار

بہر کا وہ خدا بکہ ہزار

حسرت وصل و غم جو خیال ہر رخ

مرکب میں نہ سری جی میں رک گیا کی کچھ

مستعاروں پہ نہو کیوں میرا جاننا  
کوی بھی نہ ایک میں نہو  
چھوڑ میں قافلہ ساز ہو یہ کوڑا  
دور و دل گفت غم نہ ہو کر راع

آہ عالم سی سری سادہ جدا کیا کی کچھ

سرساں ہو گیا نہ کر نقش جان  
کس سبب میں نہ کرنا ہی سی کوٹ  
حال میں نہ تو سدا ہی دان  
جھکو کی بن سدا سنی ہی ادیان  
خاک کن کن ہوئی صرف بنا کیا کی کچھ

غش آنا نہ تیرا جک میں ہی کام سری  
عاص کچھ جھکو کی بن نام لین کچھ نام سری  
ہر نام میں کسنی لقب جس سے نام سری  
نام میں نہ نہ و آوارہ و بد نام میری  
ایک عالم فی عرض جھکو کیا کیا کچھ

وادی وادہ تجھ سی بیان جھکو تو کچھ  
کہ تو اس دہرے جھکا نہ کر سنی سکد  
کوئی نہ ہی جو تیری لہی میں سنی  
طوف صحبت ہی کہ سننا نہیں تو کچھ  
لو سطر تری بیان منہی نہ کیا کیا کچھ

کلمہ میں نہا نہا نہ تیرا نہ نہ نہ  
جی میں آیا نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ  
مذہم نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ  
قبیلہ و کو نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ

نظر بویا اوسه من لکد کیکه

بیری های کاستی تیریز و غور  
کروانصاف نم جنبی نوید  
لکوف ایمن بی که هوای تفر  
بر کون کی رسم حق یا انی تفر  
هر سه حرف و ده کنی لکد کیکه

بیت ایمن ربای کیکه من  
جلوه نور خدا و بیکه من  
یکای جو کیکه سودا و بیکه من  
یکای کون کیکه سی لکد کیکه  
غمره و عشوه و انداز و دایا لکد کیکه

جسمم می می شبی سی و شبی  
لالی اس جان کسی هر کیکه  
دو افکار شب جان نشو و نما و کیکه  
ایک مردم جلوی هر کیکه  
ورنه عالم که زمانی فی و کیکه

نخچه من هو اسمی می می هر کیکه  
لکنی می لکد کیکه نوک خایک  
بدر شب لکد کیکه جگر من هر کیکه  
سده خورشتاب بایری خایک  
طاف من روی می کیکه

عزیز که می و لکد کیکه  
ایمن ایمن ایمن کیکه



میران خون زندگانی کامیری ای کیم  
ظالم شمع شربت اسکی زیاده

طافت نهی نهی ای محبی انتظار کیا

کرمشقا کیم کبر نهی آناهی نکرده عار  
ابرو طالع خیمه کا مانند جھکون یار

ابنی ای پشت بام تیر کر کیم اکیلا  
کنت و رسی دیکهادی که خون

طافت نهی نهی ای محبی انتظار کیا

ظالم شمع جل که تغافل می محمد جبر  
کافر خون میر جو جھکون خون جودو

امند ای کس ساری مرغان میری کابر  
ایوب تو نهی خون کبان کیم کرد و دست

طافت نهی نهی ای محبی انتظار کیا

کدری بی بات و عدلی ای رفیق نهی آن  
دکن کاشکی سچی می سیری لبو آن

کوبی کوری ای اورهون و بنا سینه کیم  
جای شهید آب می بهی ذکر آن آن

طافت نهی نهی ای محبی انتظار کیا

میران شوکیا کر کیم ترا و عده بام  
کرند که خیزی می نویسی و صبح شام

اسر محمدی کیم میرا کام می تمام  
موقوف کرسی می میرا حاصل تمام

طافت نهی نهی ای محبی انتظار کیا

مردن میری جام کا دینی هویدو کیم

مردن نهی نهی ای نایب محبی غر غر

و الله نین مانوں بہد بین ہیں چکا  
کہہ سی تھی شعور ہی عاشق کو اور  
طاقت نہیں رہی ہی مجھی نظر کا

ہر عمل نہین کہہ نور مجھی تجھ سے نفیر  
دن کا نہیں سلام ہی بات نہ خبر  
بہد بین کہ چکا بہت اس سرور کئی  
منا اگر ہو تجھ سے نوسہ و کہ نہ خیر

طاقت نہیں رہی ہی مجھی نظر کا  
گو تو بہت نارسائی ہی کہاں فراغ  
میں غارت بہت ان رسوائی باغبار  
کب ہو سکی ہی مجھ سے ملاقات کس  
بہد و خرم ہو کب تک یہ عہد کس

طاقت نہیں رہی ہی مجھی نظر کا  
سنتی ہو مجھ کیجیو کہ ان باتوں خیال  
کرس نہو ہی مجھ سے تو میں مارا جان  
ہستہ ہوں ورنہ کہاں کہاں تھک جان  
یہ ہی سدا کہو کہ میسر ہو کب خیال

طاقت نہیں رہی ہی مجھی نظر کا  
ہو خاکس بین بہود ایک سال ناہ  
اتہ آلا اس طرف مری نہ کہ یک گھار  
بہد اہو اس میں میں زبان جاہ  
خستہ اوس زبان نکلی ہی کہ آہ

طاقت نہیں رہی ہی مجھی نظر کا

وہ سرور و وفا وہ غمایت ہو کئی  
صحت وہ رنہ رفته ہدیہ ہو کئی

وہ مہربانی وہ مدارات ہو کئی  
پہر کا تو مدد تو نسی مساوات ہو کئی

کالی کہو نہ ہی نہی کو اب مانگو

کہنا بہ آئینہ بیری کہو نہ توں گل  
مرست میں سب طرح سی غرض آگلی

دشنام نہ ہی شرط محل خواہ گل  
باقی ہی مار کہنا اسے اکا تو آگ

سن لو کہ تم ایسی ہی کہ اوقات ہو کئی

رہی ای صفت و خواہ جهان میں ہو  
کہ کر نہیں ہی بند و نصیحت سی

بی شرم و جیا بھی آفات نہ کہہ  
انہو میں جہورنی کا نہیں سکونامی

ہو نہ جو کچھ نہی تید حاجات ہو کئی

کہ نہ چشم خلق مجھ کو آتا کجا  
نت او تہ یہ جور و ظلم جفا کا کجا

رہنا ہمیشہ دور پی آتا رہا کجا  
اب سن ستم سی در کدرا ہی یار تکی

اعمال و لیری کہ مکانات ہو کئی

وہ دایہ پی نہا ہی کہ میں آؤں کا دل

لیکن نہ بعد شام کہ پیش از دجی صلی

ای آفتاب کہ گنگ آواز میں تلی

پیغام بر نی ہو پر کھا بھی آہی و تلی

وہر کا ہی دل کہ نہ کھی رات ہو کئی

ای سنی از غلو مکی تبین مکی می  
راه کوتهو کا شنج نامبری اوناگر  
نامی نامحکم مین میانی می نور شر

دینا نام بر نام خرابات هوکی  
و کز و کس می چون نام  
و کز و کس می چون نام  
و کز و کس می چون نام

و کز و کس می چون نام  
و کز و کس می چون نام  
و کز و کس می چون نام

و کز و کس می چون نام  
و کز و کس می چون نام  
و کز و کس می چون نام

و کز و کس می چون نام  
و کز و کس می چون نام  
و کز و کس می چون نام

کوہ حنین بن ہرودہ و سحر مہابین

مجلس

وہی وہ کتاب ہے جو کہ

100-100000

بسمت من کان بنی امانی

کتابخانه شخصی که بہار بہار کو سم نامی ہے

زین کو دم کا جان غنیمت اس طرح

ای جانی یہ فضل کیان اور -

کتب فیکہ ای حین سما ہوا سرقہ

روزنامہ نیشنل

ہاں کہہ سکتے ہیں کہ ان کے لئے یہ سب کچھ

ہوا ہی اسکے سودازوں کے غنیمت

فرا رکھتا بھی اس کے اہم بن گیا

فنون رزمی و خنجر و شمشیر و زان و اویس

جو کوئی بات بڑھی ہی تو اشک

کتابخانه کتب خطی و نسخ خطی

بہارِ کمالیہ فی ثمرِ اطوار و کمال

سنان کہ عشق سی سنا

منشی حسن خورشید

ہونا ہے ورنہ ناپید ہوتا ہے

پایان کتب و نسخ

بمان یک پنجای میان محبوب نغمه شنید  
تند زمرگان کنی هوای جهان من تنگ

خو کنی خانه آن کو در دیوین جگر  
سنت و کفر که در دلمه سے میرا تنگ

اگر ناسی کر شمع شمع در گلی

مرا و فم که ای جوی مهر که حب

کیا کی تھی چور و چادر حب

میر خوشتر ز لب گاهی قدم سبز میند

بزی مکی من کر یکا میری حال بونظر

جانی ہے مرغ کوی گلزار گلی

مانق که مرید جو تو هوا ہی پیش و کم

لیکن ایده تو و کلمه جفا کار یہ سم

تو سنا تو عشق سی کو او تنہا کر دیا عدم

مستون کو ای جب سی سنا گشتی من

بت بوجہ سے بت کا پرستار گلی

مشہر سی تری مرغ جن ہنر کہ چلی

بروئی بول شمع سنی اسے کی گشتی

رہی کو اگلی سایہ دیوار کا تے

آئی کا قصد اگلی معصم ہی تھا ویلا

ان خوب سوس ہو کا خبر دار گلی

بلک خلق کو غور نہ تری کیا پاک

کشتی ہی جہ سے کر کا کر بان کو اچھی

کشتی این تھو کی من باور سوز دناک

کشتی جہان نہ کید اگلی جنس ہو کشتی

رو دینی سے صحن ہونے تیرہ گلی

اگر نه کی ای سینه خه استری سوز  
هی سر و قد پی نسبت سابق سی کچه دراز  
پره پره بر یکدیگر و بی هرست جانگداز  
اپس برین دستک تو و هی غور و ناز

هر چند در چهار یک در چهار ده کبی

نمی آید سی سبب که چنگ کبی  
هم سی او نه کی لاف زنی به یک کبی  
نزدیک هی که چو زمین وی سر کبی  
سبب دیگر فوج خطا سیاهی ست کبی  
الفه سا جو کوی نهی گرفتار ره کبی

چند ساهل کوی هی ترا او شک ر  
عارضه کار کرد و یکدیگر به خط مشکی  
بویون آهون چنگ سی من سی و دو  
که باغیان قسمی نهی کی چنگ بهار  
دلمان کل یکریا جو به نزار ره کبی

دور یکو است ما کی جو هم کرنا بن نگاه  
کردش و هی ستار و کی دو بن من  
و دهی جلین زانما سا و هی سینه کی راه  
کیا کم یکری نهی من معلوم همکون آه  
منی سیه تم ناری جو یکبار ره کبی

دل دکی نه که کو به من حاضر من نکین  
خوش و سیم و ز یک جواب یکسان  
پنجی کار دایا میری استخوان نکین  
غارت کی جنون فی تری یکو بدان نکین  
ملاحظه کا خبر نو کبی ناز ره کبی

حائب یزانی جتنا کہ ہم کرتا ہیں خیال  
ان اوسکی تو کھنسی کہ ہم بعد ماہ سال

باتی کو کا طمع نہیں موجب حال  
تیری جو دہ نہ لکھی تو کی عرض ناگوار

دیکھ اپنی شش نیت تو سن مار رہا کھی

جا اچھا کو وقت تمہیں دیکھنی کو ہے  
جسکی سنی جو عری تم بات چٹ کیا

آئی تھاری بزم میں اپنے مہر کو  
رہی سا کہ میں شکیا جگہ تم فی دی

خفت ہو ورنہ ہاں بار بار رہا کھی

سی کا اپنی شکل تو یہ نہ جو کچھ ہے  
تو آواز نہ دین تو یہ ہی رہی رہی

بس یہی خوشنہن ہو اگر خوشی  
بوشم ہی یہ تھی نہ ہی ہم سی لکھی

رجہ تم سے کہ ہم اظہار رہا کھی

خود بھی کیا قریب میں جو کچھ ہا کب  
تو کور بد کنی مول اوسی ہاتھ لگی

دلال کو نہ بھی اوسکی ملا کیا  
قیمت یہ ایک لکھی تو عالم بنا کب

یوسف کا ہاتھ اتار خریدار رہا کھی

شبہ نہیں کیا ہی بادہ خوری تم کی  
جاری غصہ خفا کا پری اوسکی چو تہ پر

کہتی ہیں میں نہیں نکودہ کیا کا جد نہ رہ  
انتا ہوسج ہی کر کا تین مت و پیر

حیار کا سیسے اپنی وہ ہشتبار رہا کھی



آهسته آهسته ز ما کی کو کی جانتی هونم	دینا لایک وید کهان یکهانی هونم
عند کو ایندی انی سکی کون سانی هونم	لیکن هاری بایست کوئی مانتی هونم

اینا سامه وکتا ای سوار ره کئی

غیر کوئی یی یی سیم سیم کی و کئی	وکیها اینی اینی اکو نو سوار وین کی و کئی
آتش کب شکار علی کاه کئی	و یوانا هوارا تکیو تک چن کاه کئی
کیا کب ستم نه سکی هم ای یاره کئی	

هی رستی تو به کرده این لایق جفا	دی غیری کو اینی سیم سیم جوی زنا
بیمه سیم جلی هم تکیه سی نوفا	تهدا کون قدم که نه تها ره سوی فضا
اسهین کتونه یک هیضا خاره کئی	

هر جبهه و ره فلکی بی هی غیفتان	چشمه ساجو کبسی تری او سکو کهان
کوشش من یکه تکه کاجوین خوششان	دیکه اسکو که نه خج کانی درت کی گشت
جوانه هوارا استان نه کاه راره کئی	

خاطر سیم جلی یکه پش و رفته هونم	هزار کی مه خان کو هوارا وود و سیم
تم خوشتر ره هوارا کوئی یکه کیم	آفت زتم سیم یی کی کب املو بهریم
کوشش کتیه بهر جیمه کاه راره	

بدان موجب عمل نه سگافات چاهي  
بدان قتل و حیات کو کجاست چاهي  
بدان یک فریبی کج کو من رات چاهي  
بدان این جز میوگی هزار است چاهي

یا دوشی دور حسی سبب بر روی

زنتان بهد که کسی کی کین کسوی  
همچو کی دکنه کس کس کس کس  
دور جان کجانی نمی هم صطوح چاهي  
عابو کس کس کس کس کس کس کس  
سن کس کس کس کس کس کس کس

یا خاشاک دانی بر دوشی اب هم تورم چاهي  
دجاسینه بر فراق کسی دران الم چاهي  
کس کس کس کس کس کس کس کس  
بجاری هزار حیف کس کس کس کس  
جانی کج کس کس کس کس کس کس

کودایا کس کس کس کس کس کس کس  
کس کس کس کس کس کس کس کس  
جو کس کس کس کس کس کس کس  
کس کس کس کس کس کس کس کس  
درسی او تباد یابیس در یوار کس

درسی او تباد یابیس در یوار کس

کس کس کس کس کس کس کس کس  
کس کس کس کس کس کس کس کس  
کس کس کس کس کس کس کس کس  
کس کس کس کس کس کس کس کس

بتا کہ نہ گری کی تھی دہر ہوں باتوں

حیاتی را گئی ہیں تو را میرود و تمند  
سوا آمدانی تو جا کر کسی عوی ہی چند

کیا کی ملک دست ہی سرکشوں کی  
جو ایک شخص ہی پاس ہو بہ کا خانہ

وہی نہ اس کی تصرف میں فوجی کیوں

قوی ہیں ملک سے جو میر میں سو ضعیف  
نگہ کی کہان جو چین دیکھی ہوں انہی

نہ چند جمع میں حاصل نہ در بیان حضرت  
جو عامل اب میں محال است پر وہاں

کہ جب طرح کسی حکم کی کر کہنوار ہوں اول

پس انکا ملک نہ مار نسق جو یوں نہا  
کہ گوہر ہو زراعت میں تو زمین کا

جگہ وہ کوئی نوکر کہیں نہ سہا  
کہاں کسی آبن پادی کریں جو شر کا

کہ ہر سوار جو بھی جلیں وہ باندہ کاغذ

نہ فقط عربی باجی پر اوہو کی شان  
جو چاہا اسکو نہ بچا میں بہ تو کی امان

برا کو فکر ہی ضعیف خرچ کی ہر آن  
رہی کا حال اگر ملک کا بچا تو زمان

کلی میں طاس کہ رو کی انکی میں ہوں

انہی ہی اپنی امارت میں اب بھی نظر  
کہ ہوں وہ جو چیل اور کیا فانی ہو

بشم سلم کی سمجھاں رہا کہ نہ تو  
جو تین فائدہ دلاں ہی ہو وہ شہ

# تمش اکی طبیعت کا سب طبع سنی قول

ایہ رب جو بہین دانا انہو کا ہی پہ حال

ہوئی بہین خاندان بن یکہ کرانی کی

جی ای سہ زنی خواجہ ار جی ہی دھال

حضور زنی بہین دو اکبر عظیم اہل حال

## دو ہی رہو دو ایک کے لے ایک لٹ لول

جو کہن ملنے کو اکی او نہو کی کہرا

سی بہ اکی سکی کر انا دین خوشی

مذکر مددیت اس بہین وہ دربان لدا

انہون فی بہر کی او دوسری سونہ ہونا

## خدا کی واسطی ہا جی کچہ اور بہین بول

بہین و کام انہین تب نکل کی کہ سہین

کہ کہن وہ عوج جو سوتی بہر کی کہ سہین

بہر سہ دوری سر ہوندا فی تا سہین

سہا کہ کہری سوتی بہین جہا سہین

## گر کی جو خواب بہین کہور اکی جی الول

جو رسالت کا لی جمع ہون صفیر و کبر

تو ملکات ل کا فکر اس طرح کرین بہین

وطن پہنچی کی بخش کی دوسو جی ہی بہر

کہرا بہر اکی دیوان خاص بہین

## کہ شایانہ بانشون بہر رومی کی خول

جمل ہو بہر سہا ہی زمیں بہر بہر بہر

کئی وہ شور ری جوں کہین بہین بہر

تا بہر بہر بہر بہر بہر بہر بہر

تدان کر لونی ملک کہ بہر بہر بہر

ہر اپنی غنیمت میں ہر ایک کی ہی خود معلول

نہ غریبی میں آمد نہ خالصہ جاری  
سبب ہی تا مقصدی سپہ و کھو کھواری  
اب کی دفرت کہ میں کیا کہوں خجاری  
سوالجہ سخت ہمارا کر کی بیٹاری

کسیکو آمد دی باندہ کر کسیکو کتول

بہشتی نقدی دجا کر کی ہی مقصد ار  
تلاش کر کے دہشتی انہوں فی ہونا جا  
مزان فرض میں نیو نیکی دی سپہ تلوار  
کھر دسی اچھے کھلتی ہیں لیکری وہ

بغل کا سچ تو سوتا ہی اٹھ میں بچکول

رون معاشر کا حضرت کی خیمہ کی بیان  
کہ توشہ خانہ ہی انکا پر اکھ کی دوکان  
نخل تور کی مونہہ سی کی ہی اکی و بیان  
یکی ہون تبت کہ جب کا تہیں خواہ

یکی ہی تیری فانی میں کور یونکی مول

کھی جو ہو دی سی جا کر دو اے حال  
جواب دی وہ کہ میں اونٹ تو کشت  
ہو اب چھٹی ہی پلو نی اور ہوس پر  
جو چرین ہیں ہا ہی اونہوں فی ایک

تماری کہا نکو دانا کہو تو دجی لوک

کہ کہ اس کار ہی تھی کا اونکی کی نشان  
کسو کٹو فی او نیکی کسو کھل کھل  
طلوید اس کون کہوں میں سو کھل کھل

بسی خیالی من رسته بهی فصل و انوار اول

اورب جو زعم من آقا کی فصل خانه یی

به خور چار یکا رسته گانه تنگانه یی

بسی کن خوا و ده بابل سمیه لیلین خوا گول

کر بهی بهو گشتا کر میشه است بهی معاش

گوین تنی از غم و در مان نهی پروا گشتا

اگر کهین گشتا او نه که چاند کی گول

مخار مان سحر با من اندون سورت

دسته که هسی یکا هرگز و نو گول

که بود هی سسی که جسته طبع ته جاش کپول

مجا که هی سسی سلاطینان به تو به دار

کونی در پاشی به آوی زنی تو کی گول

جو بهی که بهین سبکو زرد کی گول

نرخ فانی ای من گفتگو سسی بهی

نو کوی قصد کری نو کر یکا بهی

که پی زری فی باب

هنر هی فایده کچه نادره گول

کری نه غرم سفر سوی صفهان گشتول

نیز نگر کری کین تر چرخ نیلایم

تو جانداو کا زو کی ای بکنه

که رو کنی ضبطی کا رسم اسعد و نوحی

ببا کا جیسی ہی دار نظامه بن حکام

یہ کر کسکا دو کھاسر اوہر کرسی دورنگ

سو کبا رو نو کری کشتی جو حسین بولین

می ہی پست کو رونی سور و رو آبی

بهر اس پر پیر کد سهرزی زو مودا

جو چا ہوتن دہی اسپین ہی آکی چہ پاست

چو باکو پانڈی ہندو راو چہ پستی پھول

وہ نگر کر جیسی آقا ہر دان ہجانی

جو بوجہ ہستی کی تم چکر اپنی ملی پانی

رونی کا خصل جو دیکھی نہیں خدا احدا

کلی ہی آو وہ ہر کر سو ای آتہ آنی

کہ اسس رانی میں جیسا ہی سی پادہ کول

غرض کہ جیست میں ہما ہون باو ہر کوی

کری نہ نو کری دوہی جیسی ہر خط و خون

نہ آئی سیکہ تو پید پانڈی کی مضمون

نہ سہرید کہ انہن کیستہ کری کفون

باندہ دیکھہ کا پندہ رجنی دلی کول

سین خوشہری ویرانی سی کرونی

تو اسکو شکی کرن ہر ت سبد کی رو

کوی جوتام کو سچہ بن جانی ہر نما

ہنن وہ کھر نہج سچہ بن سفار کرا

تو دوان جویان نهین بجز حریف غول

کسی بی بیان زداشیا سی تا با وجاغ  
هزار کهر من کمرین الکیه جلی جلی  
او رنگا نو نمن هرمت رسکمی <sup>اولا</sup> من

جهان بهار من سستی می نه نه کر بند دل

خواب من ده عمارت کی که یون که پس  
کر چکی ریکی سی جانی نهی نهی سو که  
بجای کل چو نهین که کر می که پس

کهن سنون برای کهن و هی مرغول

به دین که کانی که ظاهر من معلوم  
جانی کن فی رها سمن آیه شوم  
جهان نمی سرو و نور با که بکده قوم

کله کنی نه نه جابلین کر نهین کدول

کهن نهین بر نه نه که کی که در که  
که که که که نهی سدر نهی که که که  
جهان وی جابلین در خون کی دمی

کو نه من هر دی ری نه نه سبلان می دول

جهان آباد و کس ستم با فابل نه  
که که که که که که که که که که که  
که که که که که که که که که که



کہ جس کے خاک میں لیتی تھی خلق توئی رسول

وہاں بھی وہاں نہیں روشن نہی جس کے فاکو

بہی ہن کہندہ رونین آئندہ ایسی ہون

کہ کونسی یون نیا کی ملک کی انوس

کہ روزوں پر از ایہ ہو گیا ایوس

ہیں نہ وہاں کی اور نہیں ہی ہر ملک جہاں

نہجے ادب و نیکان دنوں ہی ہر مہول

وہ برقع سر پہی جب کا قدم ملک ہو طول

ہی ایک کو میں رکھا ملک سے ہر

وہاں کی جس ملک ہر ملک سے ہر

کہ خاک پاک کا نسیم ہی جہاں ہی ہر

غرض میں کیا کھنڈا یہ کہ نہ کہہ کہ نہ

جہاں ہی اس دل بانی دیو کی کہ نہ

کہ وہاں ہی ہر کوں ہر کوں ہر کوں

بس ایہ جموش ہو سوا کہ نہ کہ نہ

کہہ کا پشیم نہ کہ کہہ کہہ کہہ

کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ

کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ

کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ

کہ وہاں ہی ہر کوں ہر کوں ہر کوں

کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ

کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ

کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ

کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ

کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ

کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ

کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ کہہ

ملی سیری بهی تنگ کو که بین ترا چون  
هر که عیب و گران پیش تو آمد رود  
بیکان عیب پیش گران خواهر بود

که به محبت از ایکه کنین محبوب  
نه بین طالب خون کیسکه از یک  
بهمی بهی سبھی گری با جانی خوب  
کردن و وهی همچو کعبه طبع کا اپنی خوش  
بشتم از خایه زندان کم اگر کس بود

بسیست من هی که زنی هی جو میری وفا  
کدام اسکی منین نقوی پسکی آفت  
انصاف و کرم و کجایی هی عفو آفت  
درد اپنی کا عوض شمع فی کلپیا آفت  
سجده در دست گرفت و گفته من بشود

بسیست در دست کا بس بار و نهانی کعبه  
کر کا دور چینی و ده کس هم  
صیغ که حاکمی تا بهت خرفش غید  
کر کا کنی سبی و لغت  
چشم مار اینا تا بنوشید خواب

جی من آیا به کون جا که من اسکی  
تری خوابی دیوار کا کی کم نسق  
کون جا بختی بر آب سی خر مطلق  
لیکن زنانه کون کا که گذر مونس

جرم مار و قیامت نبوه اند بر  
کینا عابد کنی ده بیت کو بگری  
دوره من حواهد کو خوش و خوش

آه ایست شخص ایسی هی کی اعلیٰ

جون هی اوس برکی میری کج جستم

دل بر خون مرا چنم ترکان فشرده

بها داده ملعون کریمی جو کام

وفت خامی پی نمی شست و د

کعبه می سر بست کاستا تها به کج کام

رات لندی کو جولا دامه برای غلام

جانا ز من بی ره میجا کسرت

کهنه انکی غرض کشف و کرامت کپت

چربی انسجی خصوصاً میر کا حقارت کپت

بجنا عوشتی کاک انکو هی ایکات کپت

عکس قسم ط انکی بهی کپت کپت

که اندیش هر دو یکی را بلوی عوشتی نبرد

جلوه کر رات ج اندو نون و کله اکتا

کر کجا به حدت که بی هو کانت طاعه شرا

حاجه جوهه م دیا انی جوار

زادر خشک و انعم انکارون به ایست

عابد پاک بر خوتون کج میسج خورد

شخص جاک کج کج میری کجی کو

زادر خشک کج کج کج کج کج

عابد کج کج کج کج کج کج

بهر آفت انین کار کج کج کج

در نه این نفعه بوده کسی خا هر مرد

مردا اسو تو میج به کج کج کج کج

کرین ورا و صفت کج کج کج کج

من بھی مراد ایک واقف ہوں کہ میری

خاطر مجھ میں بار بار بسا اید اذرو

بہار میں سنا کہ بادِ جاں ہر شمع  
شمار و کون کہ ہر سہی بلایں شمع

نسبت کو اپنی آبِ نوزانی میں شمع  
سب ترغیبِ انہی جہانی میں شمع

حسن خیرف انصاری صاحب

جانک ستمی کہانی بن سچ

میں نے اس شیخ کو تمام بارہ خط لکھے  
انہی کو دو سو نو گنا ہی خاطر میں لایا

تو وہ مجھ سے کہ غم تھکادی ہی بناؤ  
ایسی کلو کی جو رو کی نہیں وقت لگاؤ

ایسی کھوکھلی جورو کی نہیں وقت آئے

و ما کہ اینجی بونی امدنی بین شج

دنی نهایری بات کونی شیخ سیمیا  
بهری نی جاکلی جوک من جو کالینا

محمد احمد خاں وزیر زمین و کھیتوں

دارای ششدهی هجدهای پنجدهی

وہاں تک پہنچ کر کوئی نو ہوا لڑکا  
نہایت مسکری ہوئی سیلا کی کرکٹ

نوت اسکیم ہی کو بھی سلا کی کہ تو

مرکز ذوالسمسم فی اینج

بوی پیر و دهن تری توخی هی زبون  
بهرین ترین تری شرم جی که پیر کردن

توخی بهاری شیخ جی کو کبابی فزون  
ناخن کوی که بار خدایا من کباب

تخنون سحر کا سحر ابتداء فی این کج

سختی های دهن به تر که سبهاو  
دل ب طبعی نگر کا نور او هی

کندی تو اپنی با سب جی اسوفت  
نوشه کو میری ارسی صدف فاجا و

نیک سحر سحر سحر سحر سحر سحر

دهن سحر سحر سحر سحر سحر سحر  
باقی نهن کجهان من فطرت اهل سحر

سحر سحر سحر سحر سحر سحر  
چو کار ی انکی سحر سحر سحر سحر

طعمه ای اندک کا هو جانی این کج

تو به پیر و نوسه سحر سحر سحر  
کمر درین نعیم او به سحر سحر

شربت نرو با لوسی هو سحر سحر  
تقین بجای عقدر هو سحر سحر

جانی من او نکی سحر سحر سحر

نابله کوی که شرم سحر سحر سحر  
سحر سحر سحر سحر سحر سحر

اب سحر سحر سحر سحر سحر  
سحر سحر سحر سحر سحر سحر

موندن سحر سحر سحر سحر سحر

قصه شیخ نجفی کی جو حورست خدا کو پای

بازہ برس کا جو گری بن جانی لائی

ایسی مہر کی کہ رستہ بنی قطع ہو گیا  
جیسا جاری کہنی کو خاطر سن رہی لائی

ایک ہی کو تپ ہی بنی کھج

سب کشتہ کا مہر دیا کا کا اصف  
سہ اک ایک کی جو رستی کر کا کلی رافت

وہی ہی اپنی جانی سے کہوں کر رہا  
شکس حکم کا کلی کا کیسی مسافت

نہ کو فوج و با نظرائی کھج

نہ کشتہ کو کہر کا بہ نہ دبت  
شکس فورس کا کہنی جو رستی کھج

بشر کی اسکی اپنے سوئی مال کی دست  
نہ کیسی جو تپ ہی بنی کھج

پوشین تپ ہی بنی کھج

جو رستہ شیخ نجفی کو مہر محبت ہی تمام  
پہر و از سحر او کھج رہی کھج

خاتون سب کی بنی او سکون یہ وہا  
بیشی ہی نہ تپ ہی بنی کھج

خبر کا اپنی جوت رانی کھج

دہشت پرین غم کو کہانی ہی ہر دول  
کھت جیسی طفل کو انونڈ کا ہو دل

پرخفت کی مدح ملن بہہ برای بول  
ایسی ہی ایک کج جری سر من اکہ دول

نخت نری کنس چو خانی بنی

بہ توئی بودی حسن چو خانی بنی

انکو تو خانی ہی کہ شجہ نہیں بینا

ہو نامہن بدین سنا ہر شیخ

تسبب کہتی ہی وہ کہ ہی رسات کے ہوا

آتا ہی اکی پس لئی تیل اور تو

ہم کو شیخ دوند و نباتی ہر شیخ

جب کو مکر وہیں کا چلی وہ شکتی چال

گندک ہو خانی بن نڈال

بہہ مکر وہی جاہ دیکھانہ ہر شیخ

ایک شیش درویش جو می کجا اری

ایسے ہی رو کھیں پوکانہ کری

کہدوں اسی دوسری تانی شیخ

ایسی ہی فیاد شہ اسے ہی بہری

سنا کہ گواہی دے ہی کیا ہی جانوس

دردنماری با تہ سخی عانی میں شیخی

دردنماری با تہ سخی عانی میں شیخی

نیکو کج آج ہی پہل و قال ہے  
کسانی کو پھر کہا سیکو سب کا خیال ہے  
یوں فصل رونہی میں کرنا حال ہے  
خوف و دان ہو سب کا یہاں دوسری سوال ہے

ایکس سخی یہ کہتی ہیں کو احوال ہی  
اور دوسری میں کیا کوئی کہتی ہیں  
نیکو کج آج ہی پہل و قال ہے  
کسانی کو پھر کہا سیکو سب کا خیال ہے  
یوں فصل رونہی میں کرنا حال ہے  
خوف و دان ہو سب کا یہاں دوسری سوال ہے

ایکس سخی یہ کہتی ہیں کو احوال ہی

ایکس سخی یہ کہتی ہیں کو احوال ہی  
اور دوسری میں کیا کوئی کہتی ہیں  
نیکو کج آج ہی پہل و قال ہے  
کسانی کو پھر کہا سیکو سب کا خیال ہے  
یوں فصل رونہی میں کرنا حال ہے  
خوف و دان ہو سب کا یہاں دوسری سوال ہے

ایکس سخی یہ کہتی ہیں کو احوال ہی

ایکس سخی یہ کہتی ہیں کو احوال ہی  
اور دوسری میں کیا کوئی کہتی ہیں  
نیکو کج آج ہی پہل و قال ہے  
کسانی کو پھر کہا سیکو سب کا خیال ہے  
یوں فصل رونہی میں کرنا حال ہے  
خوف و دان ہو سب کا یہاں دوسری سوال ہے

ایکس سخی یہ کہتی ہیں کو احوال ہی

ایکس سخی یہ کہتی ہیں کو احوال ہی  
اور دوسری میں کیا کوئی کہتی ہیں  
نیکو کج آج ہی پہل و قال ہے  
کسانی کو پھر کہا سیکو سب کا خیال ہے  
یوں فصل رونہی میں کرنا حال ہے  
خوف و دان ہو سب کا یہاں دوسری سوال ہے



ہندم ہی کیا چھوڑنا ہر ایک دار کا      نذر اوری سچیرہ کراہی دار کا

ایک سخری بہہ کہتی ہیں کو احلال ہی

بہی نفرتی کج انہوں فی جوہر کہا      کو احلال خبر ہی سیری لہی اہکا

ہو لا نگر کہ خبر ہی کنون ہوا ہی کیا      مشہور یہ سخن اہی ہوتا ہی چاکیا

ایک سخری بہہ کہتی ہیں کو احلال ہی

نقصہ بہی بہہ وہ نفاہتا دو فنون      ایک کو اجبر بہہ کہ اندی بہی ہون

وہ جو ہون جگہ ہی کو ہوا وہ کیا ہون      کس مخند بہہ نندی بہہ کا ہون

ایک سخری بہہ کہتی ہیں کو احلال ہی

تاج بہہ کہہ کہہ کر آہنا ہا حفر      کوی کہ صلت و سستی جو ہوا ہی ہا

بہنحالی یہ جواب دسی دیو فی ہا وہ      جانی میرا فلانا مجھی اسکی کیا نہ ہا

ایک سخری بہہ کہتی ہیں کو احلال ہی

جوں کو بہو کہ چوک نذر اہواک      کو اکلا نہ اور جلی جھلک سارہ ک

اکتا کہ نہ وہ ہوا کہ آتس ہی چانک      بوجہ کہ نہ کیوں تو کہا نہ کو نہ ہا

ایک سخری بہہ کہتی ہیں کو احلال ہی

جب کہ چکا تو کرتی تھی او کس سے وہ نہا      کہی ہی کیا تو پروی جو کو اہا ہی نہ

تجربہ کی یہ کہنا کہ میان کو خدا کا نام  
اپنی تو بہا وین زیادہ سوسہ سی ہی تمام  
ایک مسکنی بہ کہتے ہیں کو احلالی

بہر تو بہ غصہ انورہ یا کہ جسی بہ  
ایہ ہر سہ بہ پی لغز او در دوسہ سی  
لوگ ایکو تہا سنی نہی بہ کہتے نہی غصہ  
آقا کو کہ سہ سی لہر ان کہی بہ ہر دہی

ایک مسکنی بہ کہتے ہیں کو احلالی  
زرا کہ دو کہ بہ ہی نہی کہی جوان  
انفار و طرف ہی کہتے نہی یک زبان

یہ ہی ایک ہی نہ آو نہ در میان  
بہ کہن تو کیا جو میں کہم تو کہن بکمان  
ایک مسکنی بہ کہتے ہیں کو احلالی

لوگوں تا باری کہ آکو دبا ہوتا  
جرا او تہا رہیں نہ سہ کہ کہتا  
لی یں پا چو سہی و لون تو نہ کہتا  
لیکن سن کیا کروں کہوں نہ سہی

ایک مسکنی بہ کہتے ہیں کو احلالی  
انفہر بہ سہا کی اس نہت براری  
ہم کو ران طے کے تولی کہ کہی کہی  
دو ہی بہت لرونکا وہ تولی کہ کہی

ایک مسکنی بہ کہتے ہیں کو احلالی  
خواہ دینی کو نہ درم ان کہی نہ دم  
نہا چار ہو نہی نہی کیا صج کا تمام

کفنی کنی نفر که حمارا نهیسن به کام  
و نه اهو کنی کهر نهیسن بولین به کام

ایک مسخری به کفنی بهین کو احلالی

کدران هم تو کز نهی اید کهای جان  
ایکی زبان کا جبکونسی یکین زبان  
کواتو نهی دین غدا آن کر نهی  
نیم سی و بولون ای به نهی نهی

ایک مسخری به کفنی بهین کو احلالی

بگو که آج که نهی به کفنی بهین  
خل بولون بهین کا و بهی مری کفنی  
به نهی تو کفنی به کفنی بهین  
نخواه اینی لکنی به بهی بهی

ایک مسخری به کفنی بهین کو احلالی

آو به به که تو به به به به  
عالم تمام کونست و کفنی به به به  
به به به کفنی به به به به  
کوی جو کفنی به به به به

ایک مسخری به کفنی بهین کو احلالی

افقه کفنی به به به به  
اری بیان افقه به به به به  
به به به به به به به به  
شادی به به به به به به

ایک مسخری به کفنی بهین کو احلالی

صحت کفنی به به به به  
نخسین جو کفنی به به به به  
به به به به به به به به  
به به به به به به به به

که این سال چو هو کوه طربین سوداگر بی عرض که اگر حضور  
ایست ای همه کجاست هن که سلطان

شش

کوی که طرز خسته و ایجاد کرده کویا زبان هر عن دغا کرده  
چرخ و خلل بعضی داشت کرده ای حرج عاقلی که چه پیدا کرده  
و رکن بهار بین مستم آبا و کرده

سوی زبان نه یو با ساد است قبول او سکو توغن شعری سلاخی و حول  
و دی زیاده کی کون من شکوای حول و طفت این بست که با طر  
پیدا کرده خضم و تو اید ادا کرده

نف ما لغویات کو ایدل نزدیکه ره جلدی چلاوی اوسکی ده اسکا  
انجی اگر و که میری تقیر نویسه که ای زاده زیاده نکر دست هجبه  
نمرو داین عمل که نوشته ادا کرده

نمرو تو آل نبی کا عدوی جان اسکا خف ای تو حبسی کنی پیر و ده  
نمرو که هر وی تفس اس موید به تفسی که سودا لعل خود بی زبان  
و آرزویش سخن پیدا کرده

نیدم نیری چکا گو ندینی خلق چین  
بشکایم به واجب گفت فریفتن

دار الاماره آکی به کستی سی در وین  
کام بزید داده از کشتن کین

نیکو کرد انقل که دشت ادرده

دای نیری بیایا حبل جرم بد  
در کس نیایا رسی که کای شکم

یون که بلای بیایا سی هر اوردن سر شو  
هر کسی که غار و دشت شتا و

در باغ دین چه باکل و شتا کرده

ای ز کجای جوچی تو سودای حرف  
بر من جو کجه که نه نهو سکی با جوش

کتو کتو آب پی تو به مونه کومک  
ماند شمع سوختن و کشتن سرش

کیدی تو احو مردم امجاد کرده

سوله مرچی کو خاکی اب کوی پیر بام دو  
نکده کله رسی هر یک صبر تنی شام دو

کسی کها که به غزل پرنی کو اوزن بام دو  
مجه سی جو بو جو شعر بی کهنی کونسل

اکو و کوه و دند و کام مونه کوتنگ کام و

بسی غزل کاه رسین نم سی هر دم  
انفطیع او سکی کهنی صبح شای

بجوین جسی هر طبع شنبه خاد  
او سکی طرف بی آنش مکه بی نام

کہوری کو دوند و کام موند کوننا ککام

یہ غزل لولی وہ کر کی کوننا  
ایک جہ بہ نہ راہدار پر غم و کام نہ نہال  
کھا نصفی کھا دن کی کھروسی بیاں  
میں اسے دن کو مولوی اور دوا کی

کہوری کو دوند و کام موند کوننا ککام دو

میر جو بہ غزل کا جوان و بیک  
دیکھی تھادان تہیں ہر ایک ککام ککام  
میں کدھی شہر کا  
کہہ را میں شہر و نسب بطلی جی ہر ککام

کہوری کو دوند و کام موند کوننا ککام دو

ضع کو شعر خوان کی آگ کو بنا ہے  
کبھی میں دال گکری ہنسی میں بلہا  
مزم میں مشاعرہ کیا ہو وینا  
جائے بھی آگے موند بہہ لکھی آگے

کہوری کو دوند و کام موند کوننا ککام دو

سو کوننا میں ہونی ہو جان کی شوخا  
نہ سرون سوتا آگے کہتی ہو حرفت ککام  
میر جو جمع جس کہ ہر نہیں واک ککام  
یو لوجو دن کچھ آنکر کسین حکو مران

کہوری کو دوند و کام موند کوننا ککام دو

کتنی میں بڑی سا سا کی سہی بیاں  
سہہ کاندو وہ ککام کو لوجو دوند  
میر جو ککام ہی نہ اون ککام ہی ہون  
انسا ہی ہرزہ مرے ککام ہی میں لکھی

کھوری کو روئند و الحام منہد و سنگ الحام دو

انسان ہی جہوت بولتا بول جہانی کو مری کھینچو  
دو جہوت کو تم شو کہنے

از کعبه مسجد کرم تا مسجد اقصی  
مغلوبی که مسخر کرده از پادشاه

کبریا بود و خدا و کلام مؤمنان کونست کلام ده

هست که در این بومین آگاهی و فعل است  
 و این زمان من گاهی گشت و گاه

شیخ نسیم بنوری سے گفتگو مقدماتی کاموں میں ۱۹۷۱ء

پہر کو روزہ رکھو اور کھانا نہ کھاؤ

مفتون کر ستر کو اسمی زبان میں کہو

میں کوئی نہ ہو کہ سنا تھا کہ

کے لئے کہ وہ ان کے لئے ہے۔

کریا کر کے جوہر و زوہر  
نہا کر کے جوہر و زوہر

[illegible]

کتابخانه عمومی

کتابخانه عمومی

بہارِ حرم کیسے رہاں ہوا اسی میں روئے  
کے کھنڈے سے اُتر کر رومی

کورو کورو وند و لکام مونه کونک لکام دو

انی اس محلہ کی ملک کی جاہی بہادر  
آوین جوتاج مولوی کپوری باجوہ

ان ملی لال پور پور پور پور پور پور  
بولین وہ کونک لکام مونه کونک لکام دو

کورو کورو وند و لکام مونه کونک لکام دو

مناہین پور مولوی کچھی کونک لکام دو  
ہان توہنہای شہان ہری کونک لکام دو

کل ان ہکوس ہلاکی کونک لکام دو  
اتوہنہایت ہوکلی خانہ کونک لکام دو

کورو کورو وند و لکام مونه کونک لکام دو

مناہین پور مولوی کچھی کونک لکام دو  
ید لوم اپی کونک لکام دو

ملکی عینہ دالو کچھی کونک لکام دو  
پور توہنہایت ہوکلی خانہ کونک لکام دو

کورو کورو وند و لکام مونه کونک لکام دو

مناہین پور مولوی کچھی کونک لکام دو  
ید لوم اپی کونک لکام دو

ملکی عینہ دالو کچھی کونک لکام دو  
پور توہنہایت ہوکلی خانہ کونک لکام دو

کورو کورو وند و لکام مونه کونک لکام دو

مناہین پور مولوی کچھی کونک لکام دو  
ید لوم اپی کونک لکام دو

ملکی عینہ دالو کچھی کونک لکام دو  
پور توہنہایت ہوکلی خانہ کونک لکام دو



چرخش پستی ای پروی تو بهل زاده اند  
خود خود درجه پاشند آن رفیع  
بر سر خود سودای از جمل صفار خجسته

عوسین جابیز را بدل یکمین باشد  
شعر آموزان و لوح او کسب  
کستی نهی سخن سنگی بون خضابین کج  
چون وزش پیش که مترسار را سحر  
این بون در زم طبع سور و غوغا رنجسته

سودکها نامولوی ای دیدار کی بعدی  
بسو کی خاگر که جس برقا و شکسته  
و ده کی چمکو که اتنا روسیه ای پند  
بش و بش کار بید انوا  
طرح غلت از سیاهای تابندیا رنجسته

نکه که گیتی این خجسته سیاحتش  
جانوری یک کبک صونه سحی کوکوش  
نسبه به دست که کشان آدی اندر  
دروابل نخط افدا دست از که خورش  
خاک و بر این پست انجا رنجسته

حق من ای ترخی تو افق هوا بی نظیر  
کبون اورا انکار یزی دام رب  
بکشی گیتی بر سر طراش گستر  
بی بر دلکین به مال پس روان  
نوبش از خاک از بالا و دیها رنجسته  
کونی نهی که با سحر دسی تو کعبه  
کونی بولی ای که کی ایسی نهی

کیمی حق بین چه سخن بجهانم هیچ  
و جهان هر ملک نماید شتر مرغی به

رنگ ایجا و جهان ناهق تعلی بخینه

نافل مزین نهایی به چه کوه  
کونی آتشی جگر کجگو کوسی بوی جی  
چین مدلل بفرز آتشی کجی  
هم شتر دندان و هم شتر دست

طرح شتر ارش زجا ویدن هر جا کجی

ز کجی شتری کی ای خرطوم سبای قیون  
لب مرتیری دندان طبع کوه کجی  
تواری بوی نشان کجی کجی  
بنفش خرطوم و دندان شتر جوی کجی

بر سر خود خاک زمین بیل بالا کجی

ای خرطوم سبای کجی کجی کجی  
کجی که حور و کجی کجی کجی  
کجی که کجی کجی کجی کجی  
کجی که کجی کجی کجی کجی

بکس کجی کجی کجی کجی

کجی کجی کجی کجی کجی  
کجی کجی کجی کجی کجی  
کجی کجی کجی کجی کجی  
کجی کجی کجی کجی کجی

طرح ایجا و لوی این زشت سبای کجی

کجی کجی کجی کجی کجی  
کجی کجی کجی کجی کجی  
کجی کجی کجی کجی کجی  
کجی کجی کجی کجی کجی

ای مری بولی و ملا کو کردن بکشد

خواب خوشش پس خشک از درج بکشد

خفتن کاسی تری جود و کان بدست  
آخرانی دال لکریه پس بکشد

نسبه بکشد پس بر درواز بکشد

کجه دوا کیهی حکم و ناله کونی  
کفت عطاری با درین نسبه جود را

بعد جبار و بعد منارش حمد را بکشد

جنت کیهی تری دوا کیهی بکشد  
هی مصنف مرد است کار و کن

زانکه از شرباره املا بکشد

کجه قیله من نهین ای استی بکشد  
روز و شب از غصه می بکشد

از خود درختن ازین سو بکشد

آب کوه کبک دوا و استی ای بکشد  
بحریت پس بکشد

چون بود کی تری خامی بن ای چو کج  
یک ممل دستکاهیست آری  
بود هر جا رخت کونش نشین رخت

نزدت می پند که پراگشوی ایکب  
آستانه می سن اوں اعلیٰ اور مجھ پر اوں  
دو جھمی بن اوں سکو ہر طور سنی کما  
کشیدہ بن کی تخری بانہ ہونو ٹکون

لوہی لوی کرانچ لوی ہاری ہری مرنا  
شیرنی تو کی سنی بن ایکب  
دو کی سنی ہ اترتی تخری ہر کئی  
دو کی سنی ہ اترتی تخری ہر کئی

لوہی لوی کرانچ لوی ہاری ہری مرنا  
باز دیکھنی کو مجھ ہسل سکی آوی  
بھلی بن رکھ مذکی مجھ پر نگہن کج  
بھلی بن رکھ مذکی مجھ پر نگہن کج

لوہی لوی کرانچ لوی ہاری ہری مرنا  
نہ بانہ اوں کی جھوٹہ پانی  
اور نرم العذہ چون ہر کئی کمال  
اور نرم العذہ چون ہر کئی کمال

لوہی لوی کرانچ لوی ہاری ہری مرنا

سرسبی ہی زیادہ وہ چوسا سرکی  
بیب من اوسے بدایا وہ کونسی کبری ہی

رندی کمان کہ گویا کشتہ کبری ہی

لوی لوی کر انھوے لچ دی ہاری ہری

بال الفدہ کی تھی دخت خواجہ پو

جلد اوسکی کی اسکی یہ باون چوکی

مہم چو اسکی اوپر کشتہ کا ہو تو

بہان کہ کاخا یہ اسکی ترس

لوی لوی کر انھوے لچ دی ہاری ہری

کرمی کہ ہی جا کہ اسکو ندی فدا

جو کس کہ کالمی کر کہ تھی آشکی

موندہ ہی کہ جہن کہ حائل تھی

تس پر بہ تورد الا اس عری

لوی لوی کر انھوے لچ دی ہاری ہری

زہن ہو لوی دختر کہ دین دانا

نہایت نورانی کی کہ کار

مطلو کو کری ہی ختم زلف زار

اشارت گاہ جہنم ہن وافر و طار

ہرے میوان محمد مصنی زار

کہ کشتہ حکایت بہت مراد

کن بی کہہ او پر لون اوسکی کا جی

کشتہ

بسته من که نهی و نهی کردی بدی  
عزم من که نهی و نهی کردی بدی

بدقت بنویان تمیید معنی ناز او

که شرح حکمت العین ترکان دراز او

بجای که نهی و نهی کردی بدی  
عزم من که نهی و نهی کردی بدی

را که نهی و نهی کردی بدی  
عزم من که نهی و نهی کردی بدی

بدقت بنویان تمیید معنی ناز او

که شرح حکمت العین ترکان دراز او

جو که نهی و نهی کردی بدی  
عزم من که نهی و نهی کردی بدی

به که نهی و نهی کردی بدی  
عزم من که نهی و نهی کردی بدی

بدقت بنویان تمیید معنی ناز او

که شرح حکمت العین ترکان دراز او

تا که نهی و نهی کردی بدی  
عزم من که نهی و نهی کردی بدی

به که نهی و نهی کردی بدی  
عزم من که نهی و نهی کردی بدی

بدقت بنویان تمیید معنی ناز او

که شرح حکمت العین ترکان دراز او

مدرسی فی کتب سی و هفتاد و یک  
که خاص ملک بهی و یکصد و سی و یک

دولت عالم بهی و یکصد و سی و یک

بدقت بنوان فهمید معنی های ماز او  
که شرح حکمت العین است ترکان در آن

است با ما بهی شرح شعرین البسی و المانی  
سیتی او سستی بهی برین اوقات در  
که در دوسه دوی و نیم سستی و آنو نویسی طاعت  
سجده مطلع ابرو کا او سستی سستی

بدقت بنوان فهمید معنی های ماز او  
که شرح حکمت العین است ترکان در آن

جوابت که این متن معنی ماز او  
جوشده بهی بهی حکمت بنانی که با بهی  
که در ده خلفت زبان بهی سببایی  
جو کوی اسکو سببایی بهی سببایی

بدقت بنوان فهمید معنی های ماز او  
که شرح حکمت العین است ترکان در آن

عین بن کبارون و روبرو نفس و کمال  
نهن بر و روبرو کشتی شوق و کمال  
خدا جانی بهی سوزون بن و او کمال و دفتر  
سی انهن بهی بهی

بدقت بنوان فهمید معنی های ماز او

که شرح حکمت الدین است حرکان دراز او

یزنیوان ملک الشعرا ای هند میرزا محمد رفیع بود و سلمه ربیع شرح

محمد بن ابی



Handwritten text in Urdu script, likely a signature or name, appearing on the right side of the page.

一、

1121	1122	1123
1124	1125	1126
1127	1128	1129

[illegible]

بیت از تو قضا را به کجایم آورد  
که عارض تو بهیم ز از دایم بماند  
بر طبعه نمود به کار بسته ای  
ضمیمه شده بروده درون فتنه ای

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

100

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

لاکھ کرکلی نے رکلی پھر کیے      بُری آپ کی آج بہ پہنچ کر  
 اسی ہی دم ہرات کو کھنچ لایا      ترپنی ذات کا ایک ہی شکر

جدوت کو زانی صنم ویر لوی      چلتی پر کبھی ہو اور نور ویر لوی  
 کس سبب کس کے کیا تارہ چور      جرم و نفیہ رکھ دیا کیوں غم لوی  
 عزیز کے ایک اشارہ پر زور کچھ میری      نسب یہ مجھ ہی ہو چنانچہ میری

غبر کے ہوندمی یہ تم بات نہ جوڑ نہ      ساتھ والے کو نہ چھو گیا کہ نہ شہ کی  
 اہ جوں شعلہ بالیدہ ہی اظہر      کچھ چمک اپنی رکشاں شہ کی  
 صنف اس کو ہم سے کہ کہیں کر لیا      سایہ نگر و دیوار فطر شبہ کی  
 میں یہ نعیم سمجھتا ہوں کہ لہی نور      آپ اتنی تھے مجھ کی پر نور

اپنی مجلس میں مجھ کو کہہ بیٹھو لیکن  
اٹھ کر دل کو جو منت تو کیا پر میں

دیکھی کا انہیں کیا ہو کہ نہ ٹھکانا  
رکھنا ہم دست تافت کو سر نہ کی

کل ہی محفل سے اپنی ہم ملی بیٹھ کے  
رنک کر رہیں سدا اونی اور ہم جھٹکے  
چال اپنی قوم ہی رات کو اور پھر سوا

بولی اونٹنہ اونٹنہ ہی تانک کر گئی  
سیر و دور کی حوسا نہ نہ نہ نہ نہ  
ہو نہ نہ اپنی تریر تو و نہ نہ نہ نہ نہ

اج رات کی بری خبر ہو غصہ میں آ  
لیکا نور تو اونٹنی نہ ولی نہ نہ نہ

کیا فائدہ جو خالی ملاقات کی نہ ہی  
رو با من کروں عرض میں جھٹکے  
پرتو مری شہری کہن لکھنوی کو نہ نہ  
آہا ہی ہی جھٹکے دستار کو نہ نہ

تب خوش ہو مراد کہ جابے سر نہ ہی  
صحت مری اور اب کی کرات نہ نہ ہی  
اور اور وسی بون متسی اشارت نہ نہ ہی  
پر آج ذرا سہ خرابات کی نہ نہ ہی

کتابخانه دار و دیوانه کا افسانہ  
بہشتی سبب تار جابوئی کی اساتذہ

کچھ بھی نہیں لکھو عارفانہ کو  
کہ الفطرتی و شایستگی کا مقام



132

الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

بإمره

محمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله

بسم الله الرحمن الرحيم

رفع زمین کلامی که رفت بخش و باجه سخن تواند شد حدستدیت که با مرش کافنون  
دند بگویند نقش کوناگون کلمات و جزو بات کلمات را بر صفی هستی بخیه و جمع  
افلاک و مشن است بهشت و بیست و سیوه معلنه هفت آسمان و سیوه سیاره و سیوه  
جهات سده و محش خمره و رباعی ارکان اربعه و مثلث ارواح ثلثه و مشوی روبر  
و فرد بلند زیه افتاب و بیت گشت آن و قطعه ایر و مصرع برجسته بر بن نظم  
آورده و ذات فصاحت آیات سرور و انبیا سالار اصفا مطلع نور خدا و سر صفا  
حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و آله که نور انورشن فاقه مصحف نبوت و پیکر انور  
خانه رساله سیانت بیت القصیده نبوت گردانیده و ذات بلاغت سادات  
ففضل و صیا ابوالایمه هدی امیر المومنین علی مرتضی که بسم الله قرآن و هاسته

معمول است و ذات مقدس فی حضرات معصومین صلوات الله علیه  
که هر یک از کمال علو رتبت در صفی و رکار خود فرد است و شاه بیت دیوان ریاض  
بیت الله واقع است انتخاب نموده صلی الله علیه و آله بهمین بعد صریح ملک بفرز  
کریم اصح الدین بکوشش میرساند این دیوان ربیع نبیان فصاحت بیال  
رخته خامه سحر پرداز و قلم مکنه طراز کعبه قناب براعت و رسید حلقه ملا  
مع کالات و همی و مکتبی مجبوعه کلام فارسی و هندی و عربی ذوی الربا شین  
الفاظ و معانی موسس قوانین مستعدانی بیگانه کشور انضال نقاود و دودمان  
کمال در کشتن محکمت فصاحت حروف انیمه بکافیت مراد طبع دیوان  
لیک نام اوست ربیع چگونه آب ده دار نشیب سوی فراز یعنی وقفه پنج  
کننده سرالملک الکلام میرزا محمد ربیع سودا جمله الله تعالی که از بام رخته کار رکنه کوئی  
اوسس صاحبقرانی با شش صد اواده و نیش بر کردن جانها لازم افتاده بر سر  
کار الکلام رکنش صاحبین پوسته رزان و از اشعار عاشقانه اش  
نموده و که از متصل خزان جواهر تو اهر مصافین و معانی در کان خاطر شمع  
نمودن و کلها می کوان کوان الفاظ شکفته و رکنین و رباع مکرش چنین چنین  
در شیرینی افشارش چاپشنی کرد دیده با از صفایده اشعارش سواد پذیر سودا



سبب آسمانی کلاش سخن فیه از ادب سر و سودا کار بسیار فکرمستش نورانی و سرشار  
 نفاذ است آید و سبیل بخت و گنجی جبار معانی تا بدارش آتش بخت از دل بخت  
 بر سینه هند کامه عرف کلام شیرین است که لبان بهم بچید و فی خانه زیبان  
 کرد و در پیش شاه است دیور و فضا حست و هر قطعه سخن قطعه است بلاغت نزال  
 نورش صحرای دایم چراگاه و مردک مردم آگاه را بر سر هر شعرش مانند قطعه است  
 جایگاه رعایات بلند پایه اش ارکان کعبه معانی و چار خشوع عالم روحانی ترجیع به  
 بدغم از دلها گشوده و شنویش رسیع الثانی ثانی استوده هر مقامش از مطلع  
 جو شمع روشن تر و درخشان تر از چرخ خسته کران یلین تر کسین مطلعها می باشد  
 عشق باید و زاید و سیر ز بحر زلف مظهر عظمای رعایش توان کردید از میوه نخل قضا  
 عالی ریش اش لذت کبکی قضا بد عونی پیدا و دانه رباعیات بلند پایه اش باران معانی  
 رباعیات باران معانی رباعیات رباعیات سخانی هویدا هر مطلعش حریفند  
 مثال پر تو حسن و جمال بر آفتاب پرستان سخن انداخته و هر مصرعش لاله آسا گشته  
 ناز آبروی خود را انگشت نای نور نظر ساخته بیل شیر از قصبه کوی عرفی سرری  
 اگر کشتن نای هند و سبیل شادی از شیرین معانی و شکر زری این طوطی بهر  
 اند و زکنتی و بیل آساست قصبه کوی او کردیدی و هزار زبان نغمه بخیز

دستمان بحسن و آفرین گشتی و اگر گم شود سخن بی اب و طالب همدانی زهی  
حیات دوباره اقتباس نمود کردی و در پرفای او را در سخن وری دیدی  
تفطیم ستاده دست ادب رسید که نهشته دست پوشش فردی و اگر نوی  
و خاقانی را در و آفتاب کی شدی از انوری خفتاب مهر سپهر خنودری یافتی و خا  
خاقان مملکت بدوخت کسرتش خواندی و برزی که خوان بیان می بند سخن  
سخن در دمان می بند زلفش خیابان شبان کلامکار که یوشن خان نمره کرد  
نثار غولهای زرنجیده و سیم خام غولهای دم کرده را کرده رام و فرشتی لب  
طویان بهره مند سرآمیده از روی تابانک بلند منا جانان و کر خان و میند  
جرا بنیان خوداران و میند آرزوی که تعریف جلالت خند سخنش که قناد طبع  
زلفش تعالی شعر رفته رفته در قافیه بیان میکند ادلی آنکه طایع ماطور است  
قرآن خدائی دعا سازم و کجتم قرآن دعا بردارم آلهی نادیا جبهه صبح بدو شمع  
خورشید کاظمه شام تواند بورت بپوشد صبح و اوراق این دیوان که کلدسته  
معانی است از طاعت شام شامت حرف کیران محفوظ باد جمع این اوراق باد  
از برتانی مصون است تا بر لوح امکان نقش منی آشکار نمت با طهر

باد و عارت کز نانی ناسی / پیر ادمی کجای کندی  
 جمع دورسی بی بیم حور / کاش صورت محمد و علی  
 دومی بر لبه سربازی نرسد / جمع بهر لبه پادشاهی نرسد  
 سخن او کی محمد و زینا بگویند / گوهر درویش و پادشاهی نرسد  
 عباس حسن کاظم بی کعبه اور / بی جهان بی پادشاهی نرسد  
 محوی ابدش نامون کی چاه / چاه ماده بی پادشاهی نرسد

صفحه حسنی کمال  
 پیر علی  
 او سعادتی او در چاهی نرسد

لب ریتم جو و عذر و در چاهی / آنو عذری خدایت چاهی نرسد  
 بیا بیا پیر خاتم و صومع شمس / پیر و کسبیان در چاهی نرسد  
 در عذری ابدی بی بی / سرش شمس ختم چاهی نرسد  
 کانونی نوین پیر کی حوی / عالمی بی بی سوز چاهی نرسد  
 ای پیر علی جو سرش هم بهر / خدایت ماد و صومع چاهی نرسد  
 دار و نه هم بهر صومع / سستی سستی کوک و نه چاهی نرسد  
 لوین پیری حسن اوون بهر / هم نصبت قفا شاهی نرسد



بسم الله الرحمن الرحيم

هو احب کوفات سی و نه غامی سلما  
 هنر پیدا کر اول رب کیجو تب پس  
 و اهرم زر کا کرنا با شرت اندوه دل اوی  
 خوش آید کب کین عالی طبعیت این دو  
 عرب دست تحت کهنین فی قمر پیش و کم  
 کر ہی گفت ایام ضایع قدر مرو و کبی  
 کینا ہو کی رہ دنیا میں کر جیسا بہت چاہی  
 ادبیت وصل میں دینی جدا ہی سہی  
 موثر باندا باب ہر کوئی بہ سہی

ستو تی شیخ سی زنا تسبیح سیکہ  
 ہو جون تیغ پیو ہر و کر نہ تنگ رہا  
 حصول جمع سی غنچہ کو آخر ہو رہا  
 پنجاہری استین کیکنان شاہو کی  
 سد اخور شد کی جاک مساو ہی آہ  
 ہو سی جیست تیغ رنگ آوہ کم جانی سہی  
 ہو سی ہی فیض تنہا ہی سہی عمر حطر طو  
 بہت رہتا ہی لان فصل کل میں رہتا  
 کہ ہو جو تیغ با جوہر اوسہی فرت

بر لب در خاوش حرف نرنا سر  
بهر روشن ہی رنگ شمع رطابا دہ شش  
نہیں غریب ہوا کوئی نرقی بخش آتش کا  
کوئی نہر غنیمت ملا لہو ان پر تیرہ روز کو  
طرح مہر ہو با مال حیرت آسمان او پر

کہ بد کو عند ای غیب سی کینچی بس  
موافق کر نہ وی دوست ہی دوست  
نفس عینکای دل سی دوست تسکین  
کہ زینت ترک جہم یار سرمہ ہی عفا  
لکھون بہر یہ غزل کر بس من من طلوع

جب نادان ہن جھکوی عجب تاج سلطان  
ہن قدم ادنی خاکت خاک کیا ملا دیکھا  
جاری آہ دل پیرا نہ زما وی تو یا نصرت  
تیری لاف نہی اپنی دروسیا ہی کہہ میں  
دینا میں نہیں کہتا ہی کا جستہ جوان  
چھو کی تہہ بسی تر قدم کا ہیدہ اما ہون  
سہ پہر میں رسم خطی اندوہ دھوڑی  
سہ پہر میں ایسا دامن طول سخن نام  
سہ پہر ہی قیامت فہم کتبک بیان ہو کا

فلک بال حاکم پہن سہ پہر کی کس  
کہ جہنم نقش با سنی تا عدم غمی نہ جہنم  
کو کر نہ دیکھہ آئینہ کو نہر ہو کھی جانی  
کہ تی جمعیت جامل بھی لکھی بولیا  
کہ غنچہ کنی کہولی ہی صبا کی کوکبا  
کہ اعفا دیدہ زچر کی گتی میں ترکا  
مکر و تھوس سی باقی را ہی رابطہ پیش  
نقطہ خامی کی سرکشو ای کی ایسی زبا  
پروای جہنم کتبک وصف زلفہ را

خدا کی دھڑکی باز آند اب ملے ہوئی ہوئی  
نہ رکھنی ہی حاصل انکی چشم و زلف کی اور  
نکاح اس کو کہ وہ لہی کہ اب وقت آتا  
نہی دین محمد بروی من او سکی جو جو  
ملکہ سجدہ انکری آہم خاکی کو کر رہیں  
اوسے کو وادام و جو کی خلقت کسی کما پیدا  
خیال خلق کر اسکا شفیق کا و ان ہو دی  
زبان پر او سکی حرف صرا کہ شفاعت کا  
کہ جب سے قدم مسند او پر او فی سرعت  
اگر نقیان چپس کی شکر کا نیک ارادہ  
موافق کر کر تا عدل او سکا آب و تاب  
بہر کہ انصاف ہی یار کے طرہ و سوس  
بی ہی آشیان بہن باز کی کچھ کہو کا  
نہا آسا ہی پرواز بلخ اوج سعادت  
کہنی ہی غنچہ گل باغبین خاطر سی نیل کی

نہر ہی نہی ہر کر فائدہ و نیرا پسما فی  
کہ چاند ہو وی و صعب پاکہی برکت  
برہمن کو صنم کر تا ہی کھلیفہ سدا  
رہی خاک قدم سی انکی چشم و زلف  
امانت دار خود احمدی ہونی نہ چھوٹا  
مراد الفاظ سی معنی ہی تا آیت  
رکھیں بخشش کی عزت ہو دی اور  
کرین و ان نار آمرزش بہر کفایت  
کری ہی موج بحر مسدلت تب سی ہر طغیا  
کر دہ کو آب کی و وہان کری عرق اکما  
تو کو سی سنگ سی بندہ فی شکل انور  
ہنس من و عیش سی اپنی بسرا و فدا  
شعبان فی کرکے کھلی کی سو ہی  
کہ ہی سورجہ کر سہیلہ و ویر  
جواب و ارق حبت کو ہونی ہو چکا

بجاک تیرسی هرگاه آب معور چاقا  
فرا از نسوسل ال تم تها به سوت و ناین  
نهو به سسی جدا سیه کی و قاسکی سیه  
جسی به صورت میرت کرامت نی کی کتو  
معا ز اندر به ک حرف بهو قع هو لمر  
کندر انیسیم نافس لکبا مچکو سیم چاه  
و صورت اسکی هی لاریب ده صورت  
حدیث سن ارانی دال سی اس گفتو او به  
غرض مشکین عین هرقی جو به اگر کی لیمی  
بس که ت جل ای سو دابن دیکها فم کو

تو و سکی کی هو کی عد کی لکبا کجه و او  
و کر نه کرتی به اکین جان و سکی  
فیامت یو کا و چسپ و ده کجه  
تجه هی کجه ای لیمی کتین کر بوسف مکی  
جو اسکو هر کون تو هونین مرد و  
که و همر الوعیت هی او به ماه کتفا  
جو معنی او سین بن پیش کوی معنی هی  
که دیکها جسی اسکو افی دیکهای شکل کرد  
خدا کر به نفر مانا که همن کوی سهر مانا  
کر استغفار و نه سی لیمی کی شاکو

چهره هر پیش هی ایک سنل مشکفام  
من و تیک شراب رسانی کی چشم به  
میری تری بهه ربط چسی میان کرمج  
و ان جو کبا هی بکنه تونی میرا دل کجه

حسن بنا لکی دورین هی سحر ایک نام  
کیده لکی نه بکری سبب آباده کنش کجام  
وافعی بن نو کابن کو که هونی بام  
لینی هی کجه سی خشرین مچکو بهه



توجه سببی و قاعده هر کی دیده و دلکشی طبع  
دی باری سببی و دینم هو کیا رفته رفته دل  
طرحه و ادب کریں با که سببش و کاش  
چون سببی و سببش حرج ناک است که گفته  
خود و بزرگ و هرین از سبب حاشیه  
کشی می بود سببی مغفرت بود یکی خوب  
پنی غرض به او سببی می که تو به کاش  
و بهی جواب بخون و یک غرض تو کاش می  
مطلع غفرت و منتبت که تو جگای هر حاش

کرتی این اوتد هر یک از سببی و سببی  
هو سببی حرج آید و کون ذکر می نیام  
زندگی اینی یکدم که سببی کو یکی کام  
بتهه که یکدم که سببی بودین و سبب کلام  
ماوه تو این یکی که کو که به سببی نیام  
سمره فوت و منتبت که سببی ختام  
ایکین سبب کاش تسبیح سببی کاش  
سببی کی نصیده ی تو صبح سببی نیام  
سبب سببی آکی ما کاشی که یکی تو اب کلام

مثل زبان خامه بین کر نیمه و امام دو  
هو نی ندی غروب ایک هر نماز هر کو  
جاکلی اندو یکی رتبه کاش می سببی ختام  
سجده کرین این هر و در بدو کاش  
او کی طواف روضه کو سببی نه جبه سبب

معنی توان بین یکین که چه به سببی نیام  
ایک کی اشارت سببی فرس مه تمام دو  
وقت مراجعت کریں کوچ یکی تمام دو  
میران سببی سببی سببی سببی سببی  
نمکری و هر قدم سجده کاشی و امام

موی خضره چیلد بر انہو کی و طوف  
 ہونی حکیم سب معتقد قیام ہر  
 وصف بران و دلدار کینہ نوسن کیا بیان  
 رفتی حق میں ہی یہ ہود و ہوا و ایک  
 برشت انہو کی تیغ کی مجھ سے سی جان انہو کی  
 اوس کی خیال میں کوئی دیکھی جو مغرورانہ  
 بدین اوس کی کر عدو دیکھی جو امنی  
 نمودا آب آگیا کہوں مجھ سے کسی کی دکان  
 جا ہی تیری بون طع طلاع کی اس کلام کو  
 ہی ہمہ میدان سی ہی بون علی کسی  
 یہ ہی میدان میں ہی کم و نہ شہر میں کر

لبان دانہ روئیدہ ایکبار کر  
 معتقدانی ہی خاطر میری کہ جائی نفس  
 بہ بینا عوض شک چشم سی میری

ایک ہی جو جدار کرنی ہیں انجام  
 یعنی نہ کر زمانیکو ملکی ہو انجام دو  
 شرف و ثلوث تک صلی میں سن کا  
 در بہرین بدوش پرسی ہی خوشام  
 خامہ کی نشان ہونی کشتی ہی بیگانہ  
 احوال کی طرح اوس سی آوی نظر تمام  
 ماسی کی غمی حلال ایک ہی اور تمام  
 قطع کلام کر کہ تم ہر گداخت تمام  
 کہدین علی ہی سی بون انکام تمام  
 اور و کلو دو جو ایک تمام و جی ہکلو  
 باد کرن جو مجھ سے کسی کو کسی خیرام

کہی جو کام سی میری پرین ہر کر  
 کرونگا میں ہر دم واپسین شمار کر  
 چوئی برنگ حجاب تلک کہ

زات و هوین کی ہین یارین زلف مجھوں  
نہی نہ کہہ تہنای و لکی میری بات  
فلک کی سچی سکر د باد چہر ل کا  
طالع مال کا ہونا ہی ناخن تہر چہر  
کیا ہی غم ترا دیون دلیں جو عقد  
چہا مین جو ہی کرہ اور سکو بانداری  
کہلی نہ لب جرس دل کا مالہ کرنی کو  
برخستہ ہی وقت اتک زری یکا  
سوای ناخن دست فنا میری دای  
علاج قلو اشدا کا اب میری کیندن  
کرور مرتبہ فضل ہمار من کہویا  
ہزار حیفہ کہ میری دل پرستہ کہ  
نقطہ ہی تو جو زانی کو بھی ہرودا  
نیرا حق شیر خد اہمانن کو نہی  
غضب کے چہرے جسکی برکت و شکر

رکھی ہی کون میری خاطر کو روزگار کرہ  
ہی زانہ مین ایک بہہ ہی یاد کار کرہ  
جوسا نہ آہ کی سچش کی ہونگار کرہ  
کشاد کار ہری مین ہر دور کرہ  
کہ نیدار مین دی جایی جیسی ناکرہ  
نہن یو بستکی و لکی بانداری کرہ  
ہی کاروان کی خاطر میری بار کرہ  
کلی سسی برقی ہی دل تک ہزار بار کرہ  
کہلی نہ بھر جہا مین جبابہ کرہ  
اجبتی ہی بدم تیغ استوار کرہ  
صبا فی باغین جاسوی لالہ زار کرہ  
کہلی نہ ای نفس سرد اکبیا کرہ  
کہ کار بستہ سنی ریونگی کہولین بار کرہ  
کے سا کام سپی کہولانہ زینہار کرہ  
نہ آسمان کا ہوجای تار تار کرہ

بنات جرح چه اسکی نهی با یکا  
چو غروب کر ز کاشت غلب او اسکی  
کوا اسکی عدلین خسونه بیوج کی  
گستاخی دابن خیال و سکی و سکی  
شنا بین او سکی و کی کویا کی نهی  
هر یکا نهی موالی یکا کویا کی  
یکای نهی سکی برش آکا کویا جرح  
کیا بین رض که آنا نهی سرعد و کابری  
برادرس پی تر جوتپی ز انوون هونی  
و غلام و ز جو هو جایی نری بهالی  
توون و خاک تر پی که اسطرح هو  
ز بس روح نری عهدین نهی شش  
که لای و رن نری مهر کانهین رسیخ  
ترشها بین کیا کون انکشت دستا او  
کی نهی نهی سکی مرضی سواتری تقدیر

که جو د هونین کی نهی ر کیتی اشکاره  
تو که گشتان و بین هو جانی نهی  
نوا هونش که و بین نهی یکا  
هو نی نهی غنچه بین اب باد نوهاره  
هو او دی نهی کویا نهی نهی ر کره  
که نو با روز نری او سکی ذوالفقار  
که حبسی شش دم تیغ آید اسکره  
که حبسی جوف بین کرد و نهی آجاریه  
که حبسی هوتی نهی کی و اریا کره  
عد و کاسینه نهی پاشاه دین و  
نه نریه باز کبوتر سی بار بار کره  
برکت آله دل نهی ناگوار کره  
دیا نهی کول که دامن سسی انی ناریه  
صد و کویا کی کویا نهی شکاره  
کیکی کام سسی کویا اکل نری کره

خسوس من که معتقدی به میری خاطر  
بسر تشنه که اسلم بر لب سواتری  
وہ تری ذاتی ہی شکل کت اکیو کو بی  
ایہ مجھ کو ہی ہی تری حال فوتی  
سببہ کریم پیش سی جو کر زبان ہو  
کردن ہوں ختم عایہ پر سخن کہ آد  
موالیو کنی دلو کو شکفتگی کا سہ  
برای خاطر اعد ازمانہ ہر یک آن

کہ ہر کردہ من ہزاروں ہن جون انا کر  
کہلاوی کس کس کی جا کر بہ خاک کر  
جہان کی کام سی کی لین کی بنا کر  
کر سکی میری خاطر من اب قرار کر  
میری ہی دل سی کی اسی طرح قرار کر  
زبان کو دی ہی خوشی سی شہد و امان  
ہیت کلکی طرح دیوی روزگار کر  
طلب کیا کری غیو سی ستار کر

سنگ کو اتنی لمبی کرتا ہی پانی آسمان  
مستعد آنا ہی بہ افنی کر نہ خلق ب  
خوان بر اس وسیہ کی سہ تار و تلو  
ضمیم اس پر جو چکی رخلقی و جہ فصلی  
کام عالم کالبان جوی تصویر سی کی تہ  
کہو لیا ہر کر نہیں ہی کار بستہ سی کر

مونہ پہلاوی آرستی عایہ دی ہر زمان  
سج اسکی جال کا دیکھو تو ہی شکل ان  
چکین ہن نو دی ہن خاک سہر خیار  
پرنہ آیا اسکی کور سا کیا جو مہمان  
بند رہنا ہی معنی کو بصورت نہ ہو  
تا نہ با جا ہی حکم کر اوسی ہر

شکلی اوقات گزاشی لب حسن و لطف  
نا تو انکو دی توانایی اگر اسکی ندو  
دیکه احوال غفا که اس ظالم کی آتیه  
و بی رخ و قیامی اهل درد یک  
یا بر خیزد بر محکون پیراوی دمو  
بود دریا بر کور ساوی دشت سن  
یکل کهنی دیده بنامین چه تاریک عقل  
هنس کو سوئی چکانی سدا یه بی تمر  
رشته کی خاطر کری سوراخ کو هر کا حکر  
اگر اسی نفلو تو تن با که سبکی رو پیش  
چشم طلبی روشن دیکه که  
و درین اس رسیده که اب بحر جل حسد  
خود موند پر شمع یک دیکه تو جلتا ای تنگ  
هر سی خست سی او سکی حکمین خافین عام

غنچه گل اس سببی رنایه که  
خار و جادی و این زخراهی در  
نام اگر بد اری کوی تو شای نشان  
و کهد دهند و کنی هو خواهی بین دینی جان  
خار کی سر پر کری دامن کلک و سیاه  
حشاک کی خزع آید هر پر و جوان  
بر کری کل اجوا هر لکمی چشم سرودن  
بوست کهنی ای ها که دیکه شست اجوا  
بهر سو و ناک اس کی سانی کوی  
خامده اس کون این کهد ملک نفی صان جان  
و بهی سی بر اگر جادی شل سلوان  
روستی کا تو کین هرگز نهی نام نشان  
دشمنی معشوق و عاشقین ای اتنی دریا  
خالد دل روشن کری یون مطلع می سان

ماه که خاطر مقرر وقت شبی یکسان  
یکسان مان یک لای حیران هونی سست  
کیا کردن او سکی طبیعت کانون کویین  
آن من اوج کجی جی مجهول الب  
چرخه و ناکه سه فزاکر آتاهی نظر  
تا کی اکی فرض است فله دون کی زج  
بس جوا یا هو کوی ایدان کنجی اسکا

پرجوید چاهی سدا ساری ده هووی  
مثل ماه نو پری پرتی بین عالی حصان  
کیا کردن تیرگی کرد ستر کلاب سکی  
خاک لبت پر کری بلین نان این بفلان  
بارد نختی بد دیکهی صاحب شمشیران  
یک تیره برین کاهی جنین کاهی بنان  
استنار کراب غزل خوانی سسی توانی لیلان

کرشمیم زلف کاتیری چنین بریان  
طوطی تصویر سکی روبرو کرتی بی خلق  
مشراب شاق بر تنها نهین بی کشت  
عشوه کرتاهی تر اوج کجی سکی سیر  
چشم سکی بوجون هون تو کون نالان  
دلیر اد کیدار ای کاسه جنی کاطم  
نار مشوقان کاجو دیکه بود کردوشی

کلفت کل سسی بران هو داغ بیلان  
موجود دیدار کاتیری هو آتیه بن  
نازنی تری کیا با مال زهد زاهدان  
جایمی هو تربت اوس حقایق  
دانه سسی ان کافرو کنی نام ای جنگا ن  
سور بر تیریس کلتی هی تو کرتاهی فغان  
ای عجب احوال عالم مین کوی جادی کسان

موت کر و حیدر کو تو ہونی آفت اور بد  
دیکھیں عالم میں ایسود از آفات نہیں  
جہاں مائی قد ایسا ہی کہ دیکھیں جن  
کر سے اوس کی جو کچھ رکھنی قدر و نشت  
سطح پر اوس کی ملک بہر تہی ہن و ذوق تمام  
مکمل تہذیب و حیران آگاہ بد خورشید فلک  
شعاع کو طواری کمال ہی اوس رضی کا شمع  
عالم لا موت ہو اوس کی مکمل کاسیر گاہ  
ہی عنایت و کرم کا بیدار عالم میں و فقیر  
تجلی اوس در پر ہر یک صبح محتاج و غنی  
کیا بنا ہی جو کچھ اوس کی کتابی کو نشت  
کہو بیکانہن سے وہ کار و دو عالم کی کرہ  
ایک دن بوجہ میری دل نہ بہد بے عقلی  
یہ کہ اسکر معاذ اسدای نادان خوش  
مطلق اس معنی سے آگاہی نہیں میری نہیں

جس طرف یہ ہو تو ہی در بنی بانی گمان  
جہاں ہاں اسستان کا موضع اس دہان  
تھام کر دستار پی عرض کیا باشندگان  
دیدہ حقیق میں بہد عرش کا پایا گمان  
معین میں کرنا ہی روح القدس کے دہان  
جون چراغ مضطرب نہ فتنی کا دہان  
رو نو آسمین ہن کو یا خلقت محدودان  
دیوین جس اعمی کو کردار کی اگر کس مرتع  
دست فیض جاری اوس کی سونگ لای دہان  
مقام شام و رانی کد او خسران  
جسکو سمجھی ہم رشک سر نوشت رسلان  
بجز احوال ہی اوس کا ہوا ہی بیان  
کس کس میں ہی یہ شرف رکھتا ہی کو دہان  
کیون کہ یہ شرف ہی خلق سے ہی زبان  
مجھ پر جس حقیق کلامت رکھتا ہی گمان



وقت اسرار او سکا و ن چست در حق  
 لیکن نانا چہ سہ کیہا ہوں اگر کسی کو  
 کہد و تجا نہ من ہرگز نہ آتا کہ کسی فوق  
 بہ سہن نکلا رہا سہ جو من پر عقل کا  
 بہر ہر اندہ ہشتک لا رہا ہوں چہ  
 کو ہر جو حقیقت عمل کا ن معرفت  
 او سکی چشم فہم کی آکی سدا اپنی نشین  
 کہ حقیقت کی پہلی پردی کی سہل گاہ  
 بہر جب کرنی ہین بخشش او سکی سائل کی  
 قصہ جانیکا کیا جا ہی اگر او سکل یکا  
 اس قدر ماند ہو بھی او سکی کر عشر  
 لا جکی ہو وی عمل من وہ جو نہ ہا نہ  
 کان یکا پردی ملکہ بھی ہو ہی صورت  
 کہج کر اپنی سر رہیں ہستہ سر خود کہ  
 او سکی حفظ عدل من کی سہل کار کا

راز کا او سکی ہون جو راز حق کی راز  
 سہل کی یہ کرنی سہل سی اپنی لوح و نوشتہ  
 کہ نہوتا اکھا و ان با وی تولد در بیان  
 سہل ہی اس بات کی در کیا کہا او سکی  
 قوت ہر یک ضعیف و طاقت ہر ناتوان  
 کو ہر جو حقیقت عمل کا ن معرفت  
 ہی دو عالم من جو کچھ مخفی سور کہہ چہ  
 نکلی ہی او دہر سہی ہستہ بل کو بار نہا  
 اس قدر ہوتا ہی طول قطار کجیان  
 اس سہری سی او سکی سہری نکسیر و ہم  
 تا اند جا ہی کہ او دہر سہی ہری طا  
 حکم او سکا باز گشت او سکی یہ کر ہو وی  
 بہر یکا او دہر کو جلی سوی دان مہر  
 دانہ انکو یہ شیشہ من کر دین گشت  
 دیکھ سکتا ہو ہر تہہ جسوی ناتوان

بند دولت ایسا ہے کہ نام نہ کیوں  
حد رہ گئی ہی دولت او کی شمشیر  
دالہ دین و من تن اس ملک میں  
کے جو جاہ و ملک او سکھری راہی طلق  
او نکلان اور جاہین دم بواو کی  
سے ہی بد قدرت جو کوئی توبہ برائی  
دایہ پائی کی وہین یسی زمین یکا قرا کو  
صورت اسرا نیل سی کچھ کم نہیں اسکا نام  
جتنی ہی جمعیت افلاک ہو وی شستر  
کہ بناون میں جو کچھ برش من اسکی صفی  
و نور میدان مابہنی آوی کو شستر  
جب کمر سی کچھ کو نامی تو اسکی فرق  
ہی غرض جو ہر توبہ او سمین جو کچھ ہی  
ہی وہ انگشت قضا برم اندا کی لپی  
اسک تو سن کا جو پوچھا خامسی سب

کر کہن کیا و برطی رکھا ہی حکم نہ بیان  
کہ صرف عدا میں جا کر کبھی اسکا مال  
موسی کیست کردن بناوین سرستان  
ہو نہ نہ لاکے جو تھنی لکنت کو ہی میں  
آباداری اسکی کر کبھی قوت آج  
آشنا ہو دی را او کی طبع سب  
کات کر او دہر ہو نکلے پر دہستان  
نکلی وہ اس میں سے تو شور قیامت  
تاب کیا باہم رہیں اجڑا جی رضی اللہ  
کہا کروں میں دور رہا جی حاکم  
ما کو ہی نہ کروں صاحب کی سب کو  
موسی سب سے خن ملک تہری زیست  
شکل و نام اسکا بناون کیا نہیں  
تو ذوالفقار سب کی تھنی میں لکھن  
پرہ کی بہ مطلع کہا معذرت

حسن عطف تشنگی کا جس کی کا لو کی ہا  
ابن حجاج اکبر کو جس کی چشم خواب  
اوسکی سب کو سمجھ کر فرقت کہتی ہیں  
خوش کر رہا ہی چون ہو سکے وہیں  
خوش رہن از بس کہ ہی چون انگریز  
نفس ہم صحت رشت پر آ کی جست کا  
کرم ہو دی وہ پری پیکر تو اسکا سن  
ہر گل رنگ حصار یون عرق دی ہا  
ہی چلا وی ہن پر اس کلنو کی دار کا  
جب قدم نکلتا ہی وہ محبت کا ہم پر  
نگہ و جگہ دی عنان اس میں تو کی  
کرم اعدا پیدا ہو تو چون تفرک  
پر غلط ہی یہ کوئی اوسکو دنا وی  
ہو اگر بہت حق میں اور معنی اسکی ہو  
بہت ہا پری ہن ابی نہ ہو سکتی ب

باغین حسن نہیں کہہ سکتی جھین  
یاج دیون مال دوم کہ رلف و بعد  
کہا ہی یہ جرتا تھا جیائی کا کشت غن  
جی روز ہی یہ کریبان و کس کا  
جلد کا بجی سی ہر قطرہ ہو کا ہی عیان  
دین نزلان حرم ملک غلبہ دی آوی  
دیکھی سوچ سنی سی کسی ہو خاطر نشان  
لالہ زار او پر ہوشبہم جسطح کو نشان  
جون بون ہنہی ہن لہر اما ہو سر و کشتا  
صدقی کرتی ہن خرام نہ از اس بار  
اسطرح اور جابی جون چہری سے نکلتا  
دانشی اوسکو تو بھی مغلز آوار و  
صفوی دی زمین کا اس قدر کھان  
تاک اوسے را کہ کی انونت آسانی کہ  
اچھی ہی ہر باد بہا بہا ہن او رہی

پس جو ایسا ہو تو گرد گشتی کوئی کس طرح  
و جناب عالی ہی ایسا ہی کہ جسکی مرض میں  
رہتا ہے وہ حکمہ او کا خیال عقل کل  
انکا آئیہ ناز و فی سی سپدا ہی یہ  
یہ سخن شکر کہا سنی کہ جان ملک استقامت  
برائی خیال ایدہ کہ میں کرتا ہوں میں  
ہی غرض اس نظم سی اتنی ہی کچھنا کیجئے  
یہاں ہی مجھ پر تین کچھ یہ  
لیکن اس طرح کردنی کیا ہی ممکن  
وقت تو کہ ہم بھی اسکی درستی  
خانہ چشم خلاقی سی او ہمارا خواب کو  
ہر کسی کی سچی ہی اوج سعادت کی لہی  
کدش امید سی پکار نسیم صبح دم  
کوش زد میری کنی اتنی کہ ہو آوا خوش  
مکند خند دشت کردیا ہی او کا افسانہ

جز درود او کی شایں کیا کہی سیریاں  
ہو کی آدم کہ خلقت سی کوئی طلب  
یہ بھی کہ قصد و ان راہی نو دہونڈی  
نوح میں اسکی ہی خلاق زمین و آسمان  
و عقل و ہوس سی نہیں کہ کجیاں  
موس سی بہات کہ صف سلمان بیان  
رضی اپنی حال کا بخشش ہر دوہاں  
کیا ہی وہ عالم میں نفی جو نہیں تو ہر  
بمضطرب ہو کہ میں ایسا حال کرتا ہوں  
بہت ہی او کو یہ مجھ پر اپنی تھان  
میں طالع میری او اس کہ میں و تباہی  
زد دینی کہ ہمارا کو میری منت استخوان  
دی چراغ نجات کو بری ہمیشہ زلف  
جسب سی میں اگر کی دیکھا ہی ہمارا کھانا  
سمع ملک میری اگر سچی نوای بیان

کر بتلک انباری کچھ پس منو کی ذکر  
دائرہ ہوں جس طرف بنیاد بنی کہ زمین  
اگرچہ ہوں بی خانمان اس کی عداوت کیا  
پوچھی جی دفعہ آتا کہ یہ ظالم کہیں  
ای ہشتہ دنیا و دین ہی تجھ سی ایک

ناکی اس جفا و جبر جی کچھ سیل  
اوسط کرتا ہی یہ سیل جی کو  
خوش ہوئیں نہ فکر نہ تیرے سب  
سر زمین ہند کو سوچی نہیری استخوان  
مطلع خیم سسی ہی اسوٹم کا میں سکایا

تجھ ہم سسی نفع کو پہنچی زمین و آسمان  
کچھ غنایات درم سسی اپنی مجھ کو بی دلا  
خواہش دیکھ موافق اپنی جا ہوں بولوں  
ناکی جو زری کا دانا پاوی وہ کرمان تلک  
ایک شیش گاہیں عہد کی برآتا ہوں  
ان مکر یوں ہو کہ تیرا چہ بچر طراز  
پر میرا مطلب تو ہے کچھ ہی کہ تیری دروا  
اور بعد از مرگ ہے یا شاہ دین مست  
اسی را اور کی تمنا ہی کرو نہیں جس کو

مہر و مہ لین سیم در را و لعل و کوہ و کجوان  
لیکن اس داد و ستد کیا شرط ہی ہو  
ورنہ جو ہمت ہی تیری کیا کردن سکایا  
جای جو لڑائی کا یہ اس کو ملی ہند زمین  
تیری ہمت موافق لون سومن کہ ہوں  
ایک تہی چ کر دیوی مجھی دونو ہماں  
سر فرو لا و زمین بیش در نواب خان  
دا طلی جب کفن کیا تیری خاک آستان  
دین و دنیا ہی ہی کچھ شیش عاقلان

در تاب سودا قصید بگوید عانیه چشم  
تا که بیت کوزمانی کی هی بامولا قرار

کو خطاب اسکو دیای تو فی خبر به کرا  
منتظم حب تک بین اجزای بین تها

دوستو کو تری نتاوح سعادت و فیض

خاک فلت سبی بین یکسان همیشه و ثمن

سوی خاکت که چو خاک است دستار  
از زین کاشینم سبی ہی روی مجوم  
رونهون تیز بین دندان اشها بر صبح  
عین بین ہی که جانی رہی هو دسی  
نزارب خان جگر ہی بھی کرک دل جوش  
شیشه صفت کی چ کفیت  
زمانه دلو میری اور عهد یار کو اب  
ز بسکه دل ہی کند میرا زانی سبی  
که اف ملک و کری روز کار کاشکوا  
ولا تو اپنی غم دل کو اب غنیمت جان  
سو ہی سے غم دل یوں نہ کی کیا دورا

که نه نوشت لکھی ہی میری خط عبار  
اگر زوی میری روزگار پر شب تار  
زانه شکست سبی تو تا ہی نهار  
ر بس خوشی فی میری دل ہی اکب کندی  
صدای ناله دل محکومی ترانه یار  
نت او تهم یک رنگ اسس کا تو تها  
شکست سم نہیں دیا ہی ایک قرار  
کای اشک انکھو سبی نو چمتا هون غبار  
که جسکی محبت یکا سو کنه کهای ہی دبار  
بدل خوشی سبی اسس دور بین کر غبار  
که شادی مرک کی سو دوا کب آخر کا

جو کشت هوش تو رکنتا ہی تو برابر ہے  
تو سادہ لوحی سی ایدل جاہان کی کھنم  
میں حرف حق کو سننا ہی زبانی منمو  
جب نہیں کہ ہی ایسے سب نفی  
شب گذشتہ نیت در دسی میں ہوتا  
شنی میں ایک غزل بیل طبیعت سی

صدای غم و اوار و دہلہ دل زار  
کر ہی رستی اپنی سی ہر زمان گفتار  
کہ رست کو کو زانی میں کہ بجز میں داس  
کہ ہوتی کا خست مردم ہنس و طیار  
گذر کی چمن فکر کا طرف ناچار  
کہ خست دل کری آنکھوں سے ہر زار

بنو جہ مجہد سی کہ ہر ہی خوان کہاں ہی  
جب نہیں ہی کہ با دسموم ہوا بوی  
ہنن ہی شادی پیغم حسن بن بیا کی  
کہان ہار و کہاں سانی و کہاں سی کرا  
نکٹا تہہ سے اتنی ہی دہی زری  
سکھنے سی بھی دہلی بون ہو معلوم  
برا ہی سی سی فکر میں سد اظالم  
رکھی ہی مجھ سے خصوصیت عداوت قلعے

کہ بیل قفس کو ہی کل سی کیا سے کیا  
نہیم کر کری یکدم میری جس سی کیا  
کہ کل سی ہی کر بیان برہن کر  
کہان نفی طرب کہ خن و تار  
کہ خوب روی دل پہل کر پکار پکار  
فلک کو نہ خاطر کو بھی کیا سے کیا  
کسی طرح بھی کسی دلو و بکھی آزار  
ضیا خام کو بین دہلی اپنی دھن تو

برگوشن تو رکشا ہی تو برابر ہے  
نوسادہ نوی سی ایدل جھاگانی  
مین حرف حق کو سنا ہی زبانی  
تنبیر کہی ملیں سب سیخے  
شب گذشتہ بہت درد منی لایا جتا  
سویں ایک غزل میل طبع سی

صدای نغمہ داود نالہ دل زار  
کر ہی رستی بنی سی ہر زمان گفتار  
کہ راست گو کو زبانی سن گنجیں  
کہ موجی کا عشت مردم جہا لٹی  
کہذ کیا حمن فکر کی طرف ناچار  
کہ محنت دل کر تی کھوسنتی ہر زوار

رہا

نیز یہی کہ ہری خزان کہا ہی  
جب سنو ہی کہ باد سموم ہو جاوی  
یہی شادی پنچم حمن من دنیا کا  
کہان بہار و کہان شا و کہان ہی ہر آ  
فلک کے ہاتھ سے اتنی ہی آری تیرے  
شکشکی سے مجھی دلی بون ہو معلوم  
پراہری ہی اسی فکر میں سد اظالم  
کہی ہی مجھی غمنا عداوت قلعے

کہ میل نفسی کو ہی کل سہی کب سر کا  
نسیم کر کر ہی یکدم سیری حمن کسی کد  
کہ کل مہی ہی کر جان پر حمن کھار  
کہان نئی و مہرب کہ مہی ناخن قنار  
کہ خوب رو بین دل لہول کر کہا بکار  
فلک کو شہ خاطر کو بھی کیا شمار  
کہے طرح بھی کسی لگو بجی آزار  
حیال خام کون بون دیکھی ابی دلن



که خاک که یکا سی هند من بنا و بنا  
که هر خیا لکواب کی کپا هی به بی غمر  
که یکا یکا سی مردیون کرین بن غم  
که روسپاه کر اس مندر کا کوئی  
جهان را خاک کو هی به شریک هی  
جهان کی مرک گو سی خضر عمر  
جو کجی که نه سسی سنی صدی تو باور  
خدا نخواسته که آسمان کی کر و شری  
فلک سی و سکو مایک لک و آن جوین  
اکرده خاک هی اسکو شفا کانیه  
هی اسقدر و ه زمین نورستی و امان  
اسی ہی غم سی جهان من ظهور کر هی  
هو اکا وصف من ابر حاکر لک وین

رئس هو افی اوت کو دین کی شای

جراغ بنگده و خشت خانه خمت  
رئس پرا هی سس اسکا هوا هی رفار  
نشت زلی پی هو سی جو رسک سی  
او سی دیار کی کلبو نیا مو جی کاغذ  
که فر عر شش هی کر هو ی آکی قرب  
خدا نصیب کر ی نجلو زنی که یار  
محمد سی فرکی هو جو کر ی اسکار  
قضا طلب هو سی او رس بیمار  
بیک سون یار که جاکشش که نشت  
قضا قضا هی کر ی تک که کر ی  
که جسکی رات که آکی نهین هی و کو تو بار  
همیشه بجه خورشید سی کر یان سار  
میر سخن ری بر سرتا بروز شمار

شیر اسکا بین بن شک دانای

کمر و طرف سی و هوا ی صبا غن ک طرف  
خون و نیشاک لک تصویر که پی و ان لکاش  
عجب بین سی که مون او س هوا سی و ان  
نرخ بین کیا و ان یار و چنکی قدرت ک  
یقین ہی دلو اگر ساکن ن جنت سی  
نسب نمانی سی گو گو و ان نهو سی  
اندر کی نظر و نمن هو یکا بهشت کو کی قدر  
بهشت نر کین به جنان افسر بین  
چو کمال کی بین ساکن نهو کو هو به امر  
تیری نو ذات پر روشن هی جزو کل حال  
غرض که دیکه کیا او سر حاکی مرتبه کتن  
خردی اسکی مجھی اینی رین که تجھ میں  
وہ بولت میں فی کہ ای فلک سیات  
نہیں وہ خاک و فی آبروی انجیات  
اگر چشم کو اکو پنچر او سمین سی

نہو کو ای زمر و عشق و ان رین  
ہر ایک شاخ و بہن بنر ہو دی او کی  
اگر زمین بکری فوت سچ زوار  
عجب ہی لطف کی او س قطعہ رین  
جو کوئی سپر کری او س دیار کا کلزار  
بلک کو موندنا کر سر کرا طع ہو نمودار  
جہدین ہی مسکن و ماو کی و ان وہ دیار  
عجب بین کہ اسشی برہمی روز شمار  
سوا ی عرش نکچی کسی طرف کو کدار  
بھلا ہی پر وہی بین کہ اپنی عسک کادار  
لکار بین سی کر فی فلک بہر استغفار  
ہو کی س سبب و خاک کو بہر و قار  
نہو چھہ سنی نسبت او سی نو دیکار  
ہیں ہی خاک وہ کل احوال لایا  
اگر سکین شب تار یکا سر بہر و قار

بُهی ہی نسبت ابوسفیان کجاست  
امام مشرق و مغرب شد زمین و آسمان  
زای امام که چرخ خاک و رستنی چسکی  
اگر نه تو علم منع مانده بین او سکی  
هند سان قضا ابی هند و نسکی  
جنت منی که گلی نه تا دم مشرق  
خدا نخواست دیوی چهار غفر من  
ای فز کری منفذ هوا کا ذره خاک  
اگر اسکا حکم اوها وی جهانسی شد کفر  
بقصن نوحان که نیران عدل او سکی  
اوسکی عدل من می به که جنتی حق  
نشو و خمیه کا تیرایان کرون لیکن  
که جیبکی دیکه کا رفعت ملک من  
هنن ستاری من بلکه تو تا سیکا  
کو به بر شش اوسی ابی همه رعد

ابو تراب که فرزندی کیا هفت  
رموز دان خدا در تحت اسرار  
قبول هون که بهوس سبج و غار که از  
تولج دفتر قدرت من و دها و پکار  
سوا می مشورت او سکی چسبی که من کیا  
زبان خامه سسی که حرف میر حفظ  
کراوسکی رای بدن طبیعت کا  
پنجو ری پانکا قطره جهانسی که  
حجالی کیا جو سیلما فی بین روی زبان  
هنو ای دانه خردل برابر کس  
جبال کیا می که دم باری اژدر خنجر  
کهان خیال کو ہی هنجی کا وان تکش  
اوسکه بوجه ہی صفی زمین کو نور  
اسی جسدی انکارون چه حرج من  
کراوسکی فرشت جبار و بی اونی

ایست خامه بن این سکی وصف کلون بن  
چمن سین صنع کاجسکی سبک روی  
غرض و کارم نمان ہو یکا جھکنا ہی  
بہاں جلد یکا اسکی من کہان ملک  
چراہ اراق کر اکبے دوشی راہی  
امید واپون غبت سی اٹھ جھکون  
بہ ہی استہد ان لا الہ الا اللہ  
تری حمار گاہی سستی عد و ترا  
جہانہ پہنچی ہی تری نیایاں کا پیکان  
نری دیار یکا جھوٹی کی دوشی  
امور سلطنت اسکی بغیر مرضی کے  
غلط جابکے قالب نہی کریں دریا  
بیان حکم کا تری بن کیا کروں بہا  
کریں ہن نہ ورق استمان کو نا ہی  
ہزار سس شکم جس جو فی تری

کیا ہی صفی کاغذ کو تختہ طراز  
کہہو نہ ایک دم جل سکی نسیم  
نہیں پہنچی ہی رقی اسکی گردن  
ملک کو جسکی سوار یکا غم ہو دشت  
سکھائی جسکو سوار ہی ہو آہ  
حضور خلف الصدق جیدہ کرانہ  
عدم کفر سدا یاد کر تری تلوار نہ  
کہہو نہ نہہ سکی روز یزد کر کی فرار  
کر ہی واپسی گذشتی تیر کا سو فار  
کہان نہ کون ہی طاقت جو کھ کھار  
جو ہو وین لاکھ سیدان کر سکین  
کری جوان بہ تری آتش غضب  
تو ہی گواہ جو کجہ نہہ ہو چکا ہوا  
سٹھا اگر تری بخشش کا بھی طوار  
نہیں اب ویکین دروانہ

کمر نهو جو تری ابر فیض کی آیکے  
 نگاہ فیض تری کیکیا اتر لسنے  
 نہ کھار کانہ فولا دانا ابد ہرگز  
 مشہی ہمیشہ تری بندہ کا نعلی کیے  
 چہا عرض سی ابر عرض اولین ہی  
 صف نعال میں اپنی بلا کی دی جا کہ  
 سوای خاک در اپنی تو ایسی تو یامو  
 سیوم ہی یہ کہ سر ابا ہی جو ہر ذرات  
 چہا رم امیکہ عمدہ دوستان ہر دو  
 تہن فلک پر مہر جب تک قائم  
 موالیو مکی قدم سی لکار ہی اقبال

گری نہ کر عرق اشغال بر بہار  
 اگر وہ ہو کہ خاک کی طرف کیا  
 جنب میں ہی بغیر از طاری و فانی  
 جناب سواد را ہی ہی عرض چہا  
 کہ ہندج پریشان نہو ہر مش غبار  
 کہ نور مغفرت اوسکی لپی ہوشمع  
 دویم ہی یہ کہ کسی درستی نہ ہو  
 ولی ہمیشہ تہدست ہی بر بندہ چہا  
 تسہول مودین کجی امیکہ اظہار  
 ہمیشہ دیکھی سی طح چشم لیل و نہا  
 جہا نہو سراعد اسی چنگل ادبار

اگر عدم سی نہو تہہ فکر و زکا  
 نین میں طالب رزق آسمانی کی  
 کل وطن سی ہی غریب زور کیفیت

تو آب و دانہ کو لیکر کمر نہو سپدا  
 یقین ہی کاسہ واژون میں کچھ نہو  
 کہ آب بخت ہی جب ہی تاک

بر کو مفید هرگز نمود زین که این  
بلند مدت اگر خون نه ز هر چه ضعیف  
چو ناتوان مگر دسگیر و شکم سی  
فنا دکی بن به غرت هی دیکه ای برش  
هنوس کی میری اجنوا کنی سده ترکان  
هو ایوان بزم جهان بن پاک غشت  
بنی سارینت دنیا سی شکل خوشتری  
... زهی مرض سی مچی عادت  
خفا ایو دل پنا من بینها مگر  
چهارگی باغین جان شاخ بر شریسته  
یا عزیز بهت جنی دیکه کر مجنون  
جنون من بر امید خسل و هریه  
جفای دهر کری سنگد لکن ناکدل  
نبر کی سخن کا میری بعد زاده مووی  
هات هی کام چهی نعره ناعرب دی

جوار کا هندستی سی نقص عیبر کا  
بدل عید او عالم کا کیونکی روزگار  
تو خا رجس بری شعله کو کهو بریا  
که نکت فی کیفش کو را سما  
یکو ز که کی خاشاک امن دریا  
که ز تیغ مرعز و فی حسم کیا  
ایس ز که بن کر نه بن تو بوم طلا  
بیلی هی ایسی نو بالین به صورت دیا  
ولی بن کی کروں هی تکر و صفا  
کسی کی دوستی سی نفع جوضر  
اونها کتخ ستم کاتلی او نهی و  
نه خوشن کیا میری عتفا قد کو خم  
بنی هی شیشه جهان من کدار خوا  
کهر ستم جو هو دی تو جو فرد بها  
خرد فی مجله سنی سجهما کی

زبانه بدست سخن خوب که دلین  
 بزم سبزه سبکبار و جو دنیا بین  
 کسیکی دل شکنی سی خوش کریں و کو  
 این نوجوان کیا ثوت دلیر و دین  
 در سنگت و می اس فخر کو بهادی  
 ضرر که اپنی مکافات نفع کردوشی  
 چمنین و هر یک خوشش بود یکا جو ساد  
 اگر کسی فلک میری مر بونت و ست  
 غرض من یکم که به تنگش پی کردون  
 که هر کو جا و ن که تا دلیرا کری و ش  
 می بر بزم حرفیان شکفته شو چو ک  
 به سنگی زده خاشاکش سبک بکی

که او س که کوهن قدر جو صد ف  
 توره که موم حواش مذوی بهلو به  
 ده کون قوم بین کبستی ن کیهن بک  
 جو خا چهره کی میری بانو نین کهن  
 قبح طمع کی اگر توری سنگت استغنا  
 طلب نکر که هون ایک نام بر دو هوا  
 برکات کل او چه کردون فی سادی و ک  
 جو خرم سنگت کی سبب بر  
 شب که نشسته اسی نگر ج مر تا ه  
 و من خیال من قدسی کا به سخن  
 که جان برای نو دارد در دست  
 جلا من که هر سی نیت خوش نیت غزل

بنسنگت بی به دل بخورانه  
 شکست و عده من بی دل از جوی

اتفاق کین اسی هن بانال کون  
 که جانی اشک تکلنی هن رزه مینا

جو درد دل یکا مری کسی شوخا مید  
بجای سرگردون بین کام بین او بین  
کره من غنچه غزل کو دنی کردی از جمع  
کری نه چاک کریان صبح خیزه  
تصور آب گیسو لغو کا اشک چشم مری  
کنده شوق هون ایتا که چیده نظره شک  
عرض که میکدی آیا شغف سیاهی بین  
و غیا با وجود کرنا هون میکدی کی طاف  
که منت چاک کریان و جام چشم برآ  
به دیکه یکا و دان کا شغف سیاهی چنان  
و یا جواب خردنی چچی که ای نادان  
نهین هی امن کهن زیر آسمان هرگز  
رهی زین که شاداب ابقدر حسین  
شرفیه کون نه دی او سترن کو بیستم  
رضای صبی که دی هی و کچه رضای حق

تجرب که هر بن سو پو گرین نه دل جدا  
نیک کسی اشک که جی چشم نایز چک  
وای مستحی می او را دین کی شایدا  
بوسه شوق نه و دی بیالم بالا  
عجب لطف که جون موج کشتی دریا  
نظر ای شمعانی بر بند استخوان میرا  
تا کنی چشم بین جون آینه شمعانی  
کسی جو کس میری چه کسی که تنها هون  
ای آه و ناله بین بی کریم در کلو نیا  
بکجه خوشبکی بین آیه هون یکا چای  
خوشی هی در بین یه غم یه غم یه غم  
بجز زمین نراسان که هی و ده عرس  
همیشه رهنی هی کنت امید شاه و کلا  
تو غور کر که قدم در میان هی کجا  
رضای حق هی و هی هی جو کچه



جدی ہو موج ایسی بانی سی جہر کسی  
 نہ کر تو کسی وہ طیب سر و جان  
 رخا کو بظرف اس طرح سی گشتی اجل  
 جو زلف شمع ہو ادھنی روشنہ برق  
 وہی وہ کینڈا زین کہ جب کا ہی وہ شکوہ  
 کہ لہند جان کا مہم جو حلقہ سس  
 شمع نور سی خورشید جسکی یکے  
 زبس کیا ہی موقع اوسکی سراپا  
 اوں نو وین پہ کیا بیاں کی مہر سی  
 جسین آئینہ مہر مہر و روش  
 ہر ایک طبقہ رنج و شرف میں اوسکے  
 بیان کیا گردن اوسے ہر طرف میں جسے  
 بساں دیدہ بآب شفاں جاری  
 دکھاؤں کہ کو میں اور کسین غلام  
 نہ ہی وہ جوش کہ خلیت جسکی پی کہ

اگر مخافت ہول حکم ہو اسکی ہو  
 کہ یہی سبب مرض الموت کی گیسکی ہو  
 اجل کو بطرف اسطرح کر پڑ نہ شفا  
 نو آفتاب ہر شب نظر سسی کم ہوا  
 ملک و مہم جو سی دین سج کہ کی کیا  
 بنا کیا ہی سر نو سی آسمان غلام  
 پیکر جسکی سی یکفہ ہی نہیں رہنا  
 ہی کان لعل سی خالی کہر سی  
 نہ باوی لعل بہ نسبت نہ درد کو ہو بہا  
 غبار درستی اوسکی اگر بنا و حلا  
 عجب ہی لطف سی ہی قہقہہ کو نصب کیا  
 پہسا ہوزان میں محبوب کے دل شیدا  
 ہی اوسکی صحن میں ایک شخص فخر کوڑا  
 کہ جھڑپ ہی بانی میں اوسکی جلوہ نما  
 ہیست پردہ ظلمات میں رہی ہی ہما

دلاطون مروج غائبانه کو

خیا ز کیمی همه مطلع حضور من تو آ

خدا که بدین تیری هر وجه من قلم است  
نهوشنا من جو تیری زمین کو آسودی  
کمان زمان کو همی طاقت اگر بیان کنی  
دم اپنی مرد که چشم کار بر لب  
چراغ راه خضر من اگر جوایت دین  
لباسی بر ده ظلمات چرخ خضر اعظم  
کسی بدی نقدی به عهد من تری  
سوی عشق تری عهد من نقدی سی  
شهابی که اگر بیان چاک کنی ثوبت  
هی جس جلد من نیز حفظ ما تو انون  
ز بک عهد من تری همی رسم دایره  
بش نهدی بزیستان هر فصل  
سموم مهر جو تری بر بکر به چله

همه مرگ کنی تو کریبان سبی که برایت  
نوسبره شکل زبان هوش خاک سی کتا  
تیری دیار کی چنونی کی صد ستفنا  
خیال ملک سلمان کون کرشی  
بنووی نور که و تری شمع منشی  
شرا بستر ابد سستی ز ندر کی بایا  
بتا کنی ناز و اداهن رمن نه جو جوفا  
کته ده ماتهد کسی چیت که اگر نوبی  
آسی هو غنای سی کانی حوت مهر  
هشی می دیکه کا خاشاک او جلد ریا  
جو کس که بی کوفه یاد من بهین  
ستور شراره می تری غضب کسولت کا  
یکهیل کت ابون کتب روضه کاف

ربکہ خوف ہی اسبابِ سیخ کی ہیں  
 شرابِ پیمیا سستی پہی سستی  
 تری کھان بنگا حریف روز نہ د  
 کہ جسکی تیرا بہت سی آسمان کی ہو  
 اگر آسمان کو اوتہا کر سیر کری ہونہ پر  
 جو روز رزم مقابل تری کھانگی ہو  
 کہ جس صفائی کے بار اچکی شیشی  
 شہا عجب ہی وہ شہنشاہ کی ہو  
 کہ اسکی بعد نکالی تصور کی شبہ  
 تری سمندر کا میدان نقشِ سیم جو  
 شہرِ قطرہ خون اوتہا پنے وین  
 ہی عرض حال غرض مجھ کو درمیں ہر  
 جن ہو کر کسٹی بقولی ہی شرم نہی  
 کیا ہی دہر فی عرصہ کو مجھ پر ہنس  
 شہنشاہ کی رک پنی کہ سکی نہ ہن

شہا اس عہد میں تری غضب کے رات  
 صد ہی بہت ہی کستی ہی کی کہ آہ  
 کہانی لاوی یہ طاقت کہ ہو سکی  
 بغیر خم کی پشت اپنی سر اوتہا نہ چلا  
 تری عہد وین بہت ہی ہنسی خوش  
 صفائی شفت تری او سکوی کجی وہا  
 اوسے صفائی کھل جانی تیر ہی تیرا  
 تری عہد و کو نہ ہنسی ہی عیش ہی آنا  
 تو روج اسکی بکھاری کہ پہلی ہونہ  
 کری وہ جو نہیں اندا کی روز در شہن  
 ملی جو کوہ کو شریف غضب تیرا  
 بجای ہر بن مو ہونہ نہی وہی  
 کہ دو جہانن والی رکھون ہون سن  
 کہ جاں بہت ہون دلی ہی ہن بکھلا  
 جو جا بکھی ہی میری ہن کی ہن جہلا





وہ نہ ہوتا تو ان ہون کہ صحن حسن ہی  
کیفیت بنی ہی بن لکون ہون نہ ایک ہی  
روشن ہر یک چراغ ہی جو نکل شمع ان  
بیتا لگی ہی ہونہ کو میری زہر شمشنی  
مشکل بہت ہی ارق قنات جہان کی بچ  
ہمیشہ زیادہ ناشت جہتیم سسی ماہ کو  
ہنا جگوارات کنج قنات بن لک شعور  
کہ ان خیال بن کہ اس فن کی راہ ہی  
توضیح بہت ہی میں اور سکی قصیدہ طور  
تا ہونین کہ صفحہ نیاسی اوسکا نام  
چہرہ رون نہ اوس کنی کہ اس کا اصل  
انفقد کہندی ہی مجھی شب خیال بن  
اب ہی رہا کہ کیا جا کہ نہ ہونہ  
کہنی کا وہ چمک سکی کہ سودا ہر چہ  
چہ قدر ہو نہ یکا ہر یک کا ہر نہ

بی زوہا بن پنج نسکون زوہا بن  
وہ نہ نہ ہنچی سا غریبی ہی لک  
ہو نہ ہی داغ و لکا ہر ایک نہ لک  
ہو نہ ہی ہر شہید دوستی ہنچی لک  
لیک بن ہی چرخ کی ہر شہدگان  
غلام زہتی دیکھا کہ ہونیم نان لک  
ناک طرح کو حرص فی جنبش ہی نان لک  
ہما چون بن اگر کسی نوار زبان لک  
ایسی ہی کہ کی لاؤن نظم کی زبان لک  
ایسی ہی کہ کی لاؤن نظم کی زبان لک  
لوان کہو کہ زمین کو کنج نہان لک  
ماگاہ ہر قصہ آرزو بس مکان لک  
ہو نہ ہی ہی رنگ ہر کل رخوان لک  
انفقد سنی چمک سکی چہ ہر چہ  
ہو نہ ہی کہ و لکا ہر دور ہر داربان لک

بهر حال دامن سمت چپو رسی  
 غارت کی کر ہو کشته دامن پنهان  
 از بیکو مضطرب ہو تک آسسته کو دیکه  
 پس توش کیا کی هی اشعار زبده  
 جو دست نرد رسی تحسین کا غل  
 نزدیک سنکی ہی و بر اصحاب کمال  
 کر بو علی سلام کری اگر او نہیں  
 جاہن کہ ہم کلام ہوں آستہ تو کہیں  
 آدم تک لگی آکی کوئی آدمی نہیں  
 سودا تو انکی میج کریگا کہ جو دروغ  
 جہان ہوں میں کہ مثل کلین ہزارم غیر  
 رکھی فلم کو میج میں آونکی سرنگون  
 کرتا میں جسکی اوسسی عالم میں زندہ  
 کہ ہونہ او لکی پر نو حفظ کا سلف  
 اوفی میں جسکی حلقہ چشم ملک سوا

نیکی سسی کو ہر جا کہ کر بیا ہی ملک  
 دستا خان کونہ ہی پھانسی و ان ملک  
 آبرو ہی سچی ہی رو شستہ لان ملک  
 لیس کی تو پر کری ادن پاک ان ملک  
 بعد سو دشمن کونہ لاوین رات ملک  
 خضیب کا جسکی رتبہ ہو فیدان ملک  
 سب سے پر وہ اتہ رکھین ہو ملک  
 بھی ہی ترا ماب کہ کس فخران ملک  
 بھاوی نائب کونہ شاربستہ خان ملک  
 یک حرف راست ل سسی بھی زبان ملک  
 اپنا نور و سیاہ کریگا کہاں ملک  
 سجدا کر میں جہنم کونان زمین و دان ملک  
 لیکر کاجن و انس سی کر وہاں ملک  
 بہی نہ خضر زندہ کا ہوا دان ملک  
 پیر جانہ باجی شمشیر کید سنہ ملک

خاک بر آرد و کی سدا هر طوبيا  
گنن انهنی دیده اعدا که در طي  
هنگام طوف بکده ملايك تيمنا  
خادم آهين هن وان که در تبدين  
از بس بادنمى عدل هم معورى جهان  
بچا جو کوفنده کام مونوگرک و شير  
داشت سى اس خال را زهر اهو اکا  
رهى کو چکين صورت افروز کنين  
گشت چو سى کالنې لافل شير خود  
جسبى هوسى بى گلشن دنيا سين  
کلچين کى کيا مجال که توري جهان بول  
هرگز نهين اس عهد مبارکين مجال  
بهه جاي ايلک حس که بوريلي سى موجک  
فوت سى او کى عدل که در زير آسمان  
مار سجالتى زين وه کام اندون

پونجى هي روم دستام سى  
آتش کوانه بيل کى سرمد دان  
بيني اين خاک انگي با وس ستان  
با حى با کوى و کورين آسمان  
پونجاى کار خلق اسل من  
بچا و بن تانده و نده کى استون  
هچين نه هم سبا و کى کى خان  
اکام خورى نى کيا منع جهان  
مکن سين که لاسکى اينى دان  
کچه کام بيلو نکونين هي فعال  
صد رتبه سى کلکى ارزي هي باختران  
پونجى کيدا زور کسى ناتوان  
زنجير سى بنده پرى ايتان  
ناطقتى هي آفت ارضى کوهان  
وابسته بدستى هن جسمى رومان



کتاب کی بقول شتا محمد سسی اویسی  
 بانہی اور ہر کا پانوںسی کو مہر باد کو  
 بد نوبت شمار و سال زیر جہنم  
 بہت کار کی نفع کیا میں کی زبان کو  
 ہر زبان خراب بن جو پری رسی زمین  
 بس جو کوئی کہ اسبی ہون کا حضور  
 سوقت بہ سخن و من ہر عقل سی  
 اما بد دلیں جاؤں میں کیا لیکہ پند

نکاح اونس کا درہ خورشید فضل فی

بہنچا دیا بہ مطاع انور زبان ملک

میں کی کہوں کہ جلد ہی ہی اویسی کو  
 نور و رشک ہر زمین ہر عین ہر جان ملک  
 اوی نہ انکو میں بہت جسم ہر جان ملک  
 کانا ہی کو کہ کو اب جہنم بیان ملک  
 کلمہ چکا کی اسکو بر وین بیان ملک  
 ہر زبان بکٹی جاوی تو نور زبان ملک  
 بوسہا کہر مطاع میری کو شش جان ملک  
 کہ بہت ترس چھی ہی کسی روحان ملک

جون بن حروف معنی نہ آوین زبان ملک  
 زخمت خیال عیش باہمی نہ وین ملک  
 وہ سر زمین نو بجی ہی اس سر زبان ملک  
 بخت شہ کہ ہر کام رہی ابن وان ملک  
 جاری کہ طرح نور و رشک زبان ملک

موقوف نہا ظہور خدا غم بہ بیان ملک  
 جا کہ جو نقش کن کا لہی نہ دی ملک  
 ہر نقش باکی تہاری ہی جس ملک  
 سجدہ کہ اس طرف کری ابلہ ملک  
 ہر مضمی شریف فضا کری کو ملک

افزودن گرسایی که مانع تمهید امر  
استوکت کا بازگاه تمهیداری کا اسیان  
انجم تمام قطره خون ہو تیک پرین  
کہہنی تمہارے تمہاری توجہ کر  
اوسکی غفلت سنا بنیعت ہو سکی  
بہاوتی بین جاہی گذر کہ بخشش دی  
بہر سیکریم ساقا ہو وہ ہر احتیاج  
بہاوتی چہ سنکر کا اہم سہی  
سعد رقی بھی ہو تمہاری جناب سہی  
الکسیر چہ دون بہت ملی ہر شت  
لیکن جو بہ قصیدہ کوہ دو پیکر اب  
ہرگز نہ بینی دون اسہی ایک شت  
تاہی فراخ دامنہی جہنم منظر

بونیچی نہ نور ہر کہہ خاکدان ملک  
کب ہو سکی ہی ہو سہی کون ہر ملک  
صدر جو پہنچی اوس سہی کہہ تیک  
گفتا بنای راہ فلم کی زبان ملک  
جسکی کہ از بہ بخشش ہی ہر ملک  
اسی کا از بہ بونیچی کہہ سہان ملک  
جاوی کہو تو کس دروک درون ملک  
بونیچی ہی کار تا کی میری چہ خوان ملک  
محتاج ہر جاوون کہہ ملک ملک  
دانشد اسہی کہہ ہر دن ہر ملک  
چاہی صلہ بین ہند سہی لی اصفان ملک  
ہوودا کو دو خاک کی کر اوس سہان ملک  
چہ ہر دست اوچ رہی دوستان ملک

نہا شکل لکھن رہی ابرو شہنشاہ  
بونیچی کری کوئند ہر دشمنان ملک

عجب پوششی بود بر حرکت کنش  
وضع سی کم نایه اینی که زنی رسیک  
خشم بهم بجای نمودم تجلیه کور کوه  
مردود اینی ز پوششی بواجین مینا  
اینی زای ز جوان چسان بود ای مینا  
نگاهی که گمانه هم پس استیسی کرد یاد  
ابروان فی کینجی بی شمشیر و زنگان می  
آه کسریونه سی کون بکلونه کاید و نو  
موجرست کابین هی دوستی ز شمشیر  
عجب هم سودا چنمین بجا آید ترا نظر  
بای کلین بد ما خانه سب کچھ بنیاد هوا

بن ای آید نه بر اسر صفای  
جای دریا بود کب آب کهر من بکین  
سفر اسر آید که کرد است ز کای  
و اخفستریغ کو جوهر سی هنر ز کای  
کو شمشیر کو کب اجناب منک هی  
خاکساری کو ماری کمر شمشیر سی سنگ  
حسن کا خردین بری تهنه به به هم جک  
شکل سی مری سار هزار برار کب  
آینه تصویر کا دور از عیار و سنک  
اندون شاید وه کچه نو جلال سی  
ایک غزل بر دست نهاد به مطلع کا جسکی و سنگ

شمع کایری بعد از خنده گل تنگی  
هو سیکه ز کاران کب یک خروش  
بجای به موم شمشیر سی کسکو خورش

نک بی جانول میل کو نویسر آید  
کما سار ملوطی اینی آینه بر سنک  
شعله اش مری کا نشی به کلکا نک

آرد دل بن تو این خاطر نشینی کا دماغ نہ  
تنگ برنج کشن سب میری شور کر ابرار  
اسمیر ہر است ہی بن او سکا قطع کر طرد  
کوٹ خاطر سی کرتا ہی عوض اس قدر کون  
تا کہ اسے نشان میں ایک نیم لکڑی اس سے  
مریگا نہیں مسند و ہر ایک فرستے امور  
نوشن کر نیکو کیا اب بنی کی خاطر شرب  
کہ اس سب کو جو غیب کرتی ہیں ہیں  
تو بربودہ و جو استغنا کی میں اونکے بن  
نیکنا ادا اجل اونکو ماتہ رقص کا  
غم کسی سوختہ پروا کو کیا نہی کیا باب  
انکار دے سکی ہی وہ یہ تری مسند کو  
قبیلہ دنیا و دین یعنی انام غشگری  
ایک بل میں ہو گاہ اور دہر زبانی  
بشت غار اونی عرا ہی حبشہ شیر کا

آئینہ ہون تو صفا روحی ہی مجھ پر نری  
ہر ان صدای رعد آواز شکست کو کی  
بہد کہا چن نقش کیا زمر درنگ ہی  
صراوت ہوا دیکھانہ اتنا ہی بولتا تنگ ہی  
بندہ خانی کیا تمہیں تشریف لانا تنگ ہی  
ہر طرف نظر سب پر ہر سو باب و پیر  
و کہنی کو نفس محبوبان خوشنوا تنگ ہی  
ایک کو بول کچھ ہی کا یہ حبال تنگ ہی  
بمقدم راہ طلب طی کرتی سو فرنگ ہی  
درد دل سننا کیسا اکو عود و چنگ ہی  
نہ تار میں خون جگر نیای لڑکائی  
عرش کی دامن پر کر پتہ میں تو اسکا تنگ ہی  
جھکی مہر ان عدالت اتنی ہی پشیمانی  
کھل کو پور تو کرنا کو پشیمانی ہم تنگ ہی  
باز کا چراگی خاطر آتشیا بھکت ہی

همی صاب و راست درین ربط فاند  
شوی کار حشر می پردی اوهای محال  
همی سهم فدر کاجن بر و جواد بر خال  
همی سی تهمه امر کی است امام السیف  
چشم خوابین شراب آتی لبی کو باده  
مطرب استی آخرت کرا و دالان هی سدا  
استخوان و پوست می کنی هی کهای با  
بین که او کنی تری در کی کهن محسب  
که سیدان می کنن اپنی به توانان نهو  
محسن این کو چس به بر ادات توانکن  
مونه به تنع برن دم الم می سبکی تری  
کره شمن نه و میدان بر سادکن  
بانهن به و صفت او سکا جودیان سبکی  
شمان می ازین او را و سبکی می تکی  
لبی بن تعلیم دان هر روز اگر کرداد

کاشن انصاف بنا و سکی به آری کی  
پرده پوشی بر جواد سکی حکم کا آمینگی  
نخک دان در این بابی کو سنانگی  
سکه نهیات بر عرصه جهاننگ  
کلر خانی خط این انش کا اور سکی  
روز و شب هر یک هو ککتین خنک  
از جوب سنگ نت او نه روسید زادی  
او سکی هی به گفتو جوادین لاج و لکاهی  
پیش باب هم به دست ز بر سنگی  
کچه سواکل شرفی کی سبک زنگی  
یکدم ناعه و کوراه صد فرسنگی  
خود و فاشن زین دو جهه تا کتگی  
بلکه به تعریف نواد سکی بر شنگی  
ازین که کچم او سکو نو یک جوبگی  
جس جبهه کرم کاوی بر ترا شنگی

با نگاه تو سگ کون نیس کیا دماغ  
بجهای نفعت آساکو جلدی او سگی بر قدم  
ببکر ای جانهای ماهو نهین جلدی نیس کیفت  
ببین ہی نکرم هو آیا که لب بر او کجا  
بمست بر دوزخ باز کی بن کیا کون  
بمره محبوب بن مو صبح شمع کا دل  
بک فصدی کو تو اب سودا دغایه چشم  
بکری جو بانکای تو صد اسکا پندان  
بکال سیدی محرم تری دوست کا  
باله سال موغنی آتش بن بد و نمر قدم

عارض خوابی خند موغنی جی بسکونیک  
بسکه جلد شش جیت کا اسکی روتونیک  
بکلی ای برنای رانوسی همه او سکا رنگ  
ای تو هو رای بکجه سیماک سامهنگ  
او چین کر سمرع او تری نو او سکا ملک  
برج دوزار زوم یون ار سکی سانیک  
قافیه کو دوست اگر بکانت تنک  
نخرانج روم هایت ندرانج رنگ  
برنه جاکشش رنیا بن آت تنک  
برتر ز خضوت تنک دکان کو تنک

چون غنچه آسمان فی محبی بره و طلال  
بوکر کسی که کی لپی خضر کیش دل  
بجراحی کار بندی عالم کا اسکی پند  
بروشن بی شمع کشته کی بر کجلاکی

دی سوزان دهن بن و لیکن سپهر لال  
مارا آسمان فی کیه فخرن لال  
جرحیم عشقان که بن جباری تقابل  
یعنی که بعد کر ای آرام هی محال

روشن طبعی و نسی برای یہ تر عقل  
 کہتا ہی پر غور کو جو نیزہ سر بلند  
 کہتہ نوا خواہاں ہوس سہی قاید  
 ہر روز لغتوں کی کری سفہ کو فنی  
 پار کیو دی ہی رتبہ اسیر بعد رک  
 کہی ہی سخن نہی اوسکی دیوان  
 سو پر دی من رکھی تو کجا کلمہ بی پیر  
 دہنی ہی جاننا زلی را ہر و کجایب  
 ہم پر ہر ارکی می کلرنگ کہ حرام  
 ہر روز او نہ کی غنچہ گل کو کہ ہر رنگ  
 بوجہ اس کا اندہ سی دل ہر دشت  
 ابدان غرض کی کو نڈی جبریں آسمان  
 حاصل ہو گواہی شقت کی اور کچھ  
 ہم بہت فطرتوں بہ جلی کون نہ جیغ  
 کہ ہو شعور اس کجا ہر کشود کار

کہ تا ہی نور ہر کو سادہ سیک با  
 چون جادہ خاکسار کو دی ہی نرس با  
 ہی ہر گون ازل ہی یہ کاسہ سفال  
 محتاج نہان شب ہی سدا صاحب کجا  
 دولت کہو کو کو نڈی افی بی زوال  
 ہر کر کری نہ شمع سہی پروانہ کا وصال  
 بہاری نقاب روی خاکو بہر جہصال  
 وینا ہی راز عشق کو پر دستہ کی نکال  
 خون ہا رتبع خزان پر کری حلال  
 ہر شب رکھی ہی خاطر ایل کو بر طار  
 کرخت لخت ہی جگر کوہ کر خیال  
 شکو انکر تو اس سی کہنا جن ہی جہاں  
 آہن کو سر کوئی کرنا ہر رسال  
 دوری یاد دہری آب جہر ہر دین  
 اس مطلع دویم کو بہان اسکاء

۱۲۱  
گرو و نسی کار بسته گه کیون کی بحال  
بس کیا خورده تها که کیا شکوه پهر  
هو اسش ی دو جهانگی اگر نو بکن ی  
مهدی ا دی ده که گراوسکا انودی حفظ  
که کل جای سب زمین گره آب سین و ن  
جسکی قدم سسی کلشن دنیانی به شستر  
شبنم نون های چره کل بر هر اکرات  
نمن قدم سسی اوسکا جهانین خوشی  
مکن نهی که رات کون شاخ دخت پر  
اوسکا قدم انودی جهانگی خود میدان  
دسر خاکدان او پر جو نوا سکا لایر علم  
هو و بی زمین نذر و بر ستمای کی  
که هیچ خدا کرده طرف ستمای ستر  
اگر دی فقیه کا کشت ده مشتعل

هرگز نهی می خنده کشت نهی  
ایدل تو هرزه گوی سسی اپنی زبان  
جو مدح شاه سر و عن مستحق کال  
مرکز که خاک تو قوی بی به احتمال  
لایق ن تا لایق جنوب اورا نشان  
پایا که ده کما انما عرشش کا خیال  
کرتا ہی عرش سسی عرق شرم و انصال  
زبان انودی ہی اس قدر اسر و طال  
رکت او مرع سر کتین اپنی زیراب  
کب جابر و نون روی خدا غدا  
دل جهان بدای خداجانی کیار دل  
دند رکت شمشیر ساعت اقبال  
اوسکا اگر چه یک شتر شتر خال  
اگر دون کت هو استی او



نیم سستی می کو جو انور یک طرف  
 یک تن چرخش پر دینگی و اسطی  
 سدن سسی او سکی عهد فی ملک کوشت  
 او سکی یک خط که جو گامی یکا مویتا  
 عیار بند روی خزان بر تاجه زن  
 کر سکی تو یغین که در مدد کرندگی  
 آهو کا دشت بن جو سستی می صلی  
 از دور مو موئی بن سم که همان گشت  
 جو کجده لکون مین او سکی شجاع بن می

کر گشت اعتراض کری می سدا حتما  
 ناک فلکیت آبی خدا جانی کیا و بان  
 هر خم که سب سستی می بر می به و بان  
 چه سستی می خجی در دما دهنش سستی می  
 کلشن مین او سکی عدل سستی می  
 به خوف اسکی عدل فی دین و بان  
 چینی کو شیر و هوند فی مین خانه شغال  
 کر فی مین او سکی یونبه مین سدا مو جبه خال  
 به مطلع حضور مین مری مین بر می دال

جاهی اگر کوئی دو بهانگه شغال  
 بر سستی جو نرا بر گراست زمین بر  
 رضی مین کر جلی نه تیری ایکدم سهر  
 چون موم نفت از مین هوند و مین  
 شمشیر کر علم موزی چن و سستی

تیری کدای در سستی کری آکا و سوال  
 پیدا بجای دانه کهر هون هر ایک سال  
 دشت قضا نهادی او سستی مین  
 کر تبه فشا رجه سستی آگاه هون  
 دشت سستی آب و فکر و روزه و طحال

ہر دوزخ و کرب و زاری کہ در زمین خوف ہے  
ماری کہ او سکو تو فلک مفتہن او پر  
شاہ جو مری کا شتر جو سی اکبدم  
ہی کیا عجب کہ خوف سے ہر غصہ کا کین  
نری سمزدیا میں سنانش کرسکون  
تہ سبہر میں برتا ہی او سکا عکس  
سرعت میں او سکی اہستی کر کی مہری  
بکند وہ مرد بکستہ سنی ہی مزہ کی  
یکبارہ او سکو تخت سیدانسی کہ بجان  
سب جن داس و پوری اور خوش نظر  
شاہ تر ابیان شجاعت میں کیا کران  
دعویٰ نہ کر کی ہو جسی اوس جسامت  
سنا فیل سب کا ماری اگر وہ تیر  
سوفار اس طرح سی نمودار ہو رہے  
نری شاد و میج کوئی چہہ سی ہو سکی

ہو جانی خشک خوف رکے موت کا نشان  
کا وزین کا تر سی نہ لا کا رخی وال  
دھن کا دلیں ہو سسی کدڑی اکریال  
حاضر استخوان میں جہین شمع  
توفیق نقش سیہ کا ہی او سکی مجال  
نادان جانی ہیں کہ نگاہی ہی طلال  
ساتھ او سکی دوری کر نگہ دیدہ غزال  
پوچی وہ اس جگہ کہ نہ بچی جہان خیال  
ہو وی جو تو سوار عدو کی پی قتال  
حاضر ہو رکاب سعادتمانی کی مجال  
چہا اس با بکتین کبھی ہی ہمال  
او سکی سین ہی فن شجاعت میں ہمال  
کردن کا استخوان کہو بند ہو سی حال  
جون از جا ہا سسی جہان کی ہی ستر  
ہی کیا لے جان بھی کہ ارضہ کی

درای طبع سی به کنی کو هر سخن  
ای شاه دین پناه مستجابی سی زانو  
ما که خواصناست این دین بی کی هیچ  
سوداکی رزوی که جب فکری ظهور  
تو می هر ایک است کمانند صبح عبید  
چون شام سحر ماه محرم تمام عشر

که می همیشه تری تیغ کا رکف تابه  
فلک سببه سیاده تا قیام جهان  
بسان و نور رشید آسمان به ری  
سجود درسی تری اهره در عوین  
بسان رشته که دانوینن سیاه میو  
عالم و تیرا نظر کری جو کو بی  
شهران به جو تیرا آفتاب کو پونجا  
نمین کلف به فلک سیر کا تری لیکو

تیری نیازی کی لپی سچی بی برسان  
تا دوست هووین شاد و خوشن هووین  
برس نهلی کا تجده به ای موخوف الفضال  
است که ای مشت خاک هویری مفضل  
صفحه بین روزگار کی روشن رحمان  
طلعت می بین بسر کرین اعدای در بحال

بحق اشهد ان لا اله الا الله  
هر اگرین تری مرضی شریف کفره  
تیری چراغ سی روشن همیشه مشعل  
دری رکوع من تا قامت سپهر دوتا  
تیری دلا کور هی اسطرح دلوین راه  
دری فلک هی کو اوستی برنگه شمع نگاه  
هر آسمان فی هنکی هی آسمان نگاه  
بغل من غاشبه اپنی جا کری هی ماه

اگر چہ بانی کا تو غم نشت بر او کی  
جہہ کو ہو جو تو بطور نیز پھر تری آ کی  
جہان پناہ تری در کہ عداوت میں  
جلو جہشام کو بروانہ بزم میں تری  
شرار سناختا کہ جو بوجہی غرر  
کم ہی اتنا ہی تیرا ہی خلق کی اوپر  
مید غور اتنا ہی بیج ضامن ہو  
جو مشت فیض تو کوئی کسی شل نہ  
کر ہی عرض یہ سودا ضابطہ قدس  
تجہ سنان پہ ولی اب سہی طالع پاک  
بس از یہ جہان کوئی خوش نصیب نہ  
کہ بین فرض کہ انی کسی زیر مال تھا  
براؤ نکو اوج سعادت سی مری کی نسبت  
غرض کردن ہون دعا ید پرین جہم  
آلہ آہی جہان تو ہوا در دنیا ہو

کتاب ذاب کی اقبال بولی بسم اللہ  
طرح خود تو اہولی تو فتح پیشخانہ  
کسیکو دہوی اذیت کو ہی اولہ  
نوسیح شمع کا آگاہی سر پہ سوزا  
لی آوی کہنچ کیا دیوانہ بن کوہ کوہ  
کہ اب دھور سی خالق ہی جسکی ہی آگاہ  
نیکر کسی کوئی ہرگز کسی طرح کا  
تو موج آب کھر سی وہ چکی کر کی شاہ  
زمانہ جا ہی تھا جھکو رکھی کمال غیاہ  
ہو اہی آن یا حاضر یہ بندہ در گاہ  
امید جسکی برائی ہو اتنی خاطر خواہ  
بہنیں حصول ہو جہشید کا سنی شکر گاہ  
وہ بوجہی ظل جہانکس پن نابطل اللہ  
اذن کے مرضی ہی طول کلام ہو کو تہ  
جہانکی خوبی ہی تو ای جہان کی پناہ

کوی هی کاتب دوختن منشی تقدیر  
به مذوق کج نونای کانا کجا اهنج  
کمان و عهد کرب که بچ وینسی  
را اسی می توی که کاغذ سابق  
وه مدقت که حبسی نونا خدا سی کا  
سنا نین هی اگر غازی دین عمارت ملک  
اگر طلب کری کاغذ و به نه سی کا  
و با جواب پیداونی که میر می کاغذ نین  
یقین هی تمام دست کرم و سی کی  
میری خطا هی هی کجه خبر کجه  
کجه نشان ی سند اوست فیض لویه  
فخی هوا هی به و سی کرم سی محض  
تیمه کیه کیه ای کار کا و سی  
وه دام زلف بنا کوه و سی

سجی که در قدمت کیه کرب و نجر  
که جام هرین آتش دی مه کوا کاسته  
که کانی نورمان جباب بهنی حربه  
درست کرب عطا رز که کرب ای شایر  
کوی هی شرق سی تا غرب هر مغیر و کبر  
جو میر ششی ننا وان کا سوا جاب هی  
نور و سی کی هر وقت اسکی کجه  
خود و سی کی کسی و به سی جوه نور  
سوا و عفو مری حقین کجه نور و کبر  
هر کا خط جوجنا کرب و کجه خیر  
بنوک باره و بار حبکی عشته خیر  
که فرق هونین ر کنا بهم هر و غیر  
کجه حبکی رز کوهی نه آسمان کا دیر  
جوامی رز عشاق بین کوی عبا کیه

عجب نهی ہی کہ مالک ملک کی تری  
بر سر کا دسکی برداشت ہو رہا ہو  
جہاں نقش کا نقش تری ملکوں کا  
کہا موصوفہ ہمارے حب کو  
مدی کا او سکون نسیم برق و ہوا  
ہنہ ہی مرکز خاک کی ہوا کی جلد کا  
کہا کہ ہی سدا او سکے کرد و لکھا  
تری ملک کا کسی کا آرزو تھی وینا  
شمارین صفحہ کا غریب تری نہی کے  
دست عدو کا نہی زرم میں ہی در سیاہ  
بجای ہی گریوں اسکو اندر سر کا دن کا  
رنگان باکی صفا او سکے چو سی ہوئی  
بر زمین او سکے تو نہیں دونا بولین  
غرض ہی بابت علی قدر ہم انسان  
زبان کا کہانی کو دایا ہی استیلا ہی

اگر وہ چنچ پر چوہی سسبی تری  
تو تھوئی رنگت و سکا برا یکدم تغیر  
جو جہاں نکل باوی تو کیا کی تری  
اگر قیاس میں تری تو کس تصویر  
تری صورت کردن جست و خیز تری  
بجز طبع معشوق کچھ عدل و نظر  
و ناخ آہوی نا آری پر زبوی غبر  
نہ آیا ابی تین ماہ نو سہم کہ تغیر  
و کم کو اتھ یا کیا کیا میں اکبر تجوی  
ہی شمع بزم محبان کا و سطلی بفر  
حوہ ہو سنی میں اس طرح جو سی تری  
سیاہ خیمہ لہاں میں قیسی لاریج  
کہی ہی شیخ ہو اکعب روان تغیر  
چنانچہ ہم کسی جو بچو تو یوں کرد  
زبان خلق کسی کچھ کہاں تری

تکی پھی اس کف کو سی ہی سبکا  
 کہ جب ن اوس ہی غاری نو زندہ کھڑا  
 زبان میں کیا رون سا ان تریش کا  
 کان نصی کا آقا ہی دیکھ کر شکار  
 ستم جهان سی ترا عدل یون کر مہ دوم  
 بہہ پر درش میں جهان تری عدالت  
 جو کھجی یاد میں تہہ حلق کا جمن تھا  
 ہیب فہر جو را ہو برد بھر او پر  
 وہ کتہ کونسی ہی پر وہ جہا کی ج  
 مذہبی کا تری کیا گری ثنا کو سی

ہنس ہی بخو عیسیٰ سی کم تری پیر  
 روح دین نبی ہی بہ ہند میں تری  
 شکست دینی ہی بت کو جو سوتا ج  
 اگر چہ فتنہ دکن ج جاکی اکسیر

جہاں تک سی ہی ہن روح بہہ مہ کو  
 تو کو پیر جہاں ہی آفتاب سیر  
 کہ ہی کونسی ہی سبت جب وہ جمع کثیر  
 زمین پر ایہ جاتا ہی باطنی ہی پیر  
 کہ جیسی خاصہ تریاق زہر کے تاشیر  
 کہ شیر کا کچ کو کھنڈ ہی ہمیشہ  
 تو یون مستام میں عالم کا دی کا نشو  
 جگر ہنک تری ہو آگ بھرہ  
 کہ ترا ہر کہ جہا ہوا ہو دی سیر  
 کہ جب کی حفن بہہ طلوع ہی مثل مہر سیر

کیا ہی زندہ سیر تو سی جنتی عالمگیر  
 کہ شکل نہیں پیدا ہو دی اب کفر  
 خدا کھتی اوس کی سبک ہی دیکھ  
 کہا ہی بہا ک نکر اور قلعہ سیر

تجلیت سم پاری پزاری جو کوئی  
جو تیری دات سسی ہرنیک بدنی نام کام  
کہ جسی اہل اماب میں جلد قرآن سی  
عرض نہ خلق ہو دین آدمی محمد سا  
پس طرح کی بشر کی شا کوئی محمد سا  
کہ چہ میں بہ نصیذہ کہا نوی لیکن  
کہ ہی عرض ہر سودا ہمیشہ عالم کا  
کہ وہ جو کام میں ادا کی ہی سدا وین

کری وہ منہ میں بہا سدا بہر  
کہا دست سوا سکو میں گیا کروان  
کسی ہر ایک اپنی طریق پر تفسیر  
کہیں جو خاک کو آدم کی لاکھ بار خیر  
اگر کری تو وہ ہوتا ہی واجب التقدیر  
تیری شا کی مصنف ہو بہ زبان فقیر  
ہی نو کار کش ایامیر ابن امیر  
ہرین ہزار کرہ شکل دانتہ بخیر

خود تو جو کوئی آج میری آنکھ سبک  
کہ ہر کون ہی ہو لی کہ میں وہ ہوں  
ہی خوشی نام ہر انون میں غریزہ  
کہہ لی خوشی دل وہی ہر جی ہر  
سنکی ہر مرد جان نہ بش جو میں کہوں  
آنکھ میں لکری جو دیکھوں ہوں نو کار

دی وہن اکی خوشی فی وہن ہر  
کہ لکری شوق میں جسکی کہوش ہر ایک  
زندہ ہر کی حکومت ہی جہان میں ہر  
بہر جہا جانی بہر دن کب ہی وہا  
اشہ نور کی سسی چھکو نظر آج ہر ایک  
ہر سسی لی غرض جہا میں ہی وہا



سرمه پاک بسی ماه شب چار و هم  
بهرین ایسی ہی کر می کشد و رو بری  
بعد و قمر که گشتی من جو سکا مظهر  
بصیرت یون که پوری هو بی ابری که پشیم  
ناله نوح من آو سکی نه ما کی پانی  
جبین ایسی که بکره کا هو جادوی مانع  
قتل کر نیکیا به جو هر هو شمشیر کیم  
دشت و تیر که عالم من نهین جسکی ناه  
قتل و سوس نیر من ایس که مره کجی  
حسن سی کان کی او بر من نهین  
بهر خوبی کی کو نه محبتی تهی قلایه کیم  
نظر آیه دهن منو کو شکی که سبب  
سی آوره لید غمزه نهی تها که ستر  
سک کو هر که صفا و اطم او نهی  
عارض او سکی که شیشه بر منی ملکوتی

یکبیک که کی پنجه نوده جادی  
یاد کرتی رمی ران فرکاره بی جلی  
کهر و باد پینی کو غشاق کی دویا بی تنک  
جهر که کسلونی به شیدین و باد  
کبیر جادی و این کالاجو سی او کی تنک  
او سکی شیشه جی کسکو کا و روی تنک  
او سکی ابرو سی شایه نه بناد من جتیک  
چشم و ده ترک که هو نوم جیون کا ابر  
متصل جو بکنی باکر و باکر فی نندن جتیک  
مستعد قطره شبنم که پوی کل تنک  
سیده کا حلقه من جو دیکهی کوی منی پهر  
مهرین اپنی سی او اونی را سی تنک  
که او سی ده غش کرنی کی جانی جو  
برق در یوزه ری موج بسم سی جک  
زنج او نه و نو نهین یون چینی که ان

وصف بین اوسکی ملاحظت کی پرہیزگار

بسکی آگے زکھی مطلع خورشید

کہ خضار سے ہرگز نہ ہو گندہ کی دیکھ  
دیکھی چچ اوسکی گریزوں کا پراپا چہ  
سارہ دستہ چاہستہ کی ایسی حرکات  
دیکھی جو اوسکی گچ کو بہہ نفع جو اوس  
باور معجز ہستی کی ہوں دیباہ ایسی  
پیارے پیارے ملکین نروغیان کی گناہ  
لہر بہہ قصہ رگزی دانی تو انداز پر  
ناف کی صفت کو اوسکی جو کیا سی قیاس  
زخمی شہم کو نہی ہو گا کہ حبس کی یہ کہہ  
کرا اوسکی مین نہ کہیں کہ کروں جہاں  
اکی تو کر نہیں سکناں کہہ اوسکی تعریف  
بس مین زانو کو کہوں کیا کہ وہ آئینہ  
آویں جس نریم مین اوس ساق اور کافر

اکی غیب کی خواہست زور و سون کی کہہ  
جلوہ کر شمع ہو جیسی تہہ و تاب شک  
شخصین ملک کی یون بہنی سی چون آگ  
نیزہ پناہ کی ہاں کام کا اور زکھی  
آویں جہاں مین ہرگز ایسی ہی ملک  
بھی جہاں کہ کہوں پس ہی اوسکی زک  
لنک کی دین ہو آبادی کہ لی جاکر  
دلشیں یون ہو میری کہ بلا سہرہ  
لک کہ جہاں ہی صفا کی سبب ہی ملک  
نہی وہ ایک آہ وی دیکھا ہی بسکی  
یون کہی ہی ایب جہہ سہی کہ کہیں  
اوسکی ہی جوتی نہ کہہ اوسکی گناہ  
جلوہ شمع کا پال چند ہوئی ملک

پشت بهی روی لیلی سی مجله نکاول  
 وقت تقارن سری جیب که دیده خود  
 ذوق پاکلی گهنی که نه بکجا هو کا  
 قامت ایسای که نام خرام او سکی اگر  
 قدم او سرخ سی روی ده که بر عالم کا  
 که فرج جلی بطرح ده انگه لیلی سی  
 ذوق ویر قالیسی بی پنهان کین کج  
 جیسی بی سچ سی کللی حایل کللی  
 کیفی پنهان تک که انداز سنین سکی  
 بابت بس طعنه سی سکی بی دین سکی  
 غرض سنین کللی سی آبی بر تقارن کافر  
 ناکه او سرخ سی مجله سی بهمه که اسود  
 بهای کوی طرزی رویی کی ترنج پان  
 یوری کرین کونج من جونی دیکه  
 آه کی تین کجه کری نه میت بی شوی

خون فراد سدا شیرین سی جایی و گنگ  
 مرسی نی اوس قدر ونا پکنی با بوللا  
 سر و کج سی پیرا علی و کینک  
 آکی آجای قیامت نوبه لوی که کینک  
 نوجو نوبه بود خفا کا بانو کی چرک  
 موج دریا پیرا و سی دیکه نوره خاشاک  
 کونز بکلی که انون با که من مشد کینک  
 و بی سی بی خطر که بو اونی بی شوی کینک  
 کینک کینک کینک کینک کینک کینک  
 با ده جو سنا غریب سی جایی کینک  
 کینک کینک کینک کینک کینک کینک  
 ایتو شیشه ی اندوه کینک کینک  
 بهی کوی طرزی جینی کینک کینک  
 نه نیری در پنهان کی کینک کینک  
 ده بی پنهان سی دین کینک کینک

گویند از این زمانه سی هی دل فاسد ده  
ایسی همان که قولایم هی که خاطر او عزیز  
بزم آهسته بلوکی کر ربابی شاد  
آج ده دن هی که جس کبر من نو دینی  
جهان ملک شیخ و برین من طرب مضر نو  
تار بنویسین مسته زار شفا ده  
باده کوه اند سی راه که نه سوی جان  
محبسی سلی هی مستر کر کر کا نه  
سنگی منی نه کسا اوس سی که ای کس  
با سبب کبر که من اندوه ما انصاف نو  
وجه که هوی نو کر نه نواسک اعمار  
کما و یافت به به سی کپ او فی که کر  
آج اوس شخص کای سا لکه کی شادی  
بنی نواس لیان فرو نام تصف جاه  
کسیکی کی کوی ز تهر باری کیا خل

برسم سی بهن تری کبرین جبر کبر  
باده پر شیشه من که لای مکون کین  
بایس با بهنه هی مسکوی پیکا آت کین  
کین هونی هی شکست اف کین هی کون  
و برین زنجی هی مردک جرم من دو  
لکی سر ساق نسج کی پی دالون  
بر عهد رضی ای که کرون بوجو کون  
منجبه آبی جلا فاضی ما آکا ندر ک  
جزای است چه کون که آنا نه پیک  
کس کی دوستی نم کردن دلی شینک  
کبر جنت هو تو جان کر که مستون  
سمع من تری به فزده من نهجا  
که صورت هی ده شان و سیرت  
عهد من جسکی به غیبه بزرگ و کبر  
شده بندای هوی با تا هی کون

عند رايه صفرين اوسكي هي كه كبريا  
كوفي ديري ز رفو چا كني كو اضا  
اربع انهي هي مردت كه غزالي دنگ  
دورين اوسكي هي بدان سهايلين

شعله كي تيك هي تير برنگهي نارنگ  
نار رشته كي لبي باه كويين رنگ  
اسر طرح سمجهي هي فرزند كويي مالگ  
كنش مشري پنت او نه تنگ سداير

تخت اوسكي به نظر چي نو ايك ان كوي  
دل سي سجي هي دوار به مطلع لنگ

نهد سي مخون فقط روي زين پير  
هو كبر رتبه اكي جوس عايبان  
اكي تهميدت كرم يا مدف بر زكهر  
جا بجا انكي هر ايك امرين تير حكيم  
بدر تهميدت علمين هي به كه تيري و قروم  
سدر اكر كا و زين كو نه

با حسن سي تيري هي دوا پشت فلک  
برق موكر ششم اوسي اوسي رهي چو ك  
شني اوسكي هي جسي نكلي شري چو ك  
مهرسي راي كا تيري و نه اني دنگ  
اووي ز راهي اكر مرز خاكي بود دنگ  
ساختن هر چند و كجوا دي نو گيسك

دست و اوسي هو ايد كا سرشته كا  
پيل دنيا دين كچه نيل كا پشته كو كام  
نچنگي لكلا رسيدانين صفه رندين

نوه تير كي دست سي تيري جاي تنگ  
حول فوت سي تيري جاي تنگ اوسكو  
ساختن آي تيري كون هي ايسا مردك

وہ جوان تھی کہ گئی تھی تیری رسم ہی  
 نہ رہی پہ کوئی آن تو جس دی ہی  
 کوئی مگر کسی لاکر دین مگر کیا  
 یہ سب زور سی دی چن زین پر لکھو  
 گوہ ہر ایک پہل کر دین پرستہ  
 کیون نہ کو سن من ملک فہم  
 کچھ کراد کو لکادی جو کر سنی ایک  
 نہ جی خاصہ سب کی نہ سب ہی ہوروان  
 جہ کا کو سیر جویری طبع میں کہ نہ ہی  
 کھ آجائی نہ باہ نظر سے غائب  
 روروسی اگر آئستہ کی سکھ لکھو  
 تھی زری میں بہ آئی کہ اوسے ویدر  
 شوکت و شان کیون کیا تیری شکلی

لکھو سوار بن جو دی دلو مگر  
 دست بازو بن تیری فخرت و فخرت  
 ہانہ سکی من دی اورین کی غالی  
 کر دابرہ خاک میں تو ہی بہر چاک  
 تو کر روی سما چور کی سیک  
 سب کی تیغ میں ہی ہو کر سست  
 شکل تعاری کی جو رکی دو تہہ  
 بادیا کاتری کہہ دست نہ کمر چنگ  
 یاسس ہی زور کی اب نہ پھر کال لکھ  
 بہر ہوا چ وہ سیرنگ ہی چکھو  
 سنگ لکھ جہ کی جہ و شرق ہی غریب  
 لکھس ہی آئستہ ہی ہونی پادوی شک  
 چن چون رونو نہی بیوں کی لکھ

و منین اوسکی من رمن پرہوں کی طبع  
 کو شردل سی جو سحر پس نہوہ تنک

اوسکے گنگا کی اندری چری لٹک  
چشتی بنی نہ کوہ افغانی میں ہی سناہ  
مشہور طور کا بہری ہم جو مسکی جاوا  
ہوں پر اوسکی آون کی من تار چکا  
کبکی خرطوم میں بھر پراوی وہ اگر  
یسی فی اہد کالی ہیں سیتہ خیمہ سی  
روز میدان اوسکی دکھو تو دلاور  
اوسکی آگ کو چشتی ہی نیا چری لری  
چرخ کی چا چری لاری وہ جسے ناطین  
جانی وہ نور کی جوش لرا اوسکی چہر کو  
نی کان اسد رسکا ہی حلا و سی  
اوسکی موج پہ تھی دیکھہ کا یون چشتی  
خبر باد کا نری سو آون کیا نہ نور  
آسمان کو گری اوسکی نی چوہ  
الہ اندری مطلع کا تختہ حل کا

کشتان جون شب بدو نہ بیاں  
عشش رقت میں وہ او چلتی میں  
ریکین ترین کی انی حکم ہی اوسکی  
ناری سراج میں رات اندری میں  
اوسکی دھوکہ بہت بھی عکوی ہو کر  
منکھو جنو کی سن سندھ کی چک  
سہر کا دانیسی نہ ہا لسی کہ نیشہ ہی کر  
داعن کمرہ سو توب جو نہ خک  
بان بلی کا کرک کا کہو بھی و شکر  
پانو کجلاں لکی سوہن مکر بوکت  
مہر کا ابرین انی سی ہوسا یہ کد ملک  
کر سہی پور شکر کا ہی پوربت نہان کا  
ہوی ہستاد جہان نری جلو کی سیک  
کہ تبت کہتہ ہی بہت اوندھایت کو چک  
ظن روی زمین سی ہی رانوار چک

اگرانی ومان زیر کو محمول ہو کر بن کا  
بج کسار کو مرنے سی ہی ونگاشت  
ایسکی خوف کی غمبھات میں بس  
نوی تان دین کر انصاف تب پر کامی  
جہد سانی پر کہہ بیان رز ان ای  
ختم کر اب تو دعائے پر سودا یہ کلام  
یا آئی بہ جو تیرا ای چراغ دولت  
قا قیارت رہی سبھو دغلائے دیکھ  
جو تیرا دوست ہی اب آئینہ کنی سی  
کاتب دست قضا شکوہ کی تری

حاصل مند سی پودا نہ پری سبھو  
آب کو پاکی پشاندہ پر بار و بار  
ایسی دل کو بھی کر دی مغر صحنک  
جای کسوں پر کوئی سج کی اب کی  
استان کا ہی تری سنگ بہ رنگ  
ابن کنی کو کسی اب اجابت ملک  
تا اب سسی نہر رہی قندل ملک  
سب بند جاہ کی تری تھی جس پر کو  
اوسکی تمال کہہ ہو فی تیا نیفک  
صفی سسی می جون حرف غلط کر دی

برج حل میں پتہ کی حاور کا تاجدار  
کہتی میں لون رانی بک صبا بہ حکم  
مر کہ خوشا حصار کی ہں اون پادشا  
بن بخشہ و وزیر جو مرج و ماہتاب

کچھ ہی آہستان یہ صف شکر بار  
ہجی حضور سہی طرف باغ و دیکار  
بچیں سور ہو کی جو مان برک و بار  
اگر کوئی امر ہی کہ امیر و بار



موند کھول دو خزان کل شرفی کی تم  
چهری لکھا کی سب کھدشت کشت  
کرد و بدکم تیر فلک کو گاہی پر  
ہن فتم بود و زنجیری کری سیکان  
کھلو لہ کر کہیں بسید از رھ کیا  
لینا ہی کام کھلو جوانان باغ سی  
ایلیغ خانہ مان کو ہو وی اس امر کا  
معمول سی زیادہ مفید ہوں ایک سال  
بس ملکا راز خود روسی بد کہیں  
دکلی ہزار رنگ پناوین ابر کون  
تقسیم کر دین فرقہ غچہ میں ملتہن  
کہہ دین کہ جو ہر سکی کلشن میں جو شا  
درو کوئی پر خان بیکہ کی چ  
بند و قین ہئی شو کو ہر پر کی منجہ  
جھنی ہوئے جھانج اسے کرین

بکو ونگم کرانہد کہو پیادہ سوار  
نقد ادب چہتی ہو نو چہرہ پست  
ہو وی محروم کا تغافل ارشاد  
اونسی کہیں برای یقید ہد بار نام  
چیری کی پست ہو منصف کا غنچہ وار  
ہر ہر سبر کلو نکتین و وزیر عیار  
ناہد کہی بلا کی وہ اپنی ہی پستکار  
جس طرح چاہی کریں اس طرح کا سنگا  
زکی شتا بستک فلان کو ہد  
میں ہوا اک ہو ذرہ پوشش کی با  
دین دینی کر رسا کل ہوا سیدو  
چار آئینہ کو سج کی دین مستعد  
رکھی نہ اب سوای مکر کیہ رہنہار  
اگر شتاب میں چین میں کرین کہ از  
ہشاوہ کرنا کی بجائی نہ کا اختیاس

باور اگر چنین نویسی آن دیکه کو

پایای از مطیع ترنی شهنشاه

نعم

ترکس لکاکی دینی کو تصحیح بسیار  
نرم ہی تھمکو لکی شراب طرب کا جام  
لیک کر نین نہیں کہ جہان آب نری  
غصہ سی بیکر کرنی مرنی ہن بہ کہ موج  
بن خود ایک دم نہیں رہتا سر حجاب  
نہا جو بار بار بکس نک سی  
جاما ہی نہ تاکلی جو روید کی تیر و سم  
بھی ہن باندہ باندہ کمر کی مستعد  
رنگی ہی ہر شک اور ایا کری ہی برق  
آواز نوب و ہکھ رعد دوز و شب  
گرا رہ ہی برس بہ کا ہوا میں ہی  
تہا جس قدر کہ سیرہ خوابیدہ ہوتا  
آسودہ مان خواب ہم ہی ہی غریب

کھلون بہ اپنی ترک ہزارا ہوا سوار  
گر مردی تو بہ کھٹان کر لکیا بہ  
کرتا ہوئی کھنچ کی شمشیر تیار  
کوڑا توبہ دال رو کی ہی ماری جی  
والی رہی ہی مونہ بہ چہلم سنگ آشار  
بکر مسجی ہی دیکھوں ہوں کیا ہو گیا  
ہوتا ہی اس نقب کا دین و بن کمار  
لیکر پرہری بانو کی سر پر ہی باد  
کولی ہی دلتا ہی حساب بکر کٹ  
کرنی ہی بہ سہر سی چار و ستر فکدار  
کچال کی طلیح سی حکم داری ہی باد  
سنگ زین سی جو تک اوتھا ہو کی تیر  
اونہد کر کی خاکدان سی کس شہر کا

گفتی من طایران جمن آب بهد ز فتنه  
طاووس نام ده جویں در فوجی کی  
ما هم بسی دست بسته جوی جوهری  
میدان و صاف کرتی ہی جار و باد بند  
نه ترک جغری رنگل استر فی فی  
سر هو که صف قشون خزان آوی سکه  
استاده هی جهان علف سبز خاک  
بدایا هی اور بر جی ہی بنم ہی اوس  
هر آن من ترانه بیل کا و اسطی  
از سایه های بید موله بهر طرف  
ترک صبا کهی که میرا نیز باد گشت  
حالی سمجده یکا ته که انجی هر یکیم  
دامن کو باند به باند هوس مستعد  
ایا هو که طبع کرین سکو بلبلین  
نر کس کو با وجود می پیا ری بشود

یار ببه او کی سال قیامت سی بهار  
کرتی این بهد که حوانات ناز زار  
جلد سی باند که کر کبسه استوار  
تا وقت کار دامن کل سی نه انجی  
کبیری بانی کر کی به کتا بهم کیا قرار  
هو کر اوتاری کی جی میدا این کار زار  
بانگی جی طرف کورین بر جلی هی دار  
خنجری اور تیغ ہی در شنه هی اور کتا  
هی اندون بهد شمره نخل کار و چار  
دار درین کمان سیه نور در کنار  
هو پست بر حریف تو سکی جگر کی بار  
مانگی هی برک بهی خنجر کو هر چار  
قمری هر ایک کلهی هی یون نره باند  
ار یو قدم کو کار کی باران طر حدار  
تس بر جین عز انکی ده ناتوا فرات

لنگا نمی هر چه که و دهرسان بود کوی  
گر گشته یک هر رخت سی یون سکره تخیل  
ایک تو که نهو که خدا و کهری کوی  
کوی که هر رخت کو خضه فی اندون  
دین غرض هر یک کین که بیان کرد  
نکلی جای و ایشهر که عجب نهین  
افضل یک صبا سی من صبح دم  
فصل زمان پرستد و یا که حسن  
ای تو اس سی تیج تک کعبه بین هوا  
بید سنگی و یک دیکه میری مون کویون  
دینی بی من بی تو اهی باند کمر  
او حرم کی خزان کو جو پوی سوس خلق  
تک شیم منصفی سی نواعال و سکی دیکه  
ننا کو حبکی بوجه تو اک سابق کا  
بدخود و لب لب که هو و چی کوی

توری تواری آنگی میری صفا کوی  
گفت اهی کعبه انهد من شمشیر می  
کیند نمی سرین توون مون نهی  
کعبه اک سی لکای هی کی تو اعتبار  
بیا هی تیش غصب کین فی به قرار  
و کی کرانار کو خسته من فی غار  
بوجا که سن تو کس نمی خوابا  
کین جمع فی قاهره اتنی که پنجمار  
دن امر سلطنت کا نر الا هی خستار  
ستا هی ای عزیز تو کافر کدینه  
کله سته کی طرح سی تو مون کوی  
بعد از بید کی هی خزان هی کنا کا  
کیند کای و یکشن و دله سی  
و او اجو و یکمون شرف و غر کا شرف  
اوس بر نه صفت گشتی که کوی

آخونده اس کفر ایجا بند اهی ز رخ  
ابسا به خاندان هی که نه پشت سی  
کاهی جها کا داغ غلامی حبسین  
انبات نمده بر جرمین اوسکایک  
یکبار راجع که کرنی طوطی زید بر  
لیکن تو دیکو کوئی و نهی کفر  
سنگد غرض به یک صبا سی هن یون  
کهنی نکا که نمده است تعجب هی سنجن  
به رز استک تو نه سحما هزار حیف  
یعنی و و سیف دوله بهادر که حکمتی

بس کیون نه و کر هی حب ایجا  
رکهای حبس حکمه کی نلانی کا افتخار  
ماسی ولین حبسکی اطاعت هی خا  
ایسی نواعفاده ای اتنی گستا  
الی احتیاء هو کی کری اوس به صد هزار  
کلشن سی اوسکو کنج نکالین کی کر کی خوار  
هی کون تک نیا تو محی وه بزرگوار  
اتانوهو کی عاقل دادا و هوشیار  
هی به ده حب کی خوان کرم کا بودره  
کرنی ره سدا مر عدا به کارزار

حب من سنا زبان صبا سی به نام پاک

و دایان بر اید مطلع ز لکین و آیدار

دیویند نری نام کلشن بن کردار  
نری سخا کی یاد سوا خاکست مال  
ناخن بجز شنبو کی کا نشین نه کلشن

هولو کا آب و نک کا لیا هونا کوار  
تبهلا وی باغبان تو شردی شاخه  
تری سنی جواد کی سحر کی نهی

سینا: خدا نین کرم سبی تری بن  
بر سار اس حجاب کرم بهان نیک آ  
جو بهد کجا این اسکو خوشامد بخانیو  
ادی تری کی دست کرم کا بیان کرد

کونی شکست به حال بخت و شمار  
هونامی رنگ تیش باقوت آوار  
بهان ارشد می شجاع و سخی بودی  
سائل کومان و حله کی او شودی

که سیوا اب کی مطلع تار و به کوش جان  
خورشید کاشا کوی کتا هی ذره وار

موج کوه سبزه سی او دهر کوی کداز  
او و سکی بودی می پیش جانت  
یکدم حواد سکی تیغ کی بر شش ز راهو  
اجرای بخور و عبادات کی بین رب  
جس تودی پر که بر قضا کار کر نهو  
تری هی تروغ کی میت هی عیان تلک  
دراج کوشا هی که یعنی بین زوره  
از جن کجا کمان کو تری و کجه بهم سی  
جس دست نکرین که تو میدان هی سینا

کرا پی ابر فیض سبی اتا کی بیار  
از دریا جبری چری که جتیل و خور  
دلین اگر خیال کینا پی کویا  
با جاسن جون جو اس حسن حیا یلین  
خاک کی کوا پی او سمین سبی پوری هی  
تا جشش و طیرانی کی سله خوشی  
هرا یکت کر کدن کی بدن پر سپرین  
و پی نین تو کجه او سکا ای خنک  
کو زنگ کور هی بهنا تو کر ف

دوین تن او سکی اکی بیغش هر کس  
سود زار وانی که سالی به اکلکی  
دول پر سری یقین بی که میدان جان کر  
گوهر کری اوسن آغش رستم کا کلاه  
رشتی کا جو من و بر و وفا کی زود  
بتا زاده بانی سی ہو کر تری منور  
هوتن سستی علامه باوی سر عدو  
قمری هراکب بول دہی یون کہ کنی ال  
یون هر و کی سینہ کو دشمن برودی نو  
وصف سپر نوکھا کون جیگا ہر اکھول  
کھا کون تری کی وہ غنہ من کیا کیناں  
اوسن صوم کری ہی و بر سطح خوش  
راندین ہر سبک جو ہر سطح آب  
شرف کا سر زمین ہی غریب کسرت کو  
اسن صومین ہری کہ شاید کھی ای

بی شرف باغوب کر باندہ کو قمر  
نکا کو کہہ جا دینیں چہ کی کس  
لکاری نوید کتین کینج کر کشتار  
ہیت اعلیٰ کو یاد کری سام بار بار  
ہو جان زری ساہنی آبمن کر قرار  
دلی ہر ایک اپنی سپر کو حساب  
تری تری پی چمن رزم میں مستور  
نایابی کی میں قدم سہی ہر سر ڈیہ  
جون سنج پر کباب کنکونگر ادہ حور  
ہو جادی روز ررم عدو کی کالی کار  
کرداوسکی کچی کو کل رنگ خاصہ  
تر ہی ہی جون نسیم چمنین ہو متقرار  
لوی حساب سم تلی کہ نہ زینہ بار  
اوسن برق و ش کو پیشا دی کر ہو کون  
کر چنگنی من شاہ سی اوسکی ہر شیخ

بر من همون بتر و پناعه و کی نری غلام  
چندی تو او سکو او سپه تو جان او و یون  
رنده کو تری حاده کی من کیا جان کر من  
هوانه رنگ طلسم کردون جو ایست  
شهرتیر کشا کی تبین ہی برای خوب  
تسی هر دم هی نویسی کچه بارشیه کو  
ایک کر خطوط شعاعی کو او سس هی  
مر کار عالم فلکی من تو کچه نرسین  
قالیکا او سکی فرش کی تاشا هی عرض طول  
جنای طبع روی زمین او سپه کر وشی  
جس آن تو قدم رکشی او سس بر آ  
اور هو و یکا هی یون من تو خاطر کو جمع  
سودا کر ہی عرض که نری خزانه سی  
بالفعل اسر قصد یکا مانکی هی ای صله  
کیسی یزد و سونو کی نری شکل ماه و مهر

میدانکی روز نرنگه سی جو هو و سی  
او جای باد تندگی کی سی جون غبار  
بسکی تبین نه و سیم فلک کر سکی صا  
نیمه یکا استر کو تری تهاجا مد وار  
و کر تی صبر کر تو نه بن فی و سوار  
بر سدر سس من بر سو کی اتنی که مشا  
تو ای طایفین سو کتا چه بود و تار  
منجون و سیم من زین بریده کجا  
صد فصل کل نهو سکی جسکی نمونه وار  
جس فصل من کها و تو سی موسیم  
کهن جای یکمنی هی تھی جسم و کار  
صد فی سیم تبین یکا بناید کر و کار  
پر پر سپهری بسا ای جکوز عیار  
اسکتین مطالب هو ز سیم  
و سیم دزد هر آیین کیا لیا و کار



آه ای که سینه سینه می کشد چنی مدد

منکس مون کچه دلا به خواب نادر

انچه ستر کا بود دل تو بی در تنگی  
فکندگی که می نه به دین بد را کی هر  
کردی بسان بنده ساعت خجسته  
آه مه و کین به هر ایک به کی هر  
قطر سی کرتی دانه کو هر سی بی در  
کند یکم چشم دل سی نوادگی به  
نشاکی تو مون زمانه فی سی هر خند و محمی  
سهمیدان او سی کلین سلیمان به چشم  
تنی حسدی عاشق و معشوق من که نور  
مهر و وفا کو دل سی بی انکی خنده عار  
رسان کو سی کو سی جهانین تمام  
معدوم و ستر کا شیواهی  
هوتا جو اتی داخله بن نه بر خلف

با و نه من تو بکبه که آه ای سداهی کیت  
هی در پی شکست سدا آیت کاسک  
ایک پمین ناکامانی کو او بر جو به کو شک  
بی ستمد لطف و غضب کی هر بر  
یا برن کو خجسته هی خرمن نه کچه دیک  
هر یکش نه شکل تو قلمون هی هر ایک  
اهل جهان کی بخل و حسد فی کیا هی تنگی  
دیکهین که نه آه نه کر سپهر نه برنگ  
مونه بر جو هو بران کی تو جل مرتی تنگی  
نست چشم سی او نه کنی مروت که هی سی  
دیکه کبه نه خواب من چون غم و دنگ  
تر دیکه نه آه نه کو کبری صا کارنگ  
کها جانی زهراد و بایام آگر نه تنگی

یمنی و سیف زوله باد که حسرت  
مرت کی فطرت و ناکو حب کی دستیم  
غالب بر غلبه حاضر خیر است اگر  
برینده سی او سکی نسل می بخاک کری بها  
حسن است که طرف ای نری یک نگاه  
همی غزال نام من و ان بنده او اگر  
نیک سلیح سی خیری ای صلح زمان  
کی شکست شش که چوب کیم دل  
سپه من کی بیان کردن تری کاغذ  
بشمنی زمین پر نوام سی بهر پاسب  
خلفت کا بزر و بزرگی پست سی هوید  
ماکی پناه پست سی او ستن نعل  
روزی اندی صفای برش و سکانیک  
گشت آسمان پروه آوی نو بهر حکم  
نهی که بهر بغین ز هنگام کار و زار

بودی گوی نه صفت و کره مالک  
نعداد بود و محنت گشت و جنگ  
بولی نه چو زبان و هی گویا دین  
بجهت مزاج کرم سسی منی و نه گنگ  
ای بوسه ناس چشم موت کی گشت  
همن سسی اپی کول سی حاکم و ننگ  
عصا اسما مقد رهنیات برنی ننگ  
بخوقت و بکشی تو نهی جلو نمی چینی  
سینه عد و کاتوره جاک که بونگ  
کر سو کرد و کو ستنک که بودی ننگ  
نمیشه کر علم کری تو اپی روز جنگ  
به جای آب هو کی وین نه در جنگ  
بانی که سی طبع سسی ضارب و ننگ  
هو خزن و السام جهان و بکشد کر ننگ  
روین تنگی صفی بر کرد و ننگ

یاری تو چکی خود بر اسکو تو کجا عجب  
 بیتی مری رین کو تخت ازین تنگ  
 قصور کجی کین خشت کجی خراب  
 کزنی غمگین بوی بوی بوی  
 تو کجی کجی کجی کجی کجی  
 افق قاهره کاتری کیا بیان کردن  
 شادی کا نقل سمجھی ہی جنگی دلگیری  
 تندی و جان نذرین تیری که خطره  
 هو جانی کوش کرد تیری که خطره  
 آثار ایک من هی تیری پرورش کارود  
 هو جانی ملکیت سی او سکلی من پرورش  
 بسج کجی که اس هو اسکی ناموج  
 دران سمان پر کجی کجی تیری  
 شکیں ترسم و خاک قدیم کی تیری اگر  
 تیر کجی کجی کجی کجی کجی

تیری نه فاش بین اور سات کر کجی  
 جهوری نه کجی جهوری کجی کجی  
 دلین هو آوی کر کجی فاش کجی  
 بیز و سمند و بوز بادلین بین بک  
 کجی کجی کجی کجی کجی کجی  
 لورنی صدای پاشند سی چکی دوم  
 هنگام کارزار اسکو کولہ افکند  
 اسکی کجی کجی کجی کجی کجی  
 صف باند کجی کجی کجی کجی کجی  
 بکجی کجی کجی کجی کجی کجی  
 چون شیر قالی ہرنی طاقت تنگ  
 جابون کہ من تمام کروں ہی ہر کجی  
 کجی کجی کجی کجی کجی کجی  
 اس کجی کجی کجی کجی کجی کجی  
 با اس کجی کجی کجی کجی کجی کجی

بناست نهی و نهایی کسی که کام من  
کهی نه یون نهی تو هو سه بران کس

سندباد بخت کانی ری اپنی نین سدا

بکپی بهای پنج سعادت بیان تنگ

هی سخن سخن یک جوان منین	قرصایب جووه کری تحسین
راست جگر من او کی خدمت من	یوسپی دیکها تو نهانیت غلکین
من جو بو بها که سبب است بوجه	خفت کرنا کی کا نوب نهین
نه کچه اسپی حصول دنیا کا	نه کچه اسپی برادی شلین
کن ای بر چکمه کتا هون	علی کو مجده پرب کرین نورین
داع هو انسی است زمانی من	بزم شعر آکی هین جو مد نشین
یعنی سودا و میر و قاجم و درود	لی هایت سی تا کلیم و یقین
کی غرور و دماغ و کیا تخت	کون کبرای جواد نهین نهین
مثل شیراز کتاب اسد	سجده هر ایک اپنی چین چین
نکته جانی جو بزم کا لکے	بعلی هو صف فعال نشین
بعد مدنت و سماجت کی	جوادین کر به شای ی من کهن
میرزا بیک تاب و طاقت کیا	اگر بی تکلیف شعر او کنی

شعر اپا رہی جو اُس کے حضور

کر کی سب کو شہی بکد کر دوہیں

ایک کہتا ہی یہ تو بارہی

دوسرا بولی اوف نہی

خلق کو انتفا کرش کر کے

بکد و صرع برین جو آریں

رد گیس طرح ملائی

کر کی آواز مہمیں و حسین

او جو احمق اکی سامع

دہم بد کو یوں کریں

جیسی شجھان من رانی پر

کر کی مکتب کی کہنیں ہیں

کوی جو پوچھتا ہو عالم میں

فخر کس جز کا ہی کچھ نہیں

شعر و قطع انکی دیو لیکے

جمع دی تو حقیقت نہیں

اس میں ہی دیکھی تو آخر کار

یا نور دہو اہی باقی نہیں

اتنی چہشاعی پر کرنی نہیں

سینج در کون آسمان و زمین

غرض اس خست کی نہیں

ہو مکتبی اختیار ہیں و زمین

کہا سودا گون ان بزرگوں میں

مت کنون او سکا کی نہیں

اور جو ہو دی ہی تو بجا ہی

فخر کرنا ہی ہی میری تین

ہی وہ مداح ایک الیکا

مہم خد جاہ جسکی غرض نہیں

یعنی نواب سیف و اسدا

جسکی شہر و فرزند و غم نہیں

رفت دست جو در سی

بنه آفتاب سی جسطح

کشتن دهرین چهار طرف

غنیچه کا بهی کره مین بند هوا یا

هو کنک ای خامه بار یا جطر

اسر عین غرض تری اساج

لا لسان کره می چار میری نه

دست و پاتنی کم کره می

پوختنای هر ایکه سی

فکرین فهر کی تری ارشاد

نیدا و سکونه آوی نه

بزی شترک کرون ک

جون پلنگ او سه جلوه ک

غرض اسر کفکد سی ای

کنا کر و کنا مین تو علامت

امن خلق کا ای بدین

هره ویر هون جسته

ایکسلس جو دهری

وسکی خشتن لشت

برج غایب سی اسکوی

هی تو لکسی لیکسی

کف کرسی کاسه می

باد کر تری تیغ و خنجر

سر میرا تکر یونین

حالت نزع سی

جای افسانه سوره

نوهی صبا جبراع خان

جلکی بهت هر دی

نهن ای آب و خلعت

نهی در واریکا

ندان گفت نری سہ بھگو سدا

سنگ تہہ سستا کا بعد ایش

چہ پہنی ہوا جسکی دس رکہ

نویاب ملین اپنی کرانشا

یا کجہ اظہار ساعی تھہ پس

متصل تھہ زبان بہ ہی جاری

سوس سو اچہ نہیں مچھی منظور

خرد عالیہ اس فصدی سی

ہر زبردست زیر دست ترا

صبح شہین ملی ہی شب بکین

خواب کر نکو ہی مچھی لین

رزہ آلودگی کہیں سہی ہرن

کمی کس چکھی میری شہین

سو تو لازم کسو ہی طرح نہیں

خوابی لفظ و معنی رکین

ذکر نری سہی ہوزبان شیرین

نہیں کچہ اور مطلب اپنی نہیں

دھو جنگ ہی آسمان زمین

تا قبول دعا ہو سودا ایک

نویاب اپنی زبان سہی کد آئین

بولانصیب نری سب دولت جہان

ظاہر نری بہ ہر جا کجی یہ نہان ہو

مصرف کجی نری ہشیای جہان

موردی سہی زیادہ خیل ملا دہ

اکر حرام شخص سودا بہ مہر زبان ہو

کر شہ فی رومی کی خواش ہو نری

نعل کہ کر نکو ہو وی اگر متنا

مردانوا سدا دس رکہ مارچ نری

جاءه وجدان ان تک دیوی نہیں مانا  
 کر ملک جاتا ہوتا تو تخت سچ غری  
 انکی تو کیا کہوں میں دل چاہا ہی تر  
 سنکر یہ حرف سودا بولا کہ قدر تیر  
 بہ تو بڑی ہیں اتنی آفات میں کہ جنگو  
 نعل کہ جو جو پھر بہن اور اپنے  
 مدد تو وہ کوئی ہی زد کیا قسم حکمی  
 نام نکوس سی بہر دنیا میں کیا نشان  
 ملکوتی سرزمین سی حاصل ہی آخر  
 رخص سما کا ہونا قبضہ کی سبج اپنی  
 جو کچھ کہی ہی تو فی ہو چکا کوست مبارک  
 دیکھی سی جسکا جلوہ پاکرہ طلوع نیلے  
 جو مرتبہ جہانین ہی بی نیاز یونیکا

جب ہو بڑی ساری سو فیل نشان  
 اندر دستار سی لکڑو رانا مسلمان  
 قبضہ میں لی زمین سستی تا آسمان  
 اکب شرفی روپی کو تو دیکر عاقلان  
 کیسی سی جو رکھی کام انبات بدن  
 رتبہ نہ انکو بخش ارباب عمتان ہو  
 اہل کمال کی دنیا میں غرور شان ہو  
 وہ ہی کوئی نشان ہی حقیق پرستان  
 دوش خاک بہن بکشت سخن  
 بی دھڑی خدائی کیونکر بھی کھان ہو  
 میں اور میری سر پر میرا سبب  
 آنکھوں کو اس ہووی دل کتنے ان  
 سمجھی ہی وہ جو کوئی اوسکا ہوا

بہر دفعہ لاہوالی رکھا ہی کہ جہا

اشعار میں غزل کی ممکن نہیں



بیل کو کاہ سنگر انعام پستان ہو  
 جس قدر و مرتبہ میں ہی پیدا ہی ہوگی  
 غصت نہ یوی خاطر بیان کو نہ کہ کو  
 اگر سہل است بہ آوی دہ کاشن جہانین  
 مشیت جہاں سی مرغ ہوا بھونے  
 حب ناتوانکی اوسکو منظور پرورش  
 جو رشید اسکی خاک رزاجو ہو متع  
 میدا نہیں جب کرا ہو ستاد نشیانی  
 جند ہوں لیکن اوسکی میں تیر کی وفا کا  
 جو ہر تو کیا تباؤن شمشیر کی لہریں  
 کرتا ہوں ذکر جس سی اوسکا وہ تو بھونے  
 سنگر وہ شخص ہوا ہم ہی میں کی کو  
 بہر حرف اوسکی ہونہ سی نکلا تو سنگی  
 کہ جہین کاہ جہین کہ چشم میں سی  
 ہوا ہی بھی کر میں اوسکا مکان

ہو لو کہی ہوسے کا ہی کہ نہیں سر کران  
 بر و اوائس کی قدرت کہان کہ ان  
 عالم کا کو کہ اس میں براد خا مان ہو  
 آنکھوں میں باغبا کی بیل کا آہستہ  
 شبنم کی دانو میں سی کردانی نگار  
 مورا و سکی سارہ سچی آوی تو ہلوئی  
 بہت سی دن بدن وہ جون بد زانو  
 حلقہ کی دل اسکی ہر چند و ان بیان ہو  
 ہتی ہی خاک و غنہ نہیں اوس سی بہر اہل  
 جسکی برش اسکی سی رہا نا کو امتحان  
 چپ رہ کی کی نیکو یوں ہن کا لہجہ  
 ماسود دل ہو اس میں یا جانکاران ہو  
 کہنی لگا کہ چپ رہ اچ بار یہ کہان  
 منا ہو تب میں اوسکا اگر مکان  
 ران چو شنی کا نادان دکھن مکان

بدرست که ای بسی بیان به دو که واز  
طقتی که به هم حضار هون محاسب

ب اون یکمین پی جاکر حضور بجای  
مطلع اگر به هون به دل او سکا ساوان

صحن چمنین گلگون کر نری ز بران  
نگ جهر مار ووش بر او سکو نواب جو  
انداز جهری که به کجه پی جو کاهین  
از به رنوا سی تر پی سکی سنی او سکی او  
کتابای و ده جو دیکه ای بس بر سوار کنگو  
شان و شکوه نری دهنکا کاهون  
ای سر بلند آسانه پی عجب من پی  
مستک به رنگ او سکی جسطح جبهه کوی  
دانتو کیم چ او سکی هی جعفر هسوا  
اس دانت به تو هم او سکی دیکه کوی  
بینه نیک آوی ای جسطح سی

هر گل هاده هو کردان طوقان هو  
جس جس طرف ده پستی او سکی  
نگ به هم دشتی کاهکی جو دربان هو  
بوصه شمشیر کاه دایم کهوران هو  
یار حبیب جاکین به به ارف به جوان  
چرخ کیم پی او سکی کر چرخ آسمان هو  
آنگس به به نوری کر دست فیلان هو  
کوسا خنده لاکه هوی به لطف برسان هو  
وصف زخامت او سکا کیم کیم کیم  
به پی به ایدین ناست دربان هو  
مستی من حسن او سکی جسطح سی

س قدر قامت او پر چہ حسن کی  
بائل بھول سار کیا کہو نہیں خوئے  
کج پاک تک بہاوت چہری تو بون  
تھی جن میں چلا و اکب ہو سو ایوی  
رکھی نہ جہا نہیں اوسکون ہوتے  
بہر وقت نہاں برسی کہوی اوسکی  
دیونگی بخش محکوم حق کہیں صلیہ  
اور دیکھی توسج ہی خطرا ہلکے  
اوناجو مرتبہ ہی نیر چھکرم کا اوسکو  
ایریم سے نیری کر بخش کھسک  
خورشید دست سایل ہو جاتی  
لیکن نہ سمجھو یہ اس گفتگو کی  
کس واسطی کہ محکومتا ہی جاہلی ہی  
سو تو یاد اس کی نہ کر م ہی چھ  
انتی ہی آرزوی کہہ نہ ہو جو باقی

رکھنا کج ہی کور ایت مہوشان ہو  
اصلا کہیں جو شہمیں سوخی ہوا کھان  
عاشق کی وصل کاشب جسطح سستی  
تشبیہ ایس سی رفا خوشفان  
تشبیہ ہمہ مسلم کب تر دشاعران ہو  
ہم سے تیری اوسکو خطرا بہہ آؤں  
یار ب حضور جاؤں تو دہان نہ مع خوان  
ہم سے تیری اوسکو کیونکہ یہ کماں  
بہنچی نہ وہم حاتم صفت نہ زبان ہو  
بکھڑوہ جوشش یار تو بوجہ سکران ہو  
تیرا علومت جوقفت زرفشان ہو  
منظور محکون تیری ہمت کا امتحان ہو  
جہا ہو ایک تن پر کھانی کو نیمان ہو  
کھوان نعت او پر فارہ بہ زبان ہو  
صرف جہا نہیں سکا تیری تہہ

سب جاسکد ہی کوئی درواری تری کر  
پتہ جو تری درواری درواری

تاہر وہ فلک پر بارش رہی نشان

یہ آستان دولت سجود و جہان

ایسا منہ میری جو کوئی سر جان  
میں حضرت سوزا کو شہنا بولتی نامہ  
اتنا میں کیا عرض کہ وہاں ہی حضرت  
سکر بہرہ فکری کہ خاں موش ہی رہا  
کیا کیا میں تارن کہ زانی میں کئی شکل  
کہوہ الی اگر نوکری کو قتی نہیں کہو کی  
کہ زری ہی سدا بون خلف و دانہ کی خاطر  
نابت ہی جو دکاتہ نہیں نوز وین  
کہتا ہی تو غزہ کو صراف سی جا کر  
بہرہ سنگی دیا کچھ نو ہو سی غید و کرنہ  
اس رخ سی جبہ جوہ جلی جنت میں  
یہ تو میں روک سی وہ تو دیا

دو لکری بہ کہ میری سوزن زبان  
الہی الہی کی نظم و نوا  
آرام بستی کشتی طاح کوئی ہوا  
اسس امرین تاہر تو فرشتہ کی زبان  
ہی وجہ معاش اپنی سو جگہ بہ بیان  
تخواہ کا بہ عالم کا بہ مکان  
شہبہ کہ برین نو سیرونی کی بیان  
نیر و نین ہی پر کیری تو بی جہ جہان  
بی بی فی کچھ کہا یا ہی فاتی سنان  
شوال ہی بہرہ مبارک مکان  
تخواہ کا بہرہ شہنا اسس شکل بیان  
تک دھونس دہری کہ چند

بعضی کا جو سجدہ کی گدہ باندھ کی اوٹ میں  
مرا جو اذان پڑھ کر نہ سجدہ کی سکا  
پورا جو خطیب حسین تواریک اوسی  
نیکی ہی کہ انہ پر کبر میں خدا کی  
اور وہ بویں کم زور و سوادان کی  
اور وہاں وہ کی دکھائی اپنے کسی چال و چا  
یوں ہی نہ لکھتے تو ہر ایک مالک کی  
کوئی سر پہ کسی خاک کریاں گویا  
ہندو و مسلمان کا پھر اوس مالک اور  
یہ سن کر کی دیکھ کی صاحب انہی  
کہ جو جی جا کر کسی عہد کی حسب  
وہ جا کی جو رافو کو تو نہ ہی ہی زور  
جو وقت خوش و سکی جو ہونے لگا  
کہ لکھا کہ چپ پستی ہوئی کتنی ہیں  
انہ زہ پچہ زہ ہی اور جرت اور جرت

بہت ہوا سن کر کسی ہر سر جو ہوا ہے  
کہتی ہیں کہ خضر سلمان کی کہتی  
انہ انہ انہ واعظ تو تہر اور وہاں  
نہ فکر نہ صلوات نہ سجدہ نہ اذان  
رہی کہ جو آئی کہ یہ ہر ایک دوکان  
در مارا و اس عہد میں جو غور و فکر  
اس سبج سہی سالہ کار سالہ ہی روئے  
کوئی مڑ وی ہی مڑ پست کوئی پست  
ارتی کا تو نہ ہی خبری کا کجاں ہی  
کہتا ہی جو وہاں تو نہ مان ہی نہیں  
اسکی تو افیت نہ ہی آفت جان  
کیسا ہی اگر اپنی تین خواب کر ان  
سو کی کہوں تجھ ہی کہ یہ ہے کجاں  
ورج جلا و د و دنتی جلا و دنتی  
صدقت حفاہ کی شکل کا ہے

میں یہ طبابت کی پہلا آدھے نوکر  
مسموم ہی ہو اس کی اگر آقا کی عین  
ہی ہن منکانہ و کلان ہند من ابلی  
اور حاضر اور جو وہ نواب کو دیکھی  
مطبوع بہ ہی خربوزہ اور شیریں پودہ

بہ ہی نوہن ہی کہ اسی سی ہونسی  
بہ ہن جو کہین در داوہا بہت میں  
کہنی ہن عرض مرکسی لونی کو بہا  
مردا کر ہی کہی نوہی اس بہت  
نہر ج بہ خط ای کہ طی کہی نزل  
نہی کا کہی بہ کہ کہ کہی ہن نہی  
قیمت جو چکانی ہن مو اسطع کی کش  
جب ہن شخص ہوا مرضی کہ موافق  
بہ داوہا کہ کہ کہی عامل کہی حبوت  
اور ہر سی بہ ہی نو کہی نہی لہجہ

سود و سوری کا جو کسی غہ کی کہانی  
آوی تو اسی وہ بخش نہ نکرا  
تہندی ہوا آتی کا کر و سوخت  
کہانا نو بہ کہانی ہن پرا سکون خفا  
ہی دودہ بہ چہی لہن بہ ہر پودہ  
اسر بہ بہ تفتن کی لہی مسہر زار  
ہر بو علی سہا ہی نو وہ ہچان  
کہ نو کر ہی سمجھی ہو طاعت کی کہانی  
کہ ہن میں کہی دم جو خود صفائی  
ہر شام بدل و مسہر سود و زار  
بہ در جو سہنی تو غہ طرہ بیان  
سمجھی ہی فرشتہ بہ ہر وہی  
پہر پہن کہی جاگیر کا عامل پشان  
کہانی ہی وہ بہا ہی محمد بہر کہان  
دیوان و بیتاب کہنی ہن کہان

کہ جو دیکھو تو یہی ہیں نہ جہنم  
انہار ہو رہی قلعہ کی آگ  
دو پہل کا جا کر جو کہیں کبھی کہیں  
نہیں جھٹکی رتی کی فکر میں وقت  
کو زمانہ میں مکی کوئی وکالت  
مردی کا در داری وہ زمین بوش  
ہر کہ میں وہ صاہی کہ میں فوارہ پہلو  
وہ ان کا بخششی کا موت کا حاضر  
ہر بات بستا ہی رہی صبح تا شام  
لاوی جو کھرے سے وہ دانو کا سیا  
سوا بہ ہر منہ ہی ولی ہاں سو خرچ  
دستی دی غرض سبھی اور اوی دو  
جسوتہ سنا بہ وہن آواز بہ لکر  
ہر ہو جو سول سے کہن راہ میں  
غرضی بہ ہوا ہم ز سیاہی بہ کیا جی

ہر یک منہ ہی سہی میان اور تیان  
جو بالکی بکلی ہی تو فرار و فغان  
اور منہ ہی موافق ہی رہی ز تو سنا  
نہ امن ہی دیکھتین نہ جی کو مان ہی  
اسکا تو یہ کیا کردن چہرہ سہی کہاں ہی  
پوچھی ہی اچی مرد ہی جی نوا کہاں ہی  
ہر کہ میں جو آب جکا ہو وہ دو ان ہی  
مانند کشتان کی جان دیکھو وہن ہی  
ہر کہ میں جی کا طرح سہی میں ران ہی  
لیا دی ہوگی کوہ کہ غیب میں جی  
اور زری کہ جی ہو وہ وہن میں  
کہ جی کا کہی جی جی کہ جی جی  
ہر کہ میں کہ جی کہ جی کہ جی کہ جی  
ہر کہ میں کہ جی کہ جی کہ جی کہ جی  
ہر کہ میں کہ جی کہ جی کہ جی کہ جی  
ہر کہ میں کہ جی کہ جی کہ جی کہ جی

کاهی که عرض زنی بود که و وسیله  
دستاف جو کجی تو این اوسکی بی نظیر  
نما و جو سنی جانی بن مستغنی از حوال  
شمار طاقات انو کا کسری کس  
کر عید که مسجد بن بیهی جاکی دو کمان  
تاریخ تولد کمان بی آنده هر شک  
استقامت محل هو تو کین مرثیه اب  
طای اگر کی تولد کی بی به و قدر  
اور حاضر آخوند کا اب کیا من بناون  
کنو ووه سچا ره بانا کری لری که  
تسبیح پند ستم که بیانی نام اوسکی  
چنگا به عمل کر جو و شیطان کا لشکر  
اب کس انصاف که مون جکی لید تا  
جس و کس کا لید بل من تبی  
ووه به کس کس لکھی کوئی تیاج

کیده هر کا ووه پروانه ووه بالکیر کمان که  
سبب حاصل ان بانو کا ایک بی بی جانی  
دیکھی جو کوی فکر ووه دو کو تو جانی  
لکھا او نهین اوسکی غلامان بن  
جیت قطعه تنبیت خاک زمان بی  
کر رحم من میکم که سندن نقطه  
هر کوئی جو جی میان مسکین ای  
هون وور وپی اوسکی جو کوی جو  
کک کس دال عروس جو کوی دوان  
شعب خراج لکھی کمان که کس  
کو کو کجی شرارت سبی سندن  
2 آنده دیوایا کو تعقیب من روان  
آرام ججایی ووه کری وقت کمان  
هر صفت کا قدر قلم شک نشان  
خوای من خطاب جی



مست من کلف ہی سہی کتا ہوں و کر نہ  
ہو جو مونی کار نامی بن نہی ہر  
ہو ہو کر نام نہی گزری ہن اگر  
دوری گزرت لیکن پہلی کوئی  
ہا ہی جو لوی شہی ہر فرغت  
ریا ہی دم خر سہی کوئی شہدیت  
اور اسکو جو دیکھی کوئی وہ بہریت  
بوجہی ہی وہ صبح مرہوتی قہر  
محقق ہو اس تو کرداری کنگھی  
وہو کہ کتا مینی تو بدن سبکو ہوا  
پتالی ہوئی شیخ جو بکر و جہن اگر  
کوتال سہی ربا ہی قدم نو سہی سہا  
اور حاصل اس رنج و شقت کا جو جو  
سب مشہد ہی کہ جو کوئی ہو تو کل  
زور مینی کہ لہو ہی خرافت کا یقین

آفاق ہن اینہ جزو مکی اب نہر ہا ہی  
خطا کا دوسری ہی رہی قد جو نہا ہی  
ما فوٹ بکاری جو بکا و قرآن ہی  
پہی ہوئی دان میر علی جو کہ چہا ہی  
چشمی ہی تو شہر کا ذہ مطلوب نہا ہی  
کنڈ سہی کوئی بکر کو تشبہ کتا ہی  
اسن فرود دہی مین ہر گز نہا ہی  
ہی آج کہ ہر عرس کتا نہ کتا ہی  
لی خیل بر دار کئی وہ نرم جہا ہی  
کوئی کو دی ہی کہ کوئی ہی کوئی ہر نہا ہی  
سہر کو شیو مین ہر نہا ہی اکا بیان ہی  
کتی ہن کوئی حال ہی یہ نقص نہا ہی  
والا ہوا دان وال خود قیدہ دان ہی  
جو اردو سمجھنی ہی نہ ہن نہا ہی  
ہنی کہ جنون ہو گا یا یا سا گاری

هر چه کم که چای را بکنی بود که میشت  
بیب راه خدا پس کهای کوی خوب  
ضمون به رفتن کار که به دیو به کو  
الموعض الزالب موی صفت از آری  
جب دامن من نواختی به کوی خوش  
آرام سی کشتی کاشنا نونی که چو احوال  
دنیا من نوا سو که راستی فوط نام  
دوس یقین گو که دگوشن نه می  
پهان معشوق من تو مان در دهم حشر

چو سی رخ ایق ایام بر به الله  
سکی طوبیج کوی دکنی باشتی  
چو ن کی که زبانی یکا بهدی  
نهادنی نو در کستی الم خرابست  
بیکه نیکه نیکه نیکه نیکه نیکه

هر خان و خانین یک همراه دوا  
تب و کوی خارش من استی  
مراج ادا مو کاهی اور شیه خونی  
به اید اجوبین استی نه  
هر ایت قدم بر کنی من به خط و چکن  
جمعی خاطر کوی صورت مو کاهی  
عفتی من به کها کوی اسکا نشان  
به ایت نه کوی غندی که خوش کنی  
آسو که حرفیت نه ده پهان بی وانی

رهنما من ای دست خانک بکنی  
هر که عوافی و عوفی کوی نه به شمد  
نوجی سی کشتی با کوشانی من و  
خست با اکثر و نه او نه ای نیک  
با وی را جادانکا کوی نه به شمد

کوکوز نور و پی کی دمانت ارکسی  
سودا نه گاه و نه تمار و نه سوس  
تا قنای سراسکی گاه نگار گاه  
مانتا نخل زین سسی بخورفتا  
سرتبه که هر که سس بهای بکمال  
قصاب به چها می چھی گریو کی داد  
حسن می و سس قصابی کی گنوشی  
هر دات اختر دمانتین خانه بوجه کر  
خط شمعاع کووه سمجه دسته گاه  
سنگ اگر کهن براد کپی ده کاس کا  
دکھی حسب ده توری و درنهان کپش  
فاقونسی نه نهانی کا علامتین  
سودا نه کونست نه کله سکی  
سودا نه سس کله کله با و اسعد  
کندوی ده طرف سکی کله

کهور ارکسی بن ایک و تانا خوار  
رکنا هی حبسی سب کله طفل سس  
فاقونسی و سکا حال کله نگار  
هرگز نه اونده سکی و ده اگر تپی کله  
گرتا هی راکت سکا جوا و ازین کله  
ساید و ارم هی بن کله هی یون جاب  
کندوی می اس غلط او سسی هر لیل  
دکھی هی آسمانی طرف و ده کله  
هر دن سس سس کله کله کله  
چو کله گاه موند که دتا هی سس  
کله می دانه کاس سس کله سس  
کندوی کو و کله هی نو پادی هی  
دکھی هی دیکو نی و سس  
اسکی مین دبع توری  
ما کسوم هو دی سس کله

سمجھانہ جانی ہوں کہ پہلے ملحق ہی ہوں  
نورم بر بیکہ ہنستی ہن کہیاں  
بہ حال سکا دیکھ غرض یوں کہی ہی خلق  
یہ مرہاں باخو رنجاوی یا ہودی کام  
تہاں اوسکی غم سنی ہی دنگ مکن  
انقصا بکدن مجھی کج کام تہا ضرور  
رہتی تھی کہ کاس سفسا دہشتنا  
خدمت میں اوسکی جاگی کیا سنی اس  
فرمایا تہا دھونن کہ ای مہر مین  
ایسے کہ کو کہی ہن کی مایق نہیں کہت  
صوت کا تکی دیکھا تھکا کہ نہ کو  
نہ نہ کہ جسی لہد وہ ہوی جون پستا  
نہ نہ مچو کی کہ کو ب تہا نہ پر  
سنی ہی ہی اسفد کہ قیامت کو اس پر  
نہ نہ کہ کو مکن ہی کہ اس کی نشت

خارشت سی راسکہ ہی ہوج سنجار  
کہتی ہن اسکی رنگ کی سنی اس  
ہودی راجک سہ تہا اسکو کرد  
ان ہن بات سی کو تہا ہو تھکار  
خو کہ کو سہ سہ مین کہانوی تھکار  
آیا ہد دلیں جانی کہوری ہا ہو  
شہور تہا جھو مکنی وہ تہا تھکار  
کہور اچھی کواری کو اپنا نہ مست تھکار  
ایسی زار کہوری کہ دن تہا تھکار  
یہہ واقعی ہی اسکو سہ کا تھکار  
سیرت سی جسکی تھکا سہ تھکار  
بدین اسفد کہ کری اصطبل آجار  
لا جب ہی جگہ سنی جون تھکار  
و حال پنی مہنہ کو سہ کہ تھکار  
جروان بہ تھو کر و تھکار

هی بر سقد که جعدا و ن او کی سن  
لیکن نهی ز روی تو اینج بادیه  
گم روی اندر که اگر کسی فعل کا  
هی و... یقین که و توغ و جک  
اندا... س... اینی بانو  
منه... سقد... بی جو که که س...  
ولی ملک آن بونجاها جسدن که مر ج...  
دست... کرد و نکو او رانی جو کهرین  
ناچار هو مکتب نو بندایا من...  
جبه... س... او سدن من...  
جا بک... دی و تو انهن کوی...  
آ... سی تو برا او سی...  
بر کرده... ای نه لاهتا و بر راه  
اس... م... کو که... جو...  
بسی آ... ی... که... و...

اول من ایکی ریک سیان کوون شمار  
شیطان بسی بر نکلتاها...  
تو امکا کی تیغ نیا وی که هو لو...  
رستم کی هاند... سی...  
چو دست غری نهین چنه...  
لیکن من ایکن که حقیقت...  
مجد... کما نقیب اگر کی...  
هو... بر راه اب...  
قیار باند...  
دشمن کوی...  
...  
...  
...  
اگر...  
...  
...

مین کی کون مرض کہ ہر ایک کی شکل  
کہتا ہی کوئی ہی بڑ کو ہی نہیں بہت  
پوچھی تھا کوئی مجھ سے ہو چکا تھا کہ  
کہنی لگا ہر اکی اوس اچل میں کہ  
سمجھوں ہون میں تو یہ کہ سیاہی کی  
اس شخص میں نہا ہی کہ اگا ایک اور  
دوبی کہا کی کہ ہی اوس دن ہوئی  
ہر ایک اس کو اپنی کہ ہی کا کیا حال  
وہابی کشمکش ہو اس آن ہو  
برہمنی اوسکی دیکھتا کہ جو کاشی  
کہتا تھا کہ میں نے کی سب کو مخرج  
دقت میں اپنی بہت بہ کو نظر  
جھکو میں وہ جو ہنسی کہ کو کو کو  
باری مری دعا ہوئی اس وقت  
دست دعا کو مٹی اوٹھا وقت خک

تغ رہا سی کات ہا کرتا تھا کل تار  
کہتا تھا کوئی ہو تو دلا بت کا  
کونال کی کہ ہی بہ بھی کون کیا  
مرکب نہ بہ کہ نہ بہ کہ کہ  
دین چلی ہی کہ کو ہو حرج و مرج  
نہ کہ کو آستان کی کیا مجھ سے  
اقتصاد کر ہوا انکا ہی وہان  
بکری تھا کان دہوئی کہ تھا  
نزدیک تھا کہ دو ہی وقت تک  
ایک ہی وہان نہا شہی کوئی  
لہذا تھا کوئی دور کہ موت  
کہنی لگا بہ حق سنی رو کی  
کتون سی بنی ہون یا مردن  
وہاں یہ ہر تھا جو اچھا  
کہنی لگا جذب آ

همی ہی کوئی جوت کاس کور  
 یہ لکھی خشتی بن ہو مستحکم  
 گور تھاکس کلا عروبت و نصف  
 جانا تھار دیکے اویسے ہو حرف  
 جب دیکھیں کہ جبک بیان یوں  
 سرد سکا و انسبی لڑنا ہو شکر کفر  
 کہوری میری کا شکل یہ مہیگی جسم  
 تپتے معنیہ سنگی ہر قصہ و چرا  
 گفتن میں بس است کہ میں اکو

اب لکھی نہ تیر کہ ہو جای تن سہی  
 انی میں مرغا ہی ہو امہ سی و جا  
 گرا تھانہ خفیف بھی وقت کارزار  
 دوروں نہا انی بانوسم چون فلاح  
 لی جو تو کلو اندھ میں کہور انیل میں  
 انقصہ میں ان کا کہیں کیا قرار  
 اش جو دین آوی تو اب ہو صبح  
 آتا ہے ہونہ اولیا کیا ہی ضرور مایہ  
 سجدہ کا انی دین اگر ہو نہیں ہوا

جیو جیو

سودا فی تب قصیدہ کہاس ہر صاحب  
 ہی نام کہاس قصیدہ کا نصیحات و کلام

کیا ساتی فی کو چھوٹ  
 غم ہے کہ کہ ہو کسٹم  
 قوی انہی ہے ہی سہی  
 کہ ہم مل معنی کا بار

تو کر فکر بلند ای عمت  
 سی ناصی کا عتبہ و خبر  
 زبان خامہ رہاں کلہی  
 تو ہتر اتونے کرد کہا

بر او کو جو کوئی سمجھی ہو جو یہ  
یہ دعو کو کوئی شاعر مانی  
کہ طرز شاعری ان سب ہی ہی  
کہو نہیں نہیں معنی کی جو اوقات  
نہی ہی ہی آگے نہ رہتے ہیں  
نور کو کسی کردہ جوت عابد  
نہی ہی ہی کو کسی جو کوئی نہیں  
بنائی باک نیستا سقد ریشہ  
سیک چلنا کوئی کہ کجا ابتدا  
کرت ہیں آفرین ایسکرت ہو گیا  
نہ نکوادی کہ میں نکات پیدا  
ہو گیا کہ نہیں کرتا ہی ترنم  
نہو دی قدودہ مرتب میں ہو جو  
بھلا اس کا نام ہی کہیں یہ  
جو وقت دل ہی نالا ہوا ہوا

قدم آ حضرت سدا لہ جو سے  
پر اس کو جو میں میں جو جانی  
سخن کا ہی جو میں میں ہی  
لو شیخی ہی کہ جو نامہ بری آ  
کھدی کشت کا نہیں خد  
کوئی شاعری کوئی نہیں  
کہ اس کی طبع کو کسی نہیں  
قدم ہرگز نہ کھی خاک وہ  
جہان نگار ہے کا عہد جہا  
بہ کو یا اس کی آواز وہ  
ہفت اس کی زندگی ہی  
اوس کی کہنی میں اہل طبع نہیں  
بلندی عرش ہی بر ہی  
کہ جس پر کوئی نہیں  
ہی چہنی عیش



نه کچه سوې کهو هر که کلامی  
کوئی دتبی کی موتی بی پهلوا  
عوض اتی خدا دوی وایسا  
مچایسکی کشتی بی بی بیوم  
کوئی دتبی کی یا آفت و چندان  
کلامی کوئی سحر و سکی کون  
بکر خظوم من حیوت زخیر  
جو مینایی به آجادی و خوار  
چندی کو لاکه اس پر خبی و  
سر و کون یون قدم خبی و  
مهاوت کی هی جو سکو سنا  
جو کوئی دیکه اس سون  
خدا وند ایله راهی که خظوم  
غرض موتی بی بی ماند و خبی  
هوئی قاپ اسکی نکستی

نظر هی اس بزرگی چیه آوی  
هنس دم مارنگی اسکی است  
نه قبل راجه ناکر مل حبسا  
که روزی بی برای شام تاروم  
مهاوت پر که آفاکی هر کون  
یه هی کردن به اسکی خلی  
بلی هی فوج بر اینی و بی بر  
هزارون تیرارین ایله رزار  
چهنوی ده جو اس کافر کی  
چنو کلو صطح چکی دلی هی  
جو آوی شیخ هی وند دانی  
نویون کتا هی مونته کرمان  
یه ظالم صبرا هی حسی مظلوم  
بسانا خدا کو کعبه ویر  
کیا کرا هی اب و ده فانه

کمی ی راتب او سکی ا طرح داته  
بدن بر آب نظر آتی ای بول کمال  
نمودار اس طرح بر استخوان  
نه پری هی نه کت بندین لکوا  
کرفتار اینی خلدو کجا بین پاک  
ضعیفی فی کی او سکی فرسی کم  
هو کی به ما توانی اسکی در  
بر او سکی لعین ای عیبت  
تا شا هو کرده جهوت جادی  
کجا او سکی معادست هی کنیز  
تو که او نسبی که اسکی سحر دالین  
کجه ای سی فل کجا حرمی من شان  
دیا فی جواب ای سری خردوم  
برای بد قواره سی بهی پاک  
جو دنی هو تونی کو بی خان دوا

جو بهاری دین کتاوی کت  
طمانست سی خیمه کجا حرمی  
که اسکی لبیدان من دوا  
رکشی ای توانی اسکی بکار  
کجا کتاوی سبر بر دوا  
کجا دانی نکل اورده کتی دم  
که دوا قیل ابوبین سی  
که شنباری کتاوی دوا  
که کمر کو آک کتاوی  
که آقا کتاوی دوا  
که قوی اسکی دوا  
سوار سی جیکی دوا  
خوبداری نو اسکی فرید علوم  
که نهیم اسکی لبید او کتاوی  
هی منی جو دنی کتاوی

انکافی کہ نہیں ہسکی کو سی  
مجھنا قبل اسے ہی پوچھ  
ستون اسکی پیر پیر نہیں  
تو مہی بہ تو وہنا اسکی  
انہی ہاگ کا بار لکھ کا دیر  
ہدا یون ہی کا تو کو بہ ہر  
ہی آنا چلنی میں پھر بہ ہدا  
بہ عالم چلنی میں حرط م کا ہی  
جو کہی نیل کسی نہان ہی  
غور نس کا وقت بول قیل  
خاری کی کہ چلنی کہیں کو  
بہ کہیں مرتبہ بد مرنہ نہجوس  
جسے لائہم بر او سکی نہاد  
کر جسے رفتیہ نہان ہکا تو  
میری بہ کہ با کر ہی با جاہ

نصبو کی کو آ جاوی نہت  
کے نہت کا بہہ بام کہیں ہی  
ہن دو دانت آکی سون ہزار  
کہیں جبک اسکو راج مردو  
کہیں ہن اسکو انہی ہی  
کہ وہو کہیں پیکہو لے کو لو پکا انا  
ہن انہی صو کے ہی بہہ  
کہ رت کو مین کو یا عصابی  
عجا سنبہ طوفان ہی بہہ  
مجھی میں بہ عیدار زردی نہن  
جناوی نیل مرغ انہی تین  
سنچر جسکی ہوتا ہی تو جسکی  
کو یا باروت پر دہر کر اور یا  
کیا حلقہ کا ساری نہیا نہن  
جہا کی سرس بوجہ او پکا کو

نوعی تنها بس حکم به ذکر و اذکار

سنتی نهاده و سکون دان

هستی است چنین یونان میان اثر

که احکام و جلال احوال تقصیر

هوا اسکی سمجھنی که من در پناه

که اینه ای که حضرت خضر نوحی

نگی گشتی و با کر میری طرفت

کرات گشتن سمجھنی که اینه ای

که چه جسار کار تا ہی مذکور

بسی بن نفع کیا که مستطور

اگر آب صاف میری که عذری

اوسسی بر اسکی روزی ہی

وید انبک که اسکی فعل من بر

اوسسی روزی که اوسکی گشتی

جو که اسکی من اتی بنایا

سوادنی نفس غلام من بینا

بسته اوسکی مرکب قضای در پناه

بھی اتی ای اسکی بدوش

خوب استات کو که کما بینا

مها و سسی ہی مرتی ہی

تویر حال کا باعث ہوا مایر

بہم نہا جو کہ کیا بر تہہ سی

اگر در یافتی برداشت بوس

وگر غافل شدی افکوس افکوس

کی ہوا یار و یخت یہات

پیمو کی جور کا کشتی نہات

باندہ خانات ہا چھد ٹگری کا

مار اجاوی نہا بزد بگری کا

نہانہ رشوت سپ کو تو ال کو کام  
 شہرین کیا رہی نہی امین دانا  
 اب جهان دیکھو وان جھکا  
 یکہی عمنی جوراہ چاوری کا  
 فیض بدار کا جو سنی بیان  
 دمر کی سودیکو جو بہان جاب  
 کسطیم شہر کا نہر بہہ حال  
 چور کا بسکارو رانی ہی  
 ہو بہہ کنوال نووہ مانی نور  
 اونسی شورت لپی بہ نہہا  
 بازو کا مفسد دیکھو زوری  
 اپنی زور داری آکا کر کنت  
 تنک نہہا جری ہی سکی  
 سر بہ جھکی دیکھنی شال  
 کنت جبار سکا بہر فی آتہی

انہا عالم میں چور تی کا کام  
 کیسی کرتی تھی لوک خوش کن  
 چوری تھک ہی اور اوچکا  
 بشم ہی رہنی ملاوری کا  
 اونی نزدیک کات دالی کان  
 بکری کہو سر کو پشیا آوی  
 سیدی فولاد خان جو مال  
 کالا بال او سکو اپنا جانی  
 بہہ تو مھر کا چول کا ہی  
 اسکی نوو دین چور پشیا  
 چور کا پھانسی کتی چوری بہہ  
 کردی انی کھر سا کر چو پت  
 مل رہی ہی او جکونسی سانی  
 دہ کو یا اسکی باپ کا ہی مال  
 ہی رسنکنا بجا تاسہ

سکو چورو به مختف قف  
جو نظر باز اسکا جزیاسی  
جستی نو کرین اسکی خدنگا  
کسوکا تنگی دیراسی  
جسکی کهرج انکافا جای  
تا خردار کهر کا هو صاحب  
دین به رفسیم انده کمال  
ننگ غافل به اوسسی هوا  
ایکدن انی سسی طو کی راه  
جز مبری جواب جواد تم  
قیمت اوسکی جو کهمه مختف  
ایکدین سسی به سنجی  
کیا جب آب ہی فی به بضا  
آب کمر او پر جو کیری ہی  
دس روپی وه مجی دلائی

سجکو بهج دیجو بهت  
خوب دیکھا تو جب کرا  
فن وزدی من شت بانی  
کونی بهر او دها می کرا  
صاحب خانه بر به آئی  
جو کهری پاندان تک غلب  
دالین بهن انگور نیسکی  
تن کاکر و مگواسی روتاهی  
کہ تم جو مبری بہت دکوا  
بجی چوک من بخا و تم  
اوتنی کو تم او مجی کو دو  
لکا کہنی کہ اسسی کی ہتر  
مین ہی کرنا سون عرض کہنی  
دو خرداب اسکی بہن پڑ  
کہنی آب کیا لکائی بہن

دوسری فی کہا کہ بن و غلام  
 بکری آقا کہی نہ ستر سی اوتار  
 بزدوشانی کا بن لگا کر گھست  
 ہری محنت نہ نکھڑے کیجے  
 عرض اس لکھنوی یہی حال  
 شہر کج کیا کہون میں یہ  
 شب ہی ترسنگولی قال تیل  
 کتنی آہست سی ایسی ہو گئیں  
 لکھنؤ تو کس شہر کا لاکھی ہے  
 آسمان پر بھی غم ہی تھا  
 اکہ بندہ وق رات کو جھوٹے  
 ہی بہت سہ کر کم درزی بدنام  
 بزم میں شب ہر ایک پر جو آن  
 نسب یہی کہ ہر ملہ زر  
 طرہ شمع کی طرف تھی

نہیں ہون جس سے تھوڑی سا  
 اور قیمت کا اس کے بن تھوڑا  
 آج جاہ کیا ہون ساری رات  
 آکی جو دین آوی سو ذبحی  
 واہ واواہ واہی کنوال  
 روز محشر کا دھوم ہی ہر شب  
 جیسی پہنتی ہن سورہ انفل  
 مردی خواب عدم سہی چلے  
 جو رو گئی درسی فتنہ جا کی ہے  
 کہلا رہنا ہی دیدہ ہنسنا  
 کوئی پر سا ہو گا زکی ہوتا  
 ہوتی ہی ناخرانہ حشام  
 ہنسی ہن کر کا رزم کا سامان  
 لکی ہی جو شمع کو اگر  
 کم ہی خورشید کا بھی دینا

شام سبک صبح تک بی بی نور  
صبح شبنم جو گل به بونی بی  
از منور و فین رهی استانت  
آلود زدی کا بکجه نهی بی  
کله سه کی کون عسی هوگر خوش  
رات کهرین جوانی کنگاری  
اویگا آب نک چاخه داری  
صاحب خانه جو کوشی ایاب  
آینه نگ اگر نو دیکهی بار  
بیمه از دسی کوشی زده  
در ریافت کو جانکاهی شیخ  
خلق جبه کیه گر کیا به پیداد  
بوسه ای ده که من بی هون  
کرنا من جبه سی ده کا کره هول  
یار و کجه جل سکی هی مراروز

دود و کهری بجه ای چور  
بنجه کو غنچه کی ده وونی بی  
من کله دهون به چور و کانی  
کهری هرنی من چور هوگر  
جودهی ملکو کهری ای کانی  
چور و داری برجه بنگاری  
چور جانی دهی که انده باری  
هی چور داری هی من نورده  
ای کهری من دهی دهی چور  
اهل منجانه من بی هی هوا  
دری هی چور آمار من منج  
کرنا من کونوال سخی  
کرم هو چور نو کا به بازار  
میری یکی کاییری سرمل  
دیکه نو تک کبان کانی



تسکی چھہ غریب سی چل	ہی امیر دنی کھریں چور محل
دیکھی کرتا بگو ہی بخدا	اتہہ من ہی انہو کی دزد خانہ
کسو مارون میں کسو دیکھ	چوری کرتا سی کون پتلا
چروہ کی جیغہ سی بوجھان	وقت پرین ہی مردل جلا
بچ رہی بسے محل کا سنگ	ہی خدا کی ہی بہین چور کنگ
بج بسک کہوئی ایک کیشی	بلا سجد کا صبح خیر پاسہ
کڑن انصاف اچھان پر	کیا ہی سچین بدلا میری تیر
دقتہ دزدی اس قدر ہی مند	جرح کی کہ میں گناہ کنگ

یہہ جو بودا کی پٹن لائے لے

آپ کرتا ہی دزدی میٹے

کمون دوا اس قدر ہی عالم سوز	آتش کی دیک پر ہی کیا نور روز
اب کدے تیرے ہو ہی معلوم	جمن آراہو شب برات کا دھوم
کرم ہی سید ہار کا موسم	شاخ کل پہلہدی سے نہیں کھم
ہی شاخا جگانی وقت کلا	کف کرس پر جھونی ہی ہسا
یہہ کل کا کیا کہون میں کرب	اسمین مت ہوا کاسے کرب

خجند کهنی بن یون تو شیار  
جود وین جون چندی کا بوسا  
نہیں کیندو ملی ہر چمن بن خست  
کر وید برک و جعفری بہ نظر  
یہ یوہ ای پانی ہر بہر کر  
کی من نوار ہی کا کھوں عالم  
اقتی ہر جس کبری طہست  
او کی صحبت میں ماعیان ہوتو  
شور پانی کری ہی رہ رہ کے  
سنگ پر یون ہی تیار رکاوہ  
منہ آئی چمن بن آب جو ہی  
کر کرک ہو بخور و یگانہ  
طوطی سا کر سنی کوئی آواز  
دولاب وہی کہتا ہے  
طایرون کتب ہی بہد سوا کا اثر

جیسے پتہ ہوا : اغنی من بار  
اس طرح جا ہی جو ہی کب جوبنا  
وہی آتش سنا رو کو کھیت  
جست رہن بن ہوا بیان ہوتو  
ہی چکا بو کا حوض کا چکا  
جون بچنا جہتی ہی لی کی  
کرم جوشنی کو نکلی سلی  
جہور بنا ہی انکی جاک جہر  
اس طرح جہوشنی ہن جون چلی  
جہانہ پر جون کر ہی زلہ حار  
موندہ کلا ہی رہی ہی خون  
ہو رہی ہن کباب مرغ جن  
لوعی کو یا رہی ہی خوش کلاز  
تہ نہ ہری جو کہ کلا تہی  
پر فہمی ہی منبت خاکستر

سہ و کا حال کی پروین بیان  
 جو شش ہی بہ بہار میں پھل  
 ہی عرق اوس سے کہوں کہین  
 کرم کو کا نہیں فقط کلکون  
 کو کلک اطرع و خوشان  
 لال کا بہر چراغ پر آہن  
 ہی حرارت کو کو کو اور آہن  
 بانی کو بہدین بہرین ہنکی  
 شخ ہر کل کا ہو کئی کل ریز  
 یہ نہ لالا کی پانی جہرتی ہی  
 کیا تلاب میں ہر ایک کونل  
 جل کائن جلیں رہ گیا ہی کا نہ  
 نوبتے اکثر نہ لادن ہائے  
 بوند کو دل صرف کا رہے  
 ہی پسینی رسم معرکہ حال

بانو اسکا ہی اور آب ہے ان  
 لہجہ پر ہی عکس کل تجال  
 کہ چمکنا سیم جو رہا ہون  
 ہر جلو میں صبا کا سیکر و ہون  
 ہر خیالان کی حب برامان  
 لت ہو میں کیا ہی شاخ نادر  
 نہیں شبنم یہ نخل ہی چمک  
 طفل غنچہ کو لک کئی جلی  
 جل کیا آہ سبزہ نوخیز  
 آگ جابی سی نخل پر تیز  
 کنول کاغذی کا طع سے جل  
 روشنی کا سادار بستہ ہی  
 تاک کہ ہی چمک کئی خای  
 ابوبان سے آگ پر ہے  
 زدہ کو یہی آب بر غزال

دینہ کو ساقی کو یون و دیکھیں  
ہو دی جب یہ ہمارا کانت  
شفق آنا شام و سحر  
سکھو تو کیا کروں تفریح  
ہیں مسید حجاب جو بہت بوب  
سکھیں انہیں اور ہوئی ہیں  
ہی اوی تو جرج بہ کرم  
ساعہ ہر کرم ہی ہانکت  
ہی تب آور ہو ایک بہ تاثیر  
ہو تب بد یون کسی رنجور  
کلجن کرم ہی زمین تمام  
مہ کو پر تو یہ ہر کنہ فانی  
اب زمین کا ریس بری ہی  
رہ نور دو کئی حال ہی یہ  
سب کا ترکا کہ کر تو گاہ

اگر یہ جون چلی سکھیں  
آگاہی کا کیا ہو نہیں بک  
اگر دی ہو جہان کو سر  
جو شکر کیا جون ایل جلی شکر  
اگر کی وفات کا ہی یہ سب  
رست دن کو ملی کسی ہوئی  
جو پری نان ہر ہو کر زم  
شیشہ آشی ہو اہی فلک  
غل دیوانہ ہی قلعہ شیر  
شمع کو توغ کیا کری گفور  
پہنچ پی سر دھانہ یک جام  
ہی جون میں آب من بہا  
سر کو ملی گیت کا ہی کہہ دو  
جون پھانسی ہیں کہ چل ایل  
قرب سے دھوکہ ہو گیا

بسی اندونین آکی بجان

زین سبھی ہی تفکی سبھی آن

سکندر کا دف کو بوا

کیا عجب ہی نہوی انانم

یا بانی ہی پختیر عین ہر بند

خلق کا تشکی سی ہی بچال

تو ہی نیت اونہو کی ہر تہی بن

ہائی بانی کا آرزو یکا چ

مخل رکس ہی سبکو جانی

ہی سوچی ہی ولین نیت

رنگ باقوت کا زبانی ہی

بانی گناہی ہست بن مولا

ہو کر حلیت کو زبان کا خار

بوش جن باد ہزار ومان

بسر کلام کی ان بانی ہی

کل خود شہد رنگ ہی رو کر

تو ہی کا بوند نوح کا طوفان

نہن بکجانہ کی ہی چہر کا ب

خاک رو جانی اور فی حکیم

رسی گنگر کی کورنی کا ماند

طفل کہ مشک دو جوان کو بکھال

پاسی مرتضیٰ بن پاس مراد

خواہ کد لاہو خواہ اوسمین کج

زہری تک بہرا ہو اونی

بحر کو موند کادی شاح باب

آب آتش کا زند کانی ہی

خشک مٹی بن شکل آبنہ آب

کھلی کدی سی طرح کلکی بار

کستی بن وہ نہیں ہی شیشہ ہی

شہر سبھی آگ بانی مانی

که می سی ان یکا جل کنی جی رشت  
لالت بودی زمین به جوان  
بسیار کاتیب و ده نانی  
کرمی براتی می یافدا کا قفسه  
بادشا هوکی بادشا هی به  
بیکت نانی می جوگی من غیر  
کونی جدا جدا اکالیب آتی  
تیک نانی می جگهری دوم  
چهلین کی اندا جوهری کانی  
غرض ایسی می دهری برکی می  
ماشته اوها کرهین می مثل ضار  
هووی کرمی سی جیب عالیهان  
مسر و سخا نه بوجها می خط

ملی می مونه سی با ای لکی رشت  
کر دین یون لی جو می نوی  
سره و سینه کرهتی ساری رشت  
کمان کون کس می من که  
اکید پتال یکا دانی به  
و سیم اسکی می می توری  
مجه سیکس کاب لکی کاب  
لکی می دهر دهر جانی دهر  
برخشته کما جینی لکی این  
جن دکان و خوش و طرودر  
و عمارت با عداست البهار  
که تو کوی زندگی کوی  
اگر در پوس کا می کج می رط

غیر نه خانه جای امن نهین  
آب کج آرام می نو ز پر رشت

ای خدا کا یہ ایک شہ نور

کرنا اور کو مکی نہ ذرہ در

کیا او فی بوضہ کائن

نہ اور ون نعم کو لذت

کسی پانی ہو او سا نہ لدا

بہوی بن باغین زبانی کی

فضل او سکی کا کچھ نہیں ہے

سہویہ و کروں ہوں بن <sup>المنظر</sup>

اتفاقا ایک آتش ماہری

جلن ہی وار دھوئی ہوں <sup>ناگاہ</sup>

انکی ہوتی جوا بر کبر آیا

نہ خبر او مکی بوجہ نہ احوال

کچھ ہوا پر ہوا تم کو ہو نگاہ

بولی یہ ہر جہی نہ معلوم

جب پہنچی ہوا کس نے کی

جس روشن ہی آسمان تیر

مہر اے کو شک بان و پیر

نقل آخر سے ہی پر پہچان

دائیم عن زبان نشان کی

نعمین کیا کی او فی کین ہوا

و اطلی کہانی او کہانی کی

لیک دیک کر ہی جو ہم ہوتا

جسکی یاد و گری نہ ہر عقل

کئی نہی ایک عدی کی دیر

ادھار و طرف سی <sup>سہماہ</sup> بری

صاف خانہ سخت کبریا

پیشتی ہی کیا یہ کسی سوال

کہو مگر یہ تو کچھ ہی ہی ہمراہ

وندہ لا تا بین ساتھ ہی محمدم

سوچی یہ بابت او کی زمین و دین

جون لکھی ہوئے فطرہ افشا  
بہر لگا کہنی بہ ہی اپنی نصیب  
اور ہم تسمان رسا دی  
بہ ہوسا دی غریب گیارہ  
بڑا بہ رسا دی کسی کہ ہی ضرور  
رکھی خالق سلامت آیت دست  
جون ہی بہ بات بھی سنگی کا  
سنگی اسن بت کوہر مہنظر  
جسکی ہونہ یک طرف کرتی نکا  
کیون بیان ابر اس قدر چھایا  
مضطرب رفتہ سے نہو چال  
کہہو گستاہا یا رونیل حلاؤ  
کاہ بولی تھا دیکھو او بر  
کاہ بولی تھا ہو جو مہر بدید  
نہ کہ بولایا ایک یون فی الفور

لارکھی انکی آگی بار اسنے  
آوی دست یکا بعد اجا جب  
ہکت اپنی کو کو وہ جاوی  
اوشس مزدور کو کیونکہ ہی  
ہمیکہ جاو گیا بن اتنی دور  
نہ کہنی کا اگر ہووگا است  
لکھی و سکی وہین لکھی خان  
وہی مکانی سبی رہی نہ خبر  
بہی ہی کہتا تھا او کسی کی  
حرف رہی کا در میان آیا  
بار لونسہ جو او سکا تھا مال  
کہہو گستاہا شیخ دو ترو باد  
آوی ہی آسمان کہیں ہی نظر  
کیسی ہو جی اپنی لہو جی  
کچھ نظر آئی ہی جو کچھ



کہا اونی ہمہ سچ ہی میری جان  
لیک بڑائی حب کی بہنی  
کیا یہ کسی اور کی کشت  
روزی غرب نہ رہی اشرف  
ایک ماہی سے اور ماہیاب  
غرض اپنی سے وہ نوکر کدرا  
آخرالمرکر کا دلو کرخت  
کر چکا اپنی جب انمول و فروغ  
بہر تو باہم کچھ اور ذکر سخن  
وقت جب آیا اوس کی گمانی  
لگا کہنی کہ نہی کوئی حاضر  
کہ اس کسی کہ ہر کا آفتاب  
عوض دیکھو جب جلا و نہی  
جہا ہو کہ تم تناول کو  
نہونی ان کی وجہ ارشاد

ای میں نیری زبان کی توان  
تب تو جھلا کی بون لگا کہنی  
کوہ تک دور جہاں میں رہت  
جاہی ہو نام عالم عرف  
کلاش ہو جہاں ایک قلعہ آب  
ہو کہنی رات یک منہ کھلا  
لگا کہنی کہ سنک آئے رخت  
کیا مہاشی اختلا و شروع  
نہ ہنا غیر از حدیث زرغب  
مکتب ہو کیا اس ہا یک  
بولاس وقت دیوتی کا نال  
محل کا حاضر و میں کہو  
کاں کہ کیا یہ ہما سے  
کہہ دو بول کی سو کجا دل کو  
کی کجا دل کہن و بہن فریاد

ایا بعد از سماجت بسیار  
بولاتیمار تو نهی هی کجه  
تو تو لاتا مهون آب کینا ط  
بولی بهم کجه اگر نهی نیار  
اوس سی خم جی کج میکل او  
لکا کنتی ده کوئی مانی سی  
بسیار کجا حساب هوتا سی  
اور تصاب سی جو آوسی هی  
جب من کجه کوخری کوکتا یون  
مه ای مجبه سی یون وه دو  
این طبع کاسه نو آواز  
سفره چمن دی غمشه یون کا  
همه و آقا پرا کله لای  
بگو باورچی یون ذراتی  
کجه کهنون بن رکات ارکات

انہونی پوجہا ہی کجه استیار  
جاؤن دھوم ہون اگر کھنچی  
ورنہ کجا مجھی من مون حاضر  
دیکھو ہو دجا ہو ہی سرکار  
واٹلی میری کجه تو بکد او  
کچی ہر و احاک جہا نیچہ  
خان کو وہ بڑکی روٹا ہی  
بھری بعد اچھی بناوی ہی  
لوہو پی ہی کا اپنا رہا یون  
لیجو زکاری یکا جک کہد  
کرتن آقا کچو ترون برما  
موندہ رکھی چکنا اور شکم  
کدہ پر د کا پندہ سلاہی  
برہتری آتش کیا چانی من  
اوسکی گندی ہی کر طع

نوکری سے نہیں کہہ سکوں حصول  
 لیکن اسکی ہی حق بجانب ہے  
 اوسے قہا ہی کرتی گو نوکار  
 نان کا جو دیکھو ہر کیا نظر  
 کئی حرف کا کہہ لگا ونگا  
 کل رکابی چلا ہا کہر کو دست  
 بوجھا اوسن سے جو مہنی کا کٹھا  
 کیا بناؤں میں تجھ کو میری پست  
 کیا کہوں تجھ سے میں غرض کیا  
 کبھو حاصل ہوا نہیں بیکرام  
 کوئی شاعر جو ہمدان گذر تہای  
 کون جانی کہ آکھسی میں  
 برا نکا کر آوی و طعنام  
 نہیں ممکن کہ اوس سے نہی  
 یوں ہی اوتھ جائے اسکو تہا

کاتی ہی میری حق میں ت کل ہوا  
 کر چکانی کو مانگی وہ کچھ شہی  
 ورثہ کا مرہ و احبار  
 مجھ سے بولی ہی یوں وہ کھدی  
 اور پلٹنیں تھوڑا کھانوں کا  
 پیاز کا اسکی ہاتھ میں پست  
 کیا ہی بولا وہین وہ ہر کر آہ  
 ناز ہندو کی ہتی کا ہی پست  
 دیکھی خدمت کیا ہی ہنگو خوار  
 مفت رسوا ہوں تر و خاص عام  
 میری ہی جھوٹا ہی کرتا ہی  
 میرا جی جانتا ہی جسی ہن  
 جابی لقمہ یا کہا وی وہ شہنام  
 جو فریب اسکو ایک نگر این  
 ماری نہیں جھوٹی اتھہ سکتا

کام پر کنی گا انکی مطیع سی  
کہا تا کہ نہ مات دان دھو  
بکہ مطیع بن اسد رمی متی  
کنی مطیع سی دودا تو ہی کر  
کوی دینی لکی ہی اوتہہ کاف  
دیا ہی کوی چہر انجی کات  
ہان لکھا تا ہی خانہ خلا  
انکی اور چنوا نہ کا احوال  
والدین میں سر نہ خاک  
سینہ دیکو گویا مانی ہر شیش  
اور دیا ورجی کرتی ہن فراد  
کیا تری بعد کر کہ کہا دین کا  
دیک شونہ دیک سی رو کا  
بکہ صمان وعدی سی آیا  
اسن جالت سی دیکھی بکر

ہندی ممکن کہ اس ہو کھن  
کرمون سج ہت پر یوین  
ناک باور جو کئی ہندی ہی  
سنی دوڑا ہن مشکین ہر  
کون دیکھا تا ہی کھو لکڑاں  
کوتی ہری سر دہر کھن  
سات ہو جان ہی نہ و بالا  
جو ہی ہر کہی جب کین ہن  
کدی جی تیش شمش  
روتا ہن دانٹ دیکے کون  
کہو تو کہہ سین تو کہ شاد  
جب کب اپنا ہول کون  
چہتری و ہونی عسین  
کہا نا انھین سنی نہیں کہا  
سہ لکون ہی ہری ہن چو

دور سی و یکویں ہی حال  
یک زمانہ نہ لاکہ ہی تدریج  
شادی پیش دی اپنی  
کرسویدہ کینڈ کر دان  
الغرض مطلع اس کھڑیکا  
جس سی طوفان کی گاہ  
اور کیا کہین کہ لایہ کی  
ایک فرزند بہہ رکھی ہی اولاد  
اور نہ ایک زہد حافت کا  
نہ ضیافت کہ جس میں ہر  
تسبب یوں پیش آیا بہہ رزق  
جانت ہا کو یہ بہہ سکھایا  
باری کو کون سا کسچھا  
پتھر سے کی عرصہ یہ کون  
یاد ہو چکا ہے اولاد بہر

سینہ کیکر کا ہوا غریبان  
نہ ملاو کیجی کسی یہاں کھیر  
دستہ دران ہی پر کہو کیا  
نہ ملی انکی کہہ سہی رضائی  
رنگ ہی آباد خانی کا  
انکی نانی کے گہر کا تہاوہ تنور  
کہتی ہی آنے ہی جھی تو نیم  
ساری کہہ گاہی اسکی جسم  
آشنا اپنی کا ضیافت کا  
یک کا بی طعام و دیگر  
باو آیا کسی جہی کا دود  
اور ما کو ہی اسکی دلی  
حت بہہ جو رو کا شش  
کاشش پس مراد  
میرا اعتبار اور اس قدر



ایسے ہی ہو کہ ای جو مری جان  
ملک تم رنجہ دان ملک کی  
بو سید خاں شہ آباد  
ای غنیمت جین تو کشت  
غرض اس شہ نانی صبح کو

بندہ خانہ ہی دو زمین چیلان  
کہا نیکو جا ہی جو کچھ لہجی  
ای کرم آپ کا کورس سنائی  
کت کئی پتہ باتون ہی من  
مجھ بہہ دجوا تمام کہک

ہو بارو اب ایسی عہدی پر  
لغت کر دیکار شام و سو

نالی پر ایک لگا رہنا تھا  
موتی جامی سسکی کو دوی  
پتہ کہا و کانا کجا بانو مون  
جوتہ جبر کی چھکوں نہیں تھا  
نبی خاصی کا ایک سنا دو تم  
تو میں جا ماں کجا نبوان  
تجا بلدا زمین تہان کا ہو  
خیر این تیس کا بانو کجا

بابسی اپنی روز کہتا تھا  
جھوٹا جیری کا دلو کوئی نہیں  
موتہ شلوار کنگی برون  
کو کہہ کر بانو میں نہیں آئے  
تہان محمود کی دلا دو تم  
او کچی حوی کا تنک سلوان  
سب کر نیکی ہو مری جون  
اسن ہی فانی ہو چہ کجا

ایک نورانی دی تو منگو اگر

اور کنوٹ ایک ہو پر زر

صفت مایوش یک استایاد

ایک نہری کنار دی ممل

نہجی ایسی کہ تہہ کار

دال تو گدہ کی مانت کتہ

کری کوئی جوش و پیم

ایک طمانہ مرین ہو و سار

آہو اہی ایک ہو نیت جا لک

دین ہی آوید ہوا بانی دار

خوبصورت پن اور بکسن

جہ کہ ~~بجین~~ آتا ہی

لے اہی نقدی کہ جسی آہی نام

بتا ہی نوش راہ بند و نام

جہ کہ ~~بتا~~ اور جہ جسی

بر کنار بین کھو سوار

ہو لکڑی ز جسی تانچہ

سرخ مانات کا نقشی کار

جہی جی تہی آ کی ممل

لور یو لکو جس میں لگا

ایک سر جی اپنی رگتہ

بہ شہ از خاندانی و دان کم

دھکی کا جی جی ہو تار

بھی کروون جہ کی ہو گیا

جہ کی فراک سی منہی

تا کی مری کل دہری کا ہوا

سب تیری خرچ جہ جہ

دوسرین جسی ہی جی نام

بہ خدا کا ہی ہی نہ کہیم

جہ ہی دہی فقیر کو جسی



کب تک ای باب بری سانه بری  
کب تک آنسو دانه می نه بود  
دال رو فی همیشه کمرین کی  
دانه هزارین چندی حار  
تکلیا باب ای مبرجی جان  
هم غریب کی دال رو فی می  
مرا کبر ای ماشی سنی نیر  
کمری چاهنی می بری نین  
جا کدو اسکو اور کبیا تو بلا  
ای او بر کی کو کر عاشق  
تو می سی او کی کو دین جا  
جب تو جانی ده هو چکا محکوم  
ماکتت او سی بریا کو کورا  
جهو کاهوری به او کدانا  
نیر تو مینا به او لاهو کورا

نفره من دگورات کرنی  
رونی کورون جهولی من سون  
حجه هر کوی کوهنه او سترای  
دقار بنا بنباب النار  
حق قسمت کیا می کوهنی نین  
کاه تبلی می کاه مونی می  
دور دور کا ملاش سنی نیر  
حق ندوی می غمی بریا کمرین  
کوهی روتیکو مری سر حیاو  
یا وه هو پاکباز یا فاق  
کهل کچه فی او ترا کوش  
چاه او کی هو تچه او معلوم  
هری کس خبر کا تچه تورا  
کهر کهر کا ند کو مرانا هر  
دهی یا و به بر یا هر وانا

بین تو کینا ہوں تجھ سے کینا  
کریجی جی جی اونیو کو کہو  
کہر سے بڑی کروین غولہ کلا  
دی بارہن کس غم میں ہوں  
کریجی کر دینی کو ہی کینا نہیں  
سما جو مجھ جو بہت نوتی کیا  
غرض اونیو وہ کالیاں کہا کر  
ماہی یار و عجب زمانہ ہے  
بیکے پہنا نا اہمید ہوا  
الغرض باب سنی ہو کی خدا  
تہی محلی کا سچ کئی عشاق  
سے افزو دینی اونیو کی  
ذوق تھا اونیو دینا سنی  
بارہن اکھارا کدوا کر  
کئی چھوٹو نور دوا لیتے

نوی سنی نہیں سیر کینا  
کریجی کر دی جی تو مہی چو  
بہر رہوں یہاں تو ہوں بڑا  
کینا دی ریح او غم میں ہوں  
ہر واس کداسی بن ہی نہیں  
جو دینی کو آکی جی کینا  
وہی چھو سہی بہر دی لا کر  
مہی سچے باب کیا پکا تا  
خون دنیا کا کیا سفید ہوا  
ملنی لا کا ہوا کداسی جا  
اونین نہی مرزا منگی  
لوند کلی ملنی کا انہی کی  
شوق تھا اونیو کس کس  
کشتی وہ کس کس ہی نام  
خوب رو کو کس کس کدوا

کھلا جب اپنی وہ تھکانی ہے  
موزاجی میں بھی کشتی کہیں کا  
تب اونوں نے کہا کہ اچھو  
پل اکھاری میں آہ تو دین  
جا اکھاری میں دور کرسی تار  
اوتری مزا اکھاری میں آسم  
دیکھ کر رستہ سرائی میں  
رہے گا کہ دن پہ تاری  
گر کیا یکدستی اور سچی جا  
کیسے ہضمی جڑ دیکھی سی  
تب تو لوند اکھارا سچی ہے  
لوگ کشتی کہی میں کو نظر  
باری اس دن تو کج کیا کیا  
طور اس کشتی کا اوسے پہا  
موزا خند کر کے لگائی تیل

جا ملا اونی اس سبائی سیا  
اس اکھار میں دندہ ملو کا  
کشتی کا کہیں بہت ہی خوش  
ایک پرتوی سب تھم کھلین  
لوند اچھو کشتی کو ہوا تیار  
ہو کیا سہنی وہ تھو کر کا فم  
گر کا موزا پور خورہ داؤ  
کیا کہوں کسطر کا کشتی لکھی  
کہ وہ دیکھی ہے اس کو سچی  
اور کیا کیا کیا ہو س  
اتانت مارو مہ کو سچی  
اوت ہتا مگر خدا سے در  
کہیں کو ایک کج ہی ہونو یا  
اکلی دن لوند کج م آیا  
دیا تعلیم تاج اس کو کھل



بست تو بطلح سسی پردی کا  
مشنگ لونڈا زبان پر پید لیا  
کہا مرزا ایک ش استاد  
گشتیگا کہیں ہمارا کیا ورد  
کہا لونڈی نا وہ جو ہی استاد  
بویا مرزا کہ پید نہ کا ہی کو  
مشنگ پید نایت ہورادیران  
کہتی لاکا پید عرض کرتا ہوں  
کہیں کچھ نہ دے سہی وہ کہانی  
کہہ کہ لونڈی فی ہوں کا اوسی  
ایک گشتی کہیں کہیں نہیں  
سیکھی وہ کوئی لکشتی کو  
کہیں کا کچا کیا بد و کیا نیک  
کہہ کہ اسی آن ہوں کا اوسی  
دست نوا یو ہوں را کیم

را کر اسودہ ہی کر دین کا  
تم نا پید علم کس سستی کا  
علم پید جس سستی میں کہ ہی نا  
عجیب کس کشتی ہی اونچی ہی  
کیا کہ کشتی اونہن کا ہی اچار  
سکھی ہونکی کسے پید کہیں  
پوچھا مرزا فی خبر ہی اچار  
میں اسی یوحیح مرزا ہوں  
یا نری کا ندھی مرا فی تہی  
شور رہتا پید اپنی کھر کھلا  
الطرح نہ دندہ پلو نہیں  
جسکی دور دور وین لشتی کو  
پہلوان ہی کا پر ہشتی تنیک  
شور رہتا پید اپنی کھر کھلا  
اسن نصیب کو کھر کھلا

بنا گویا حیات کریمانی کمر و کندان یار و هم نانی

باب کا کرکٹا نانون کے

اپنی کا نڈا اپنی کر بھانوسے کے

ساقیا پر اوس می جاوے سہمی  
 کردی میری ایکس اس مانوس  
 باکھ سہی بکری کری ایسی چھند  
 نہانت کشتی باکھ سہی بکری  
 باکھ بکری بیوسن بافی ایک جا  
 پان فیم اب قصہ کرنین جنگ کا  
 ماسیان نام کہ بکری ای صبا  
 بعد از ان کہیو کہ آتا ہوں عشرور  
 اور ونکو بکری کہو شیر آپ کو  
 بایت بکری کہ لکی نم کون بکری  
 اور جو اسکا چلا کا تا : : سخانی  
 سنکھ او کی نہانت تیر ہن

جسکا جسدری ہو وحی سلام  
 آگے ہر تہ رت خدا کی سیر کر کر  
 بانہ کو گری گری سید این بند  
 بانہ کا اکہرین ہا بکری چوے  
 سا مہی زری ہی تر ب مجا عجا  
 اونہ چکا پردا حیا و تنک  
 کہ سلام شوق تو جا کر مسیرا  
 شاعری کا فن میں کرنا کیا ضرور  
 بکری ہی کر چہ کھی ہر آب کو  
 دو دتم اوس پر نلیم کا پی چری  
 وہ نصب دشمنان تکو صلا  
 آب زخن کا نین سے ہی خواں

ہر خدا جانی کہ کب ران پرے  
 کہہ کیا ہی یہہ سخن سعدی پر  
 کہچہ میں کہی ہوں شیرازی  
 بس اس ناخبر کا ہی بڑا ہی  
 کہ نصیہ کیا غول کیا فلعہ بند  
 آب کہہ کر خاکو ہی فرمایے  
 کہہ بن شیخی کرنا کچھ رکھتی ہی مول  
 خوش نہیں آتا غبار اغترار  
 یک غول نم سے لرا کر دیکھ لیا  
 فائدہ کیا کشتی ہر بار سے  
 ہو کیا ظاہر جو کچھ ہنا نم میں روز  
 جو کھمی دیوان آتا ہی نظر  
 جو جہون مول اس کی مصیبت میں  
 مجھ سے کہتا ہی وہ رو کر زار زار  
 کہتے ہیں کہنی لگا ہی اس سخن

سمجھو تک کہ جاننی کہہ بن پر  
 جو اپنی ہرگز نہ دشمن کو نصیہ  
 پر فہم کا تیغ و کاغذ کا پیر۔ یہ  
 کہہ کہہ لایہ کوی ویدید ان ہی  
 جو روئیف و فاقید کہی پسند  
 جسکو جی جا ہی اوس سی دکھائی  
 نکلیا میں کور ہو رن سے کیا حصول  
 ورنہ کیا لگا ہوں ٹکون بار بار  
 فہم کا میزان چرا کر دیکھ لیا  
 بس ہی یکشت نمون خور سے  
 متبدل ہوا اور ایک عالم کا چور  
 جاو سجا سخی اوس میں دیکھ لیا  
 اتنی عمر خن کیوں کہی ہی سہیں میں  
 کیا کہوں میں چہہ سنی ای عکس  
 ہی نئی ناگن دہ اور سکی میں بن

دہری و سکی تہہ ہی تیغ قلم  
 سرخی مت جان اسکوئی تہہ ہی  
 سارون کج بد نام آوری  
 ہی جو وہ دیوان دو جز آپ کا  
 مانگی کا غذا و پور دور دور  
 سہمی تو اس میں غزل ایسی سنن  
 سار تہہ ہی جب کہی ہو کہو  
 کو دروغ اس میں کہا ہو مہربان  
 انکے حاضر ہی حکمی وہ غزل  
 گفتگو میری بلا و لو اس میں  
 سو کی بن یا بھی بلو اس میں

قتل ہی معنی کا میری دمدم  
 جایا ہی خون صفوں شہید  
 میر و میرزا سی ہی نس پرست  
 شکل اید نامی کی جس کو کہو  
 تاکہ اسکا بچم ہو وہ رہی شعور  
 چارہ ہی جسم میں طالب کا نہیں  
 باج ہو وین مستدل سمی دو  
 کا تہی تیغ قلم سہی ہر زبان  
 مستدل سمی ہی دہنکی غزل  
 آپ کا دستخط سہی میرا ہی  
 باجھی کہہ آن کر سمجھائے

اعراض اس میں تو کہہ بہن مہربان

ہو مکی آخر کا حکایت من بیان

نون کہہ ہی سہی پر چہ  
 کب تک ہی اسی خانہ حرب

دیکھ انہاں کہوں کہ کا تو نام  
 سنن تک کہ کہی میں کہہ



پشتوانی چون حکایت میکند  
کز نستان نام را سپرده اند  
سختی این حرفت میری آید  
نگاهی میری کجی سر زین صبا  
دات کو جس بزم میں ہونی نواز  
جس کا تکت میری صدا پر کوئی  
سیکھ عین ہی سے ایسا ہی  
کب اکیلا ان کے زبان ہی کب  
میری تن میں دم کا جلا کہ آید  
رکھتی ہی میری صدا اب توڑ  
بس اثر پر مجھ کو فائز ہی اثر  
نی اثر ہی میری آواز حریف  
اگر با میں میری خوب میں بددا  
کچھ کاتل سے ہیں گنہ گار  
کچھ نیامات میں اس کی سپد

در جدا ہوا شکایت میکند  
از فقرم مردوزن نالیدہ اند  
ہمارو الین ہیں کریمان ان  
سنکی او دیا ہی کیا نہ کیا کلا  
شمع شان ہوں استخوان بن  
ہی وہ ہر مدوش با ہوشی  
منفصل روتا ہی سن آواز  
دیدہ بر آب ہی جام شہر آید  
استخوان میں منو کی برلی دور  
سنکی جرمی ہی جیسی کالی پلہ  
جاننا ہی دای کسی فہم پر  
کیا کہو نہیں آفرین صد آفرین  
منہ کھانی ہیں اونہی شاہ کیا  
بزم میں حاضر ہی خجاکہ کو  
بڑی کئی غم کسی میری ہوتا ہے

سستی هوای صاف تران بر دم بار  
بندگی او سس شاعر بدر کون  
سسن تو تک ای مار و تنک شاعری  
شعر کهنی گاهی اک هوای تنک  
اب اوسمی لازم هی خوشتر کرد  
شعر بروج اسی با و از حین  
سجھی نالی کوئی رک پد اثر  
یا تو اسی بایت کو اثبات کرد  
شعر استاد و نکی سس کمال  
انکی د پست ک هر بافی ملا  
کوردی نهی فی نهض خوش و خوش

هو جو نم من سی بر انم کرد  
همک جو سجھی آه سرود  
منه نیری دور زکات کرد  
شور که بد نام مست کرای تنک  
کیر پست من نیری سس  
بند کربس من بر می کرد  
یوسف ای سس فر کشت کرد  
یاده دو تو جو تو میری کرد  
هر جو که باقی می ای میری کرد  
فی نواز و کوشا و ن خوب  
بر که اصبره او کو خوش کرد

س قیانه کی سستی تن گفتگو  
کیا کهن تجده سی غرض ای کهن کرد  
بر جو جگو دی تو س غرضی کرد

بهر دشمن کون کون بر کرد  
بول کنی سس هر کفر ظالم کی کرد  
بهر جادی دل می کرد

تیر صب میری ہو متواضع زبان  
ایک ہی پالا دیبا ہی بجوین  
ای قلم تلمیہ بہ خط مشکبو  
آنکھ جھپک ہی تو خوشی ہی  
گر چہ الفت نہی عین لی سی تمام  
مودہ اب ایسی ہو گی ای پائے  
بی اثر تم فی کہن اوسکو لکھا  
جس پر وہ ہنر کل منازہ میں  
اوس پر نازل ہو دی ہر دو احوال  
وہ جو کچھ کہتی تھی اسی غرناہ  
کس نہی میں آپ کا ہمین نہیں  
شاہد اسکو نہ کی تم کہا جو  
تسوس کی لازم جو کچھ بیان  
میری توانی موثر ہی ہوا  
کس نہی کی کو میری جدت

نیغ کدڑی زبان پر امان  
کہ ہر توکل ہوں کیا قانون ہوں  
بار کو میری لکھ اس مٹھوئی تو  
آنکھ ہی ہوتی تو کب بھائی ہی ہوں  
ہم سنا کر نہ تھی اوسکو سچ دہا  
بس علی تو اوس کی باتیں ہند  
سنکے غاروں نہ جا اس کے  
بوسہ اب کہہ کہ تم کیسے کہیں  
یا تمہاری سرکار پر و بال  
تو تو کہہ سکتے نہیں یہاں  
ہو ہی کر دشمن تو رو میں نہیں  
یا بھی مار و کنار از راہ قصر  
بر غرض اوس کی ہی ہی مہربان  
سہما دیوی جسے شاہ و کدرا  
نی از با نہ ہو ہو کچھ اسکی

والتی سہجہ نکلتا  
سہجہ نامی لکھ جہنم

یا تو ایک شاعر کوئی فیض  
دیکھی اور ہر سہجہ کیا آج

سہجہ وہ جی جوتند و تیز ہو  
نامہ بر لکھو اور ہر سہجہ  
پرہ کا منہ کہتی لکھ کر غضب  
یہ کہ اس بولہ منہ جہ  
بیل آمل ہی قائم کہ  
ہو سہرا جودی جو مانی بی جود  
دیکھ کر اگر یہی ہو دلیل  
ہش با فدا وہ بہت شبہ ہے  
کہ حکما اور ہر کہو لفظ بار در  
اس کے تین تین پر جود و ان  
ہیں ہا شعر بہ نامہ  
جہنم سے ان کی ابرو جہنم کا

دیکھی مجھ کو سن اور ہر لکھو  
لا دیا ہی ہم جہنم با صواب  
بی اثر ہوئی کا اس کے  
بوجہ جا کر قتل و دیوانہ  
ہر سخن کا پاس لکھی ہی  
مجھ کہتی ہی طالب کا انتخاب  
فی کو با نر ہو بکا خرطوم  
سہجہ تیری لکھ قدم نکلتی  
نامہ کا آواز میں ہی کہ اثر  
ہر دی اچھ ہو وینک شہ  
جوشش ہر دل ہی جہنم کا  
آدی قہر انک کا

هی اگر سچ مجھ تو میرا آشنا  
سستی های من مرا فی خود بیند  
شکر گم اینا جو صحرایین برهون  
پهر کیمو موند که اندر مرئی قوی است  
آدمی آئی مرئی چنونی سانی  
خوب غصه غرض کرده از بر

که زبانی میری انوشیروانی  
کلمات دالون آئی میری بنشیند  
ای که اسب را نیشان کردون  
جوت بین بری جلاهی دونکا  
تو تو کی بر چو دی ایک سو کی  
یه ملی کنی که بس هی میرا صبر

ساقی اس کی یاسی ساء توهر  
دی تو اس می سیه بھی دو چار  
مطلع اول جوده جنکی غزل  
ناله جیسپر یہ کی شہزاد  
مطلع ثانی سوا لک ادسکی میر  
لیکن ادسکا ناز ذکر ناخوشی  
ای دل بردار اس کی شایع  
آستان من جسے بھی تم دے گستا

کیمہ نہو جسمن مردت کا از  
تایان قائم کہ ہجون بہہ پیام  
کہ کنی ہی سوا بیہوش لک  
جس آیتا جہنی کا دودہ یاد  
جانتی من ادسکوب برادر  
میر کا بھی طبع کی مرغوب تھا  
شعور دشمن کیا لک چن  
پاخ جو بانی من ادسکا دور چن

بوشوہی اوسکا بہہ حال

شعر چو پناہ دستوای مہربان

ہوئی ہی ہدیہ قدم مسکن صہم

نفس کو چھٹی سستی تشید کیا

کر کسی پہیہ باقار خیرین

اس سوا معنی کر اس بوس

سود و اچھی مین دیکھی کر کی نور

وہ جو قطع ہی سوا یا ہی جو

راو پر نکتہ جو کہتی ہی خری

سورج کا الہ رساتون سورکا

کون اس میدان میں بگر گشت

لیکن اس جا کہ عبت ہی سوال

جسکی معنی خلق کا دور خیال

جسکی معنی نظم کر لکھی ہی بیان

کر چہون بندہ کو یہ چون تہم

وہ تو چشخص رہتا ہی

لیکن اسکا منہ سبکی

نقل کا ہی بادہ سمجھی کا مین

اسکا دعوائے گویا کوئی اور

نکتہ اس کتنی ہی جسکو

دیکھی ہی ہو کئی شہ پر

اب کہو تم ہی با بلع اعلیٰ

بول و تہی جلدی کی کتنی دور

ہی کہہ روں کو سناں انفعال

صدر کا بازار میں ہی ایک دنگ

نکل ہی شہان کیہ اور غوث نام

عادر طباطبائی کا نام

کابینہ ملک کو کی ہی قائم نام

ہی موطن وہ لبین روم کا  
جس کی طبیعت میں ہوتی

مملکت ہند میں اس کے گھر  
اوس کی قلم کا میں کروں کیا

نماز میں خیر بران ہیں وہ  
نسخہ لکھنا کبیر وہ بدست

جس کی مرضیوں کو وہ دیتی  
بہترین ظالم کا میں کہیں درگاہ

کشتن خلیق اور کاغذ کا کام  
موت میں اوس کی پس منور

طرفہ تر اس کی سی کھول آگیا  
ہو کا کہلند جو وہ بچیا

مرد شو مولودی و تابوت کر  
دینے والی وہ فیصلہ

اپنی دوا آپ تو نام کر

اسی میں رہنا ہی اثر

روم بھی تاشام ہوا چسپ

ہی ملک الملوحت مسیحی ہوئے

تیسرا اجل جس کی ہی طلب

قاتل ہندو و مسلمان ہی

ہر نام لہن سخی دور

کام میں ہی مرک و مغل شفا

جان کا دشمن ہی زن و مرد کا

مرک و قضا مفت کو میں نام

کہانی میں فرض اور کور

ہستی میں جس کی بھی کاشا

اپنی تمن آپ کر ہی دوا

کھڑا میں انکی سب کا گھر

وہیں سی ہر ایک کی ہی سوال

میری کس و کو کا طرف نظر

بجو لڑا، نواہی دوا  
روزی سے خاطر ہو میری کج جمع  
تیرا کہوں شخص کا اوسکی  
نرلا سے ایک شخص کو بہا دے  
دیکھ کر نہیں فی بعد فکر و غور  
نسخہ دیا لکھ کر کچھ من مقرر  
جدا خط نسخہ دیا خطار کو  
کیا بھی آزار ہی ای نوجوان  
میں تو نہیں جاننا کچھ سی  
سننے یہ دکر لکی اسکی خوش  
ماہی بہکے روکا ایجا بھی  
کہا بہ خطار فی ہو بفرار  
رہل اوسکی تو بھی دی پنا  
سنگی بہ خطار سی بولا جوان  
نیکل اسکی کسی شبہ نہ

او کوئی آب سا کہ کوئی  
ہو چون زری کو یہ کل اسٹیم  
موندہ میں ہوئی جابی ہی کٹان  
ماہی تھا اوسکی نہیں سکا  
ذوق کا سوا کچھ نہی شخص اور  
صبح راشام نہیں خود کر  
برہ لکا کہنی وہ ہمار کو  
ان فی کہا اوسکی سی ہو جان  
پر بھی موقوف کہی ہی  
کہنی لکا اپنی وہ دار ہی کوش  
نسخہ میں بھون زر انبا دہی  
کہنی لکا اوسکی سی کشتا ہی  
کون ہی وہ جن کی کی اسکی  
میں تو نہیں جانتا ای جہان  
ماہی وہ کچھ کچھ شوق زون



رنگین من استا بی بوی دیر  
سختی بی عطرانی به کشت  
به دوی سفاک بی خشم حرام  
غوث ندین ظالم به خدای به  
نیکون ای یار من دوکان پر  
کنی لکی دیکه ای اگر آشنا  
تجمله ده او در سکو تو مطلوبی  
دیکه که بی بابت رکی چسول  
جب چلی آسمان هو و دنون هم  
جاک ده دیکه بی جوین حرام  
کشتی بی سمار نهی او در یک کهر  
آن که نهاده نه تمکارب  
چشتی بی ایک شرف دیکه خفت  
کجه بنین کرنا که بحر سکی سود  
او رعد از سکو به بلا خدی

جسی که طایب کا ده  
کنی لکامای میان هو به  
مبع جونت او نه که بی تناسل  
که نه طیب او سکو ملا کو به  
آیا جوهر ایک کو مفلس نظر  
جل تھی هم غوث رسیه دیون  
و دنون جو آسمان من خشت  
من بهی که چلی بجان بهی سول  
مرک چلی سچی سکی کشتی و تم  
دل به که ده معنی الف  
سوی تو ده کور بهی نیک و تر  
کرد هو بی سکی به سمارب  
کنی لکامیکو بشت تھی خفت  
نکده دیا به که سکی سفوف بود  
ماشین سکی عود سکی که سکی



ہاں ہی تری زبانی سن لو ہر  
 سچو کلمہ کہ تیری سچائی ہے جا  
 سننی ہو جس حرف کے گنج  
 لہو بدگو ناب صری ہو  
 بات کا اپنی نو بھی و نشان  
 حق وہ فواج ہو جب کبھی صر  
 ہر جو جوت بر ہی لکے باب  
 انی قلم ان سے کی اور عین  
 چو زنی غرض اسکی ہوئی کئی  
 زور جب سے ہمن و حاد تم ہو  
 رور کا کو کوئی پہلایا نہیں  
 کر ڈکے و دختی معقول من  
 نہ غرض نہیں سی بہ دعا

اقوہ و فواج سچا ہو پھر  
 آب ہی کہتا ہی کران اور  
 تھو کہ کے دار ہی بہ کیا ہو حکا  
 کہوں تو قانون ای ہر ہی تو  
 میں ہی نو و کہوں کہ ہی  
 او سکی تین دیکھی مار الفج  
 دنی جری و ہول و سی تو  
 او لایا دار ہی کو سکی کشت  
 خصی ہر کشت کئی وہ ہی تہ  
 مارکتا ہی سچا ہر  
 منت دراری سچا ہوا ہر  
 ہر کین امن و الوی ہے  
 تا کہ تو ایسے کر دانی نہ کیا

اپنی تین کو زنی میں لکے ہو  
 سر تو کیا اب ہی بہ ہو

یونان سنا که خضر و یکدیگر  
بیکدیگر در پیش کو جو خضر و یک  
رو کتی تغرت کو بتها هنا  
دست مطلب کو گنج عالم سی  
بادشاه فی حبس کو گویا ندیم  
اور بعد از آن بسیار بسیار  
دیگر که به سلوک سلطان  
که در و بس سی که ای حق  
جی سی خضر و کنین نکی تفهم  
کوته دنیا ای آج ای جی  
کون بسیار ای اب جهان کن  
جی سی جی ای جی جی  
که تو کس خضر و جی جی  
جی سی که ای خضر و سی  
یونان و روشن ای آفتاب طری

ایک و پیش یکایا هنا که  
ایا سی حال بن و سی کو  
بت دنیا ای دون کو  
بادشاه ای یونان او جی  
سی سی سی سی سی  
کی شاد کی جی جی جی  
سی سی سی سی سی  
جی جی جی جی جی  
جی جی جی جی جی  
مالکنت و صاحب  
زور و زور سی سی  
که جی جی جی جی  
که و بود ای سی  
که ای بادشاه زور و زور  
یونان و جی جی

نہ میری پاس ملک ہی نہ مال  
اگر سے نقد جان ہی سو اسکو  
نہ تر از و میری خاطر میں  
حق تعالیٰ فی دیکھی سے نفعا  
زور و اور زر خوشن لیا اپنا  
جہد میں ان بہرین میں تیری کرد  
کتنی انسان بنام او کی نہ  
جنبتش باکی کر دسی بیک  
اور جو سوتے بادشاہ و گدا  
نہ نولی تاج و تخت جادوی کا  
اس میں کس اور طے کیوں تو ظم  
تو ہی اب ملین اپنی کر نصا  
تسا کہ کی یا تون نین  
ہند کہ میر سے تاج شاہی کا  
آخر الامرائی ہی سورا

جہین لبی کا جسکی ہو واپار  
بسم کو چھنا ہوں میں کستر  
نہ میں لاکھ نظر میں تر از  
کہہ دیا ہی کس سے طر کر  
عشرت و جاہ سی نو ہوئی  
شرواب کا و نیل و حجر  
خاک حقیقت وہ بھی حیوان  
ہر صر رکھنی ہی نہ ہو خاک  
اس جہاں سی کمین کا نرم  
کلمہ و بوریانہ بن نہ کر  
تجدید کیا ہی مال فضل و ہر  
ہن ہوں احسن کہ تو ہی کیدی  
کیا اس بادشاہ کا دلین اثر  
کر ہوا ماوتہد کا انکی قدون  
مال اور ملک سے اوہا کی نظر

جهوردی باوشتا هی دنیا  
بازدی غنایی با سلطنت پرکر

جهانگهی بحرین ایدل با بسجقنا جاہ  
توکس با شش پین سرار نا بهری می گنگر

که چون جباب دهی سرین وی کلاه  
رنگ شسته سوزن هی مردم کو تاه

نویز زیر فلک یون هوئی هی ست هر نام  
و کل بجای سادیکا دی او نو نکو خبر  
رشتا و جشن و طرب خرمی و امن و  
صباح عید جان یون نیست کی نمی  
و نه بارگاه هی سبجی جباب کی بسکا  
غریب دولت وین بادشاه عالم کر  
هی خسرو و هندوستان که بن  
جهان پناه پس از عرض تنیت سودا  
شکستیان فلک زینت یکتا با به

بلا لیل سیمای که کر که به ده صیام  
جهانگهی سج به شش هور من جنونی نام  
خوشی و خوشدیا و شش و شرف و آرام  
او سستیان به جو بهی سجده گاه کل نام  
کنی هی آپ کوزه پشت سیمای نام  
ضعیف کفر سه اسب او تو وی اسلام  
بلند رتبه سلاطین و سر س خدام  
به جا پناه هی و عابد به به سیمای نام  
و آن کثیر نشیب قدر و رتبه و رتبه



بگریرای جلا و یکا در ابرو رسم  
هستی که جانی حسنی به سنگی رکتی

که یکا و لکوعی کی غم حسین دوم  
که بی یکا فاطمه به حسنی کوهی

سور مرید پس بچم به هر یکا بی تمام  
و بی میری نهی این بندگی ستم

که بین موسر و علن من امام ابن امام  
که نه پس نسبی بهد کیا غنی دلبری

چشمه سر جو را به خدا این جدا هوا تو هوا  
سب خرات به جاسی طه هوا تو هوا

کلوی شنه سی میری لهو جو الخو  
که کاکها که دم آب از برای حسین

یون به پانی بسی تر کنی که کینه کیا  
نری ای بیاسی سی شکو او سی بیاسی

که تو بانی سی کجه خبری و بیغدا  
هی روی کوی دن نشنه اوامی حسین

نه از دست من جلا تو جلا  
ری زینت موند ملا تو ملا

بر منه باندن سسی عاید بیان جلا تو  
اگر تو نمی نور و می کو کیا و می



ببین هی بس هی بکھونا ردار هی  
جو هر کام سی هود هوانی زهی

برشکی نو هی زنا به قبا هی زانی  
بهو خاک و خون هی سی فروش هی کانی

اگر میرای هماس میری لهوس لال  
جلال هی کو سمجها هون اسکی نین

توبه دعا هی که توسع رو هود  
کس طرح نه دکی اسکی نین سی

سیری هرا یک موالی یک آج صورت  
یهه وه کهی کا جو انصاف کی کانفر

داری هی کات کا کو طالمون نرا  
هی سر بلند وه عالم مین آشنای

هو سی جوشادی قاسم تو بجه خیال  
بجز سکوت یهه اس امر مین محال

اگر دهن هوئی به زره طالع مین  
که حرف شکرو شکایت زبان بچد

جو هوت خللی میر می سی کنتر کی  
کو نکا اسکی سی هی مین شکر برود

تو خوش هوا اوسی یون دیس ای  
زبان تازه هو سی خلق یهه جبر

نور خیم تنوع کا اوس سر کن بیج مجھ پہ لگا  
تو ہی کیا جناب خدا سی ہند کا

کہلا وہ زخم بدن برانجکل دست دعا  
صلوات اسکی نمک ہو اگر وہاں حسین

نور خیم کہ کسی ہی لعل او تھاسی سو کا  
ماورین داس اگر تو کر کو کھتنغ زبید

نور خیم جانو روح الامین نہیں ہے یہ  
مجاہد سبزہ او کی خاک نفاسی حسین

سری طرف ہے کہ دیکھیں چاک ہی ہے عرض  
دای دین پر ہی پسر پہ کرنا عرض

دو سج کا تیری سنی ادا کیا ہی عرض  
دیت لائب کہ سر پر کی کویت حسین

کھلا نام روح الامین ذاب سرور  
یتیم اور یتیم دی ہی خالق اگر

جو تیری عرض پہ ارشاد یون ہو زکر  
دینک دینی بن او کئی محبت دینی غم

نام فی روح الامین ہے ہم  
رہ میں اگر فیل تنغ ستم

شہین تنغ ستم وہ جو بن سوای حسین  
اگر ہوئی تو ہوئی خوشتر او حسین

دور و پستی که بگوشه نه دیده ای جهانگاه  
بهر اوم و اوم نقدی ہی کریمانی کا

نه یادستی تا اولین نه غم خوانی کا  
حسین اوسید فدا هی بهر فداست

بهمی نوین ہی راحت هوا بهر برج و  
دیت هی دینی من اوسکو اگر خوشی

بر اس عطاسی ہی سینه ها هم  
نوبه امر که امت کو بخنواهی

به کس امام سی روح الامین بی برکت  
حسین جان کریمی فدا هی امت کرد

جلاد و عرش که تا که آه رز نه بد  
روست امت اگر جان فدا کند نه ای

بخون ما حق شاه شهید شیخ شرم

آلهی غم نهو سودا کو جنت حسین کانی

هو اسکا جنتی جی موس امام کا ماتم  
جو بعد مرگ هو مدفن تو کر بلا حسی من

سیکات از روح هادی ہی کشته شود  
کون کتا هی زاور و نه کی اگر خوشی

تو بی کریم من شیشه نه  
حسکی ملن من خوشی تر

اوسل بہ تجھی رحم بخا رہیں

جسکی کہ دل ہو کر آرزو نہیں

تیرے بسم دیکھ کر اکون نہ دل تیرا

اگر بکلی اوسکی دیکھی ہو تو ہر آہ

خط مرغ نامہ برنی بھی کون

مفردن ستنکی جیسا نہ توئی اور

نہ یوں ستنکل اینخ اسد اکوان

میری ضمیر کا پستین کر آخذ اکوان

خاندہ کس تجھ کو نہ لکھ کہہ کر و تانی

نامہ اعمال لکھتا ہوں اور تو تانی

ستنکی ہون کہتا ہی میری نامہ جانکاہ

کیون مجھی سب سنا یا گیا کہون اسد کو

اے تو میری مرغ نامہ برکا دیکھ

کہ وہاں اودی ہی جہاں چلن فرشتہ

ایوان عدالت میں تمہاری تباہ  
شہر کا جو درخشاں مقام سی پتی پائی

کچھ ظلم کو دخل ہی عیاں آتا ہے  
ہر کسے نکستی ہی سد اس حدایت

سومن نہیں رہا رہے میری آگاہ  
اس بیت کا رہن ہوں کہ ہم صواب

اس کفر کو ہی سچہ سلام میں رہا  
کہتی ہیں جس بی دکھ کا اسد اللہ

اکہا رسی میری شک پراد ہندی  
ای غنیمت میں بیا تو تک تو خوشن دل

سرکب رزی بانو نلی رتاق ہے  
کیا دل ہی میرا تو کہ نہیں کہنا بیست

کہ آہ نہ عمر می پرستی کچھ  
سانے جو ہر شراب ہی آج دہر

زلزلہ سی زری زرا نہ دستی کچھ  
بانی بی بی کا فاقہ مستی کچھ

آکھیں کہیں ہو پرستی کہ حصہ کچھ  
آتی ہی محی شرم میان دل ہی

ہر ایک ملک جا ہی کہ آہی - آہ  
جو اس کی ہوشمت سو اس کی کوہ

دکتر بن ملاقات کا اوکلی نذر  
ہر فن میں بے غلطی معالی ممتاز

جسکو کہ خواہر میں نہ تو فی تو لا  
جب ملت نہ وقت فصد دے گولا

آوارہ باہن کو دیان کو کہ گت  
بالغرض ہوا یون ہی نوہر گت

نت اوتہ ہی مہرا حسن طانت یاد  
لشت نہ ہوئی کیت کی گری ہی یاد

سودا کا اوسے غبت ہی  
موزون نگر کی شکر کو اپنی پروا  
کرتا بہری جھو اور کی بہ ندرت ہی

۵۸۰۹/۷۷-۴۲۱



بسم الله الرحمن الرحيم  
این مورد در دفتر اسناد رسمی ثبت گردید  
تاریخ ۱۳۵۸/۰۹/۰۹

ایرونی خانم  
مستوفی ریاست

نمایندگی دولتی  
ریاست امور

حکومت اسلامی  
ریاست امور

دوره دوم  
ریاست امور

۵۸۰۹/۷۷-۴۲۱

Handwritten notes in Persian script, likely a continuation of the official record or a separate document, written vertically on the left side of the page.

